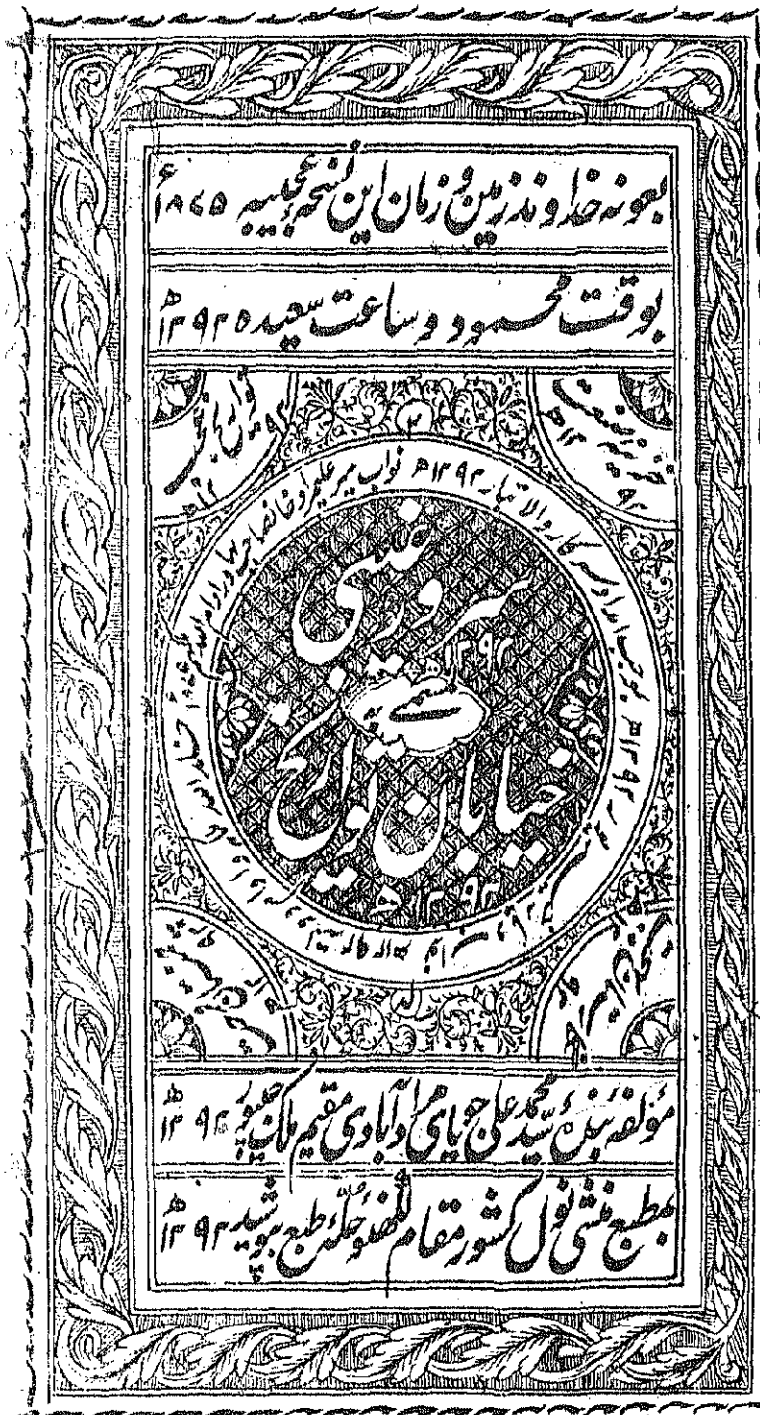




این کتاب بطبع نوسور پلید و المونوکتب ۱۵۰ طبعیم طرزه الارض است ۱۲۹۲



Ala  
Ala

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE815

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیثیہ عدد و ادس صنائع حقیقی کو سنرا اور ہے کہ جسکی وحدانیت کا پرتو ہر شے میں  
نمودار اعداد و حرفت کی طرح ہر قالب میں پہنان ہے جو حروف و ادسکی وحدانیت  
کی برہان کثرت میں وحدت مستوی ہے ہر عدد اپنے طریق میں مجموعہ کا نصف ہے  
شہر ہر رنگ میں ہے اور سیک کا جلوہ پہر سنگ میں ہے وہی شرارہ پہر ایسے  
وحدہ لاشریک کی حمد اور زبان گو یا ہیات ہیات مصرعہ زبان آفرین شہادت  
زبان بجل جلالہ و عظم نوالہ اور نعت بے حد اس کے جنیب محمد رسول اللہ صلی  
علیہ وآلہ وسلم کو شایان کہ جسکی شان میں لولا کہ لما خلقت الافلاک کا فرمان اور سیک  
نور سے زمین و آسمان روشن ہے اور سیکے رنگ و بو کا شہر چین چین شان اور سکی  
عین خدا کی شان ہے احمد بلا میم کھدا ایمان شہر خدا سے کب جدا ہے تو  
اور سکا پہ زبان حق سے سن مذکور اور سکا پہ علی اکبر و اصحابہ اچھین بعد اور

وہ حکم عہد ہے کہ اولی الامر حکم سے اسکا ایسے جو خاص بنایا ہوا ہے  
وہ کون ہے خیر الانصہرین امام السیلمین سرتاج روسای ہندوستان تھا  
امرا سے عالیشان ناقد حکم واجب التعلیم صاحب حلم مالک دایم کندر قتال  
فلاطون مقال دار شکوہ حق پروردہ عدل کثر نوشیروان سیر آفتاب آسمان  
ماستاب چرخ شوکت امیر ابن امیر رئیس الاتہ میر محب آل رسول در جہان جہان  
امیر کبیر نواب میر علی محمد اودھا صاحب بہا و در اہم اقبال کرم الہی  
ملک خیر لوہر سندھ کہ جسکی سخاوت خاتم اور خاتم کی سخاوت گویا گویا  
بلکہ اسکی گری بازار کو سرزدیا قطعہ یہ سخاوت ہے کہ بحر و دشت میں جاری ہو  
کاسہ کل کی طرف دیکھا تو زرسے پر ہوا پہل منور میں یہ تھا آخر اسے بھی بر ملا  
ہاتھ پھیلائے صدق اسکو حاصل ہو پاشی شجاعت کا یہ حال کہ گورسہم  
بادر جہان تھا لیکن اسکو خوف نہ کہے جہان کا تھا اسکی ارادہ کا اہم تھا  
کہ دشمن کے سر پر موجود ہے اسکی ہدیت سی آتش دو دو قطعہ یہ شجاعت کا  
عالم آب دشمن ہو ہلاک ہو کیا مر جان سنیچہ چون آخر تر ہوا پہل جہان  
سائے اسکی نہ کوہستان کبھی پہنچا نہ گیا دیکھ اسکو ماہ نو ہوا خنجر ہوا  
عدالت کی یہ صورت کہ زیر دست اور زیر دست دونوں برابر ہیں بلکہ زیر دست  
زیر دست سے کتر گویا ہر میں ایک ہی صورت لکھتے ہیں اس میں ایک میں  
و نقطہ لکھتے ہیں قطعہ مجال کیا ہے کوئی سر اوٹھائے نخوت سے نہ فلک  
بھی تو جھکے یہاں تک میں ہو جاسے نہ خیر ہو چور اگر آسے شمع غلٹ میں نہ  
تو سرزنش اسے گلگیر سے وہ میں ہو جا پہ شوکت کا بیان خاصہ برید و بیا

کیونکہ گنج کا شمار نہ شکر کا حساب چہ شے ہوا تعدا اور لا جواب ہر بیچ کو گنا  
انتخاب ہے فیض اوسکا عالم گیر ہے فیاضی میں بے نظیر ہے شہرت اوسکی عالم گیر  
گنج گنج ہے ہر جہ کہ جو یا اس گلشن میں ہے گراو سکا تو اس گنج مدد یلجان  
فرکی سننے والی لکھنؤ کے اوصاف میں بارہ شعر کے حفت جا کر و فیض سے  
ممتاز ہوئے جو مانے علی قدر مراتب وہ کچھ کہا کہ جب کے جلد و میں عمر بھری آرز  
ہو گیا اور کیوں نہ ہو کہ اوسکی ذات فیض آیات مشہور جہات ہے اس رسالہ  
بے بیا کو اوسکے نام نامی پر تالیف کیا ہے اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت مقبول  
عام کرے جہان میں اوسکا نام کرے اب جو یا چند اشعار غماطلہ سے زبان  
گو یا کہ حق نگواہی ادا کر دہی ہذا

تو وہ سخی ہے کہ جب پیری نظر ہو جا	اگر گد اسے تو وہ شاہ بکھر ہو جا
یہ انتظام کا عالم ہے تیرے عالم میں	جہاں کیا ہے بشر سے کوئی بشر ہو جا
یہ خوف بھر کو پیدا ہے تیری ہر جہت	کسین نہ آب میں نہ دریاں نہ ہو جا
چمن میں زرد سے لبالب چمن گل	لگا دھیری اوہرے اگر اوہر ہو جا
نہاں فیض سے تیری ہے خلق پر خوار	ترے کرم سے صنوبر میں کیوں نہ ہو جا
زمین کی طرح نہو چرخ کی شکایت	زمانہ اس کے اوہرے اگر اوہر ہو جا
ریشیں ابن ریشیں امیر ابن امیر	گدا کو شاہ کرے تیری گر نظر ہو جا
ہمیشہ دہر میں اقبال مند تو رہو	خدا کرے ترے قبضہ میں بکھر ہو جا

الہی جب تک گلشن چرخ پر گلہاے اختر کھل رہے ہیں صبر میرا ہمیشہ کھنڈ الہی  
طرح جویش و خرم رہتا اور عمر خضر اوسکو عطا ہو آئین ثم آئین یارب العالمین

ادب پارے عجمی موقوف

اس زمانہ میں کہ کمال سخن معدوم ہے بلکہ سخن کوئی مظلوم اکثر انبیا و انما کہ  
یہ گمان ہے کہ شاعری ایک فن آسان ہے اور رباعی نام و نشان اور غلط  
شاعری و شاعر ہے اور نام و نشان کا ہونا شاعری پر ہر آواز بلکہ ہر اضافہ  
جس کا حصہ ہونا ہے اور سیکھتا ہے ہر شخص لائق اس مضمون کے نہیں نہیں  
ہر شخص کے واسطے موزوں اگر جہ اس زمانہ میں ہر شخص کو دعویٰ ہے مگر ہر گویا  
کہ اس طرف توجہ کمال ہے جبکہ دیکھو محو خط و خال مگر اضافہ سخن پر سیکھتے نہیں  
اقسام کلام سے ہرگز خبر نہیں گل و بلبل کے مضامین کہ بیش پا افتادہ ہیں ان کو زیر  
کر تہ میں شاعری پر مرتے ہیں اور سخن آفرینی عبارت و بیاد سے ہے اور ایجاب  
صوت عبقار و دیکھو تو کیا رہا مصرعہ حریفان باہ و باخورد و زرقند و اب  
اقسام کلام میں کچھ جدت تالیف کوئی میں رہی ہے اور سکی جانب کسی خیال  
نہیں شاید انواع سخن میں اسکا و مثال نہیں کہ فضول سمجھ کر اس کے جانب التفات  
نہیں کرتے اور شاعری اس کا نام ہے کہ جملہ اضافہ سخن پر مجہ گیر ہو یہ نہیں  
کہ ایک غزل گوئی اور بھی مضمون قدیم ہے یا سیکھو کما جانکر پر پیر کرتے ہیں  
اور حقیقت میں اسکی دشواری سے گزیر کرتے ہیں یہ غیر طبیعت ہے یا نادر  
شہریت شاعر کو اضافہ سخن پر قادر ہونا چاہیے پھر سر سخن کا نادر ہونا چاہیے  
اور تالیف کوئی فنون شاعری سے ایک فن لطیف کا کشف و الہام کا شعبہ ہے  
مشرقی ہے اکثر نثار آمد ہے نادر ہیجہ ہے دیکھو تو اعداد واجبہ اسرار و غیبی  
انوار لاریجی ہیں اوقات سوانح جو مجہول ہیں وہ اس فن سے مستقل ہیں

از منہ وقائع جو حصول ہیں اس قید میں اگر حصول ہوئے ہیں مگر جو جانتا ہے  
وہ ہی جانتا ہے۔ راز ہست ایسی محرم اسرار کجاست: ہا اور تاریخ کے معنی  
وقت پیدا کر دین ہے اس واسطے اور ہر وقت نیا ہے پس شاعری عین تاریخ کوئی  
اور تاریخ کوئی نفس سخن اور مادہ گذار ہے مگر نہایت دشوار تاریخ بنیاد تاریخ  
بنیاد پانے میں تاویق کیسے بنیاد تاریخ بنیاد اور تقدیر میں نے ایک جدا گانہ  
رسالہ اس فن کے ضوابط کا منقذ بنیں کیا اکثر شائق اسکے جوابی ہی رخصت  
نشی کنند نعل نشی اور منارام ہاتھی کہ اس فن خاص سے نسبت تمام رخصت  
عظیم الشان ہیں اکثر غزلین اور قصائد تاریخی لکھے گوشتور و راقم سے کرتے ہیں مگر انکو  
کلام میں چاشنی عجیبہ اللہم از د فرد و لا تقص بحکم ہوئے کہ ایک رسالہ اس  
فن خاص میں ایسا مرتب کر کہ مبتدی اس کے قواعد سے واقف ہوں اور اصطلاح  
اس کے کلی ثبت ہوں کہ اکثر وقت فکر کے بھت خوف کرنا پڑتا ہے چنانچہ کوئی  
تا کہ سے اس سچیدان نے چند قواعد تاریخ کوئی کے اور کچھ اصطلاحات  
اوسکی وجہ رسالہ بنائے احباب سے التجا ہے کہ یہ خطا پرکھنا خاصہ شریعہ  
نظر نظر اگر دامت سے کہ تاخیر سے محرم نفرا میں مع ہوں خطا وار امید خطا لکھنا

### بیان حروف

الحج ہوز خطی کلین معض قشست مخد صطع  
تجی ہنی بچو کر: ایہ جا کرنا اور حروف مفرد کو باہم ترکیب دینا اور حروف تجی  
الف باتا کو کہتے ہیں اور یہ اٹھائیس حروف ہیں کہ الحجب سلسلہ  
مشک ہیں اور عدد ان حروف کے حضرت آدم علی نبیا وعلیہم السلام

[illegible]



نکالین ورنہ مصرعہ موزون بن کہین اور ابتدا میں شعر تاریخ سوئی گئے تھے  
چند سو برس سے تاریخ معنوی نے زور پکڑ دیا ہے اور تیرکیبیلہ عدا قدیم سے ہے  
بلکہ قوم ہود میں بھٹ روزوں کے مروج ہے پھر روز بروز آئین ایجاد ہوتا گیا

### بیان تاریخی

جو چند حدوت ایسے جمع کیے جاویں کہ جن کے عدد و طاق سنہ طلوع کے ہوں  
اور سنہ تاریخ کے تہن اور تاریخ کے سنی وقت پیدا کروں گے ہیں اور اسی  
مجموعہ کا نام مادہ ہے خواہ موزون ہو یا غیر موزون اور بہترین مادہ سے وہ  
کہ دلالت کرتا ہو واقعہ پر اور جب وہ کی طرحت کرنی منظور ہوگی تو قطعہ یا نظم میں  
تضمین کر دینگے اور جو کہ مادہ قسم الہام سے ہے اسے متواتر لکھا جائیگا  
اور تاریخ انعام بافت ہو ہے اور ذکر ہو چکا ہے کہ ہر واقعہ میں تاریخ کلام الہی  
نکالنی چاہیے اور یا حدیث شریف یا شعر یا نقل وغیرہ سے اس بات کی نظائر نام اور  
ذیل میں لکھی جاتی ہے تاکہ دریافت ہو کہ اس طرح مادہ نکالنا چاہیے

### مثال آیت قرآن شریف

تاریخ کتاب کشن انلاق کہ مولفہ مولف ہے الم و لکھا کتاب لاریب فیم  
امین لاریب فیم کا تختہ جہ ہوا ہے کہ لا اذ سیر وال ہے اور یہ بنجانب لکھا ہے

### یہ تاریخ انتقال گنڈا را شاہ مخدوم ہے

کہ سن بارہ ہویا سی میں صلت کی تھی اَلَا اِنَّ لَوْ کُنَّا اَقْدَارًا لَکُنَّا لَیْسَ لَکُمْ شَیْءٌ

### تاریخ سفر خرمشید

کہ مقام جہ پور سے مراد آباد کردہ نہ ہوا تھا وَاللّٰہُ شَیْءٌ حَافِظًا

تاریخ مرگ حمید علی رسی تشریف	
کہ سن بارہ سو ترسی میں انتقال موافق اولنگ اصحاب النہر ہم مہا خالہ	
مثال حدیث شریف ۱۲۸۳	
راقم بیار ہوا زبانی بیاضہ نکلا الدنیا حن المومنین و حبت الکافین	
مثال زبان عسبر	
تاریخ مسجد بنا کردہ مولوی فقیر محمد صاحب دلائی بقام جو پندرہ بیت الاسلام	
تاریخ مسجد احالت خان نذرہ بیت السلام ۱۲۸۵	
مثال ضرب المثل	
تاریخ ایک محسوس کھی جو سکی کہ مرتبہ بین سبب سمواتھا۔ مرگیا مرد و دفن نہ درود	
تاریخ ایک تنکیر کی کہ عہدہ سے برخاست ہو کر آدمی بن گیا مگر اول مشیو نہیں مقول	
تاریخ ایک نابینا کی نکاح کی ہے کہ امیر بخش اور کلام تھا لگی اندھے کے ہاتھوں کیا سی شیر	
تاریخ طغٹ شنبہ کہ باب اور کٹان اور بارہ بنی تھی ساہی مینی باب کلنگ بچہ نوکر کلنگ	
تاریخ جناب مرغان فوجہ خستہ کہ طرف ثانی کا مرغ بھاگتا اور وقت یہ کہا بولے مرغ لگوں کون	
تاریخ ایک مرد اور اس کے اسٹل ہو سہ کی۔ نیر کے موندہ بھی لائی ۱۸	
تاریخ اسی شخص کی دوسری ہے۔ بولی کے بھاگون چھینکا پٹ پڑا	
تاریخ طغٹ پرورشش بائیں ترانہ۔۔۔ بویانہ جو تارے مونسے لے دیا تو	
مثال ایک لفظ کی	
تاریخ جھرو کہ مکان حکیم محمد سیام خان صاحب اروغہ جہانج پور۔۔۔ غفر	
تاریخ سندھ شہنی امیر ایلوہ وزیر الملک نواب حافظ محمد برائیم خان درویش خان کی فرود	

ناسخ حضرت صاحبزادہ قاضی الامام میرزا محمد علی صاحب محمد علی نقاش بہادر وزیر جنگ کی علیحدگی کی

۱۲۸۲

مشال نمبر ۱

صفت موصوف ہو یا نہ ہو و مضاف الیہ چاہیہ تغیر حلقہ احصائی کی ہے  
ناسخ چاہیہ تازہ لڑ نواب حاجی حفیظ علی خان بہادری ایس آئی کے مکان کی

جو نواب حفیظ علی خان بہادر

مکانے ناکر و در عصر

سروشن از فلک

گرفتہ کہ چو یا بگو قصر حفیظ

۱۲۸۸

مشال نمبر ۲

ناسخ علیہ جاگیر نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار ملک سبجیور کی

نواب کو علاقہ سبر کا ہے

تم بھی تو چلے چو یا و سکر کھو

ناسخ کی جو پوچھے میاں تیرے

جاگیر و ہی خدا سے وہ سب کو تو

۱۲۸۶

مشال نمبر ۳

فقرت مند بنی لڑ شاہجہان بیگم صاحبہ الی جھوپال بن ایک سالہ کھاتا تھا و کی  
تین شعر لکھے جاتی ہیں اور باقی قریب آٹھ ورق کی نظم لکھی تھی کہ ہر شعر سے نظم کو کا ناسخ

بود تاکہ الہی

کشد از نصب رنگ لایکشن

ز گلشن تا شود گل گل بند

بسا گز بو سے گل بلبل غزل گو

بود بیکم ز بیم ملک

ایضا برو شد شاہجہان شاہجہان جم

ناسخ مستثنیٰ نواب جان فوجدار ایس ایم علی خان بہادر صوبہ جنگ لڑکوں کی منہ شکار و شکار

شیر نواب فرزند و حال

لو اسے شوکت و اقبال والا کرد چون اما

فلک در تن تابو و یا یابی جان

بود تا آسمان سایہ فلک بر بارگہ دنیا

۱۲۸۶

مشال نمبر ۴

ناسخ مستثنیٰ نواب جان فوجدار ایس ایم علی خان بہادر صوبہ جنگ لڑکوں کی منہ شکار و شکار

زفران تو آید آسانا بر زمین از سبزه	همه عالم بود ز رنگینت آینه چو
۱۲۸۶	۱۲۸۶
شمال	مهر مستثنوی
جنگ	نقیرن ایکه شوی تخت مستثنوی نواب حافظ محمد ابراهیم علیخان بهادر
دالی ملک ٹونک میں گھی ہے کہ یہ قدر اشعار بجلد اسکے لکھے جاتے ہیں اور	اعین یہ کلف زیادہ ہے کہ ایک شعر میں سے تاج تہری لگتی ہے اور دوسرے
شعر میں سے تاج عیسوی پیدا ہوتی ہے چنانچہ ایک شعر کا ہر مصرعہ ہجری ہے اور دوسرے	شعر کا ہر مصرعہ عیسوی است و ہوتا
خبر لیا اب آئی ساقی ہمار	نہ وہ دور ہے نہ چمن غور کر
نیا کر دے ساقی ترا لچ ہے	پلا جاوے پر پیمانہ وہ شراب
خوش کار ہو سے نہ خالی نشان	نکمر بار ساقی تو جسے خدا
کہ ہے رنگ و پشین اب ٹونک کا	سفر سے ہوو لگو غم تیر و خیال
کہ ہے خوشد لیہاے تاب پی	کہ چو خون و دست بہ آب پی
کہ غیرت میں ہم آب ہواہ کے	خوشی سے پھر ہوں آج وہ شوی
لیا میں سے دریاے خشت کا نام	نہ کہ سطح بہتر کھسکے کلام
کہ خورشید شرمندہ گل سے ہوا	وہ مد کون خورشید و ہے بنا
۱۲۸۶	۱۲۸۶
۱۲۸۶	۱۲۸۶
۱۲۸۶	۱۲۸۶
۱۲۸۶	۱۲۸۶
۱۲۸۶	۱۲۸۶
۱۲۸۶	۱۲۸۶

<p> وہ ایسا جو خسرو ہی برلاس علم  ضیا جسکی حد سے یہ ہوتا ہے <sup>۱۲۸۶</sup>  ہمایون بر این جشن امرور شہ <sup>۱۸۰۰</sup>  کہان تک رسے پایو خسرو سے <sup>۱۲۸۶</sup>  مبارک کشتہ سعدانیت این <sup>۱۸۰۰</sup>  تری ہو یہ شوکت ملی ہے <sup>۱۲۸۶</sup>  سے دنیا میں مشہور تہا اسان <sup>۱۸۰۰</sup>  ہوئی شکل جم کی بدل شکل غم <sup>۱۲۸۶</sup>  کہ دنیا میں ہے تیرا دور کرم <sup>۱۸۰۰</sup>  ہوا گل طبیعت میں باغ و بہار <sup>۱۲۸۶</sup>  تو کر و تا گل سے بھی اول ہے <sup>۱۸۰۰</sup>  سخا و سبکی ٹکڑے کتان کے شال <sup>۱۲۸۶</sup>  اگر دیکھتا دیکھتا یہ <sup>۱۸۰۰</sup>  خداوند بزم فیض کرم <sup>۱۲۸۶</sup>  کہ وہ طبع نور اور یہ خاک زبان <sup>۱۸۰۰</sup>  ہو صحت اگر راستے ہو مصل <sup>۱۲۸۶</sup>  حکومت جوان ہو یہ ہر وقت <sup>۱۸۰۰</sup>  خدا تجھ کو رسے سلامت سدا <sup>۱۲۸۶</sup> </p>	<p> صد عیب سے آسے جو اسے علم <sup>۱۲۸۶</sup>  رئیس معظم ہے نواب ٹونک <sup>۱۸۰۰</sup>  زہے آسان گفتہ فیروز شہ <sup>۱۲۸۶</sup>  چرمون لب سے ایک مطلع میں خنو <sup>۱۸۰۰</sup>  شہنشاہ بدیم مسند نشین <sup>۱۲۸۶</sup>  خدا داد و شمت ملی ہے <sup>۱۸۰۰</sup>  زمانہ میں نہ فیض ایسا کہان <sup>۱۲۸۶</sup>  ترے فیض سے آج عالم میں ہم <sup>۱۸۰۰</sup>  تو عالم میں تو ہے پاک ہم <sup>۱۲۸۶</sup>  نظر کی نہ شہ حایت لا لہ زار <sup>۱۸۰۰</sup>  اگرست گل و گندہ کتیا گھی <sup>۱۲۸۶</sup>  تجلی رخ سے نہیں تاب حال <sup>۱۸۰۰</sup>  دور شبیر سے ہوتا بلکہ مسلم <sup>۱۲۸۶</sup>  غنی و شجاع و خلیں و حکم <sup>۱۸۰۰</sup>  نور و صفت دل تیرا شاہ زمان <sup>۱۲۸۶</sup>  میں مشغول جان سے عاقل و ہنر <sup>۱۸۰۰</sup>  کہ اقبو و عاقل یہ ہر وقت ہے <sup>۱۲۸۶</sup>  ہوتا یہ سب سے عیش و عشرت سدا <sup>۱۸۰۰</sup> </p>	
۱۸۰۰	مثال غزل کی	۱۸۰۰

سوز غمی سے بھاننا تا

تاریخ و مبارکبادی تحت تہم مبارک حضور لایع النور فیض کجور مبارک صاحب مری ہوا  
رام سنگھ جی بہادر سی ایس آئی و ام اقبالہم دایہ ملک جی پور کہ اپنے وقت کا کتنی نامور  
حکیم رحیم عادل نامدار ہے وہ مبارک ہے نہ ایسا عالم میں یہی تعریف اور سکی کافی ہے  
خدا اشعار بطرز غزل کہتے تھے کہ ہر مصرعہ اس کا نوحہ تھی ہے

۴  
تاریخ و مبارکبادی

فیض دالاکا سر ایک طالب مدد ہوا  
کاتب ترق کا ایسا پیر و گرسا ہوا  
اس مسرت سے جو ای گل کوئی دانا ہوا  
سینک آواز عطا کھکشان تبت اد ہوا  
جس مسرت کی ہو سے کہ وہ ناشاد ہوا  
ہوا بد خواہ جو شقی آپ سی برباد ہوا  
کنز مار یکا تو شاہ بین پے داد ہوا  
گھر تو سے ریاست کا گھر آباد ہوا  
کہتے جو مار کو بھی عالم میں بین است اد ہوا

چشم آباہ جو روشن ہوئی دل شاد ہوا  
میر بنی چشم تو بنیا نیکی سب آدم بھی  
نہ ضرر گرم سے ہو گا کچھ بھڑک رہا  
کہوں کہ تو کھنہ کو کرتی ہی نگہ روشن  
چشم زخم اد سے دیکھتے ہوئے اد بھی  
جاسیے آب سنان کا کچھ بھڑک رہا  
قلب کر فوسے تیری نام کی یاد کھلا  
رام سنگھ جی کے گھوڑے خوب تیرا کہیں  
لکھے اشعار جل ایک شہری میں آ رہا

۴  
تاریخ و مبارکبادی

۱۳۸۸  
کسی کی مشارقت کی تاریخ ہے

۱۳۸۸  
پی چھوڑ کر آرام بنا اب کاستہ کون ر رام بنایہ جو تیس کی دلی بولادی ہوئی محل حیات بنا  
اب کون بنایا ارجا جو بین تربت ہون یکایم بنایہ جو پانسی سے دیکھتے ہیں کسی ہون ات پیری کی آ

۱۳۸۲  
مثال زبان سنسکرت

تاریخ انتقال نیڈت شیو دین مصاحب راج جلیو

پندت سے جو اس نکلن کو چھوڑا افسوس	اور جا کے کیا عدم میں اپنا سکن
یون بید سے ہر سال غلا آشوبگ	تیادی شہار آ در دین کرن
مثال تاریخ پشتو زبان کی	تاریخ انتقال کا گنجان لاتی
چوبند آمد وقت خان ہوئی خلعت المہینا	کچھ نیم اہل جوان شدہ سب کتیلیم قیام جان
چوبندر ہر سن شدم زمرار گشتہ صد باند	دی راناکو رانیا سپہ میں گشتہ سال فاختہ
مثال انگریزی زبان کی	تاریخ آمد مستر الفرفر قیام
چون بیاہ شفیق من آنوقت	شوق دل از وسبے عہد ہستم
سبب تاریخ متہ شش چوہا	کم ہر ستر افسہ د گفتم
مثال پنجابی زبان کی	تاریخ ملاقات محبوبہ دلربا
جب نظر آیا مجھے وہ ماہ حسن	کیا کہوں تب سے جو میرا حال ہے
یون کہا باقت نے چو یا شاہو	نینو دے نظارہ اس کا سال ہے
مثال زبان جیو پر تاریخ وصال حضرت قطب وقت حق کا	۱۲۸۶
شکرت کہان و کھانین کچھین بولم کرا	بہا ساجی تو آسان چو کہ چو آسان کاشی چھا
جومت او کو بچھ تو یہی سب کہا چوہا	جو بایا کہو بچھاری بھاری بکینہ جی چھا
مثال فقرات شہر	۱۲۸۶
مجنوب رئیس نواب محمد ابراہیم علی خان ام اجمالہ امیر بادرسہ بہادر صولت جنگ	
والی ملک مینو سواد محمد بادرسوف ٹونگ	۱۲۸۶
کوخدیو دنیا سند نشین ہوا تمام عالم کو مرزہ ہایون مبارک	۱۲۸۶
جو توشہ ابراہیم شاہ مین کج ملو سی ہون	۱۲۸۶
	۱۲۸۶

سرور غیبی کی بخت

اور بادشاہ زمین کو ایسا شاعر پیر تارخین اور یہ غنوی شاہ موسوم کہ من پیش کرتا  
امیدوار کہ قبول دولت نیافرماں جاوین باوجود اس محنت شاقہ کو نام جو کو دادی  
دست سر کو آج اوکی گویائی کی مراد ملی

سجستہ نواب امیر میر علی محمد اذخان بہادر والی ملک خیر پور سندھ ام قیام  
بنام ذوالجلال شاہ مہوگون محمد واحد و نعت حبیب پاک دشوار سمجھ کے  
اب میں مدعا سے دل قلم کرتا ہوں عجب طرح کی قسم کا کام کرتا ہوں  
اول غور کیجیے اور پسند طبع زیست جو یا کو داد دیجیے گو کہ تعلق بھی عی کام  
پر بیان رست نگاری کا تم گوید خاکسارے بو تراب جو یا سے خراب و بل بے تاب  
ہر چند خوش چین احباب کا کہ لیکن شاعر بے عدل و بی ستار اور کیوں جو جو مالک کسا جیتا  
جی ہے جسکی یاد دہش رشت آب و گل ہیں کہ وہ کون اب خصوصاً ایچا خدمت چاہے  
شعر سخن و شجاع و بہادر ہے اب بڑ جانیں کو غیر و حکایت بنیئے شاہ شاہان اراد  
میر علی محمد اذخان زیاباج امیر بہادر ہے بہادر شیر فوج حاکم ملک خیر پور سندھ

دیکھو بنام سر شمس الدین

منشی ضمیر علی صاحب کو جناب منشی صاحب محمد و مرقعہ اطراف مرقعہ نریابین  
جب وہ تارخین کہ جناب میری طرف سے بجا اقامت کچھین بار سے نہایت خوب  
جی کو مرغوب آج صفت و لکی شمس میں یہ چاہا کہ کوئی شے تقویت  
جو قلب زار کو بخشنے لیکن آج تو جو یا مثل خلوا سید بجا آخر نقیب کو اکر کیا یا  
وہ خلوا تو شکر رنگ جو ش لایا آخر بار پر گیا کل تو آچکا جو یا سواری سب کا جو یا  
آج کو باد و پاوی را و دست بھی ڈرتا ہے کہ گر جناب ایچو آرام ہوا حاضر ہوا



ایضا خاطر پاک جمع فرمایا اب سوایم کہ کیا خبریں کیا گیا نقدیہ و از سر پاز محمد  
سجناست اختیارالدولہ شہر الملک نواب محمد عبداللہ خان صاحب بہادر  
فیروز جنگ درالہامہ ناست گمن

قدردان ناست برکن سلامت پروانہ خالص بجراس کاشی نایب بر حصول ضرر  
و نادرین قلی جابر شہر سیکانور سترہ شیشم موصل و کل بادیدہ حصول کردہ  
اشی بر سر و شیشم پادیدہ رسید از نوید با محبت سلامت کاشی ناست گمن کی است  
و چمن چمن نشتا سلامت با کردہ نیکم بادی ملک نواب راجستہ و دیار شیشم  
چند سلامت شکر یار خوشنویس ابرار شہر کتبول حکام شہر شیشم شیشم شیشم  
عزیزینہ محمد علی

رسالہ حالات حصاراجہ کیا ندیر و و الی ہر دورہ

کہ رعایت سخی باذل دریا دل خوش اعتقاد نیک نداشتہ بیان نکما کہ بجا انتقال  
اگر مین بھی سیکلہ اور یہ سب حال سال او کتا سین ورجستہ اور تمام رسالہ مین  
فقرات تاریخی مین مشقہ نمونہ از حسنہ وار دو مین فقرہ کھے جاتے مین  
بسم اللہ اول انیم حد اوس خدا و برحق کوروا کہ جسٹہ نسیل کو نر و کی آگ و کجا  
و فلانا بکار کو سترہ و او سلام علی ہر ہر کھد و

اقتسام تاریخ

در بیان سبب قسم کی تاریخ کا ہو چکا ہے اور ہر طرح کی تاریخ واسطے معائنہ  
کلی گئی ابقام تاریخ کا بیان کیا جاتا ہے کہ تاریخ کی کتنی قسم ہوتی ہے واضح ہو  
کہ تاریخ کی تین قسم ہے کامل زائد ناقص اب غیال کرنا چاہت کہ اقسام مذکور

ملاحظہ فرمائیے

<p>کوئی تاریخ خراج نہیں سمجھانے کو واسطے ہر ایک کی نظر ذیل میں لکھی جاگی یاد رکھو کہ کامل اور سکوکتے ہیں کہ حسین کی ویشی کو دخل نہوینے سبب سے طلبہ سے عذریہ اور کلمہ جسطح اس تاریخ میں کہ نواب محمد زین الدین خان فوجدار شہر جیو کو واسطے لکھی تھی سلامت رہنے تو قیات کے دن تک</p>	<p>پے سال تاریخ کر عہدہ من جو یا مسبارک ہو دن آج عید اضحی کا</p>
<p>اور زائد وہ ہے کہ تعداد سبب سے کچھ عدد اور حسین زیادہ ہوں اور عہدہ مل گیا کسی کتاب سے اور سکوکم کر دین اور اس فعل کو تخریجہ کہتے ہیں جیسے اس تاریخ میں کہ کتاب بیگم صاحبہ بنت آرام گاہ بنت نواب محمد یوسف علی خان بہادر والی ملک رام پور کو انتقال کیا بیگم بیرون ہوا بخوابیا اور افسوس گشت بر سر حیات کو تاریخ فخریہ لکھا اور افسوس اس تاریخ میں آٹھ عدد زائد تھے اس واسطے مصر عدول میں کتابیہ سر حیات کے ساتھ کم کرنا ناقص ہوا کہ اوپر میں کسی قدر عدد کم ہوں اور مصر عدول میں اس قدر عدد بڑھا جائے اور اس فعل کو تہمید کہتے ہیں جیسے اس تاریخ میں تاریخ وفات شیخ امان اللہ صد حیفہ کو ان گنا نہ دہر تشریف بخلا در ربوہ ست سال از سر گرفت تہمید کیا نامہ سر خرو اسس مادہ میں ایک عدد کم تھا سبب ہے کہ الف ہے پورا کیا گیا</p>	<p>بہان تہمید و تخریجہ</p>
<p>تہمید اور سکوکتے ہیں جو مادہ میں کسی قدر عدد کم ہوں اور کسی کتاب سے اس قدر عدد مادہ میں شامل کے جادین اور تخریجہ اور سکوکتے ہیں کہ جو مادہ میں کسی قدر زائد عدد ہوں اور کسی کتاب سے اس قدر عدد مادہ سے کم کر دیتے جادین لیکن تہمید اور تخریجہ نو سے زیادہ میسر بہا البتہ اس حدوت میں کہ کسی خوبی سے</p>	

داخل کیا جاوے تو اسکا مضائقہ نہیں بلکہ حسن میں شمار کیا جاتا ہے جیسے	
ہنس تارینچ میں محمد مظفر خان گم کو انتقال کی	
گیا حیثیت کو جب وہ شاعر افسوس	کہوں کیا غم ہوا عالم کو از حد
کہا ہفت سنے بھہ سال جو یا	ہوا بیجاں مظفر خان احمد
لفظ جان کو نام سے خارج کیا گیا تو سنیہ مطلب برآمد ہو	
بیان اقسام کنا یہ تمیہ مجربہ	
شاعران فرغیہ مجربہ کے چند اشارہ مقرر کیے ہیں انہیں قیاس کر کے عمل کرنا چاہیے	
نمبر ہر لفظ کو	
ابتدا اول لب اوست جہم درخ دمان دندان رمی زبان بینی پیش اشناخ	
صرف دوم کو	
دوم اوسط میان مکر ضمیر دل قلب جگر شکم کہتے ہیں	
صرف سوم کو	
سوم انجام پس یاے اصل یا مان انتہا حد کہتے ہیں	
مثال لفظ ابتدا	
تاریخ تشریف میری حضور لامع النور ہے درو بہار شکار حضور کو ابھارا ہوا ملک انور خیر نور ہے	
گیا نواب چو دورہ کو جو یا	کو پیشین گوئی کر اور حال کھد
نہوئی ابتدا ہی سے الم کچھ	خدا محفوظ رکھے سال کھد
ابتدا سے الم حرف الف ہے اسکو کہ کیا تاریخ حاصل ہوگی	
مثال لفظ اول	

تجزیہ حرف الف

تاریخ ولادت فرزند احمد خان و استاد	
یہ مبارک آگیا استاد احمد خان	مہر طاعت ماہ صورت اختر برج صفا
یہ صد اول سے دی ہفت چوبیس سال	آفتاب آرزو سے ماہ تاب دغا
اس کا اول حرف ہے ار کو نشان	
مثال لفظ	
تاریخ روز کار نو ار حسین تسلیم	
تسلیم چورنگ کر د تسلیم بتاریخ غیب دل اندھا گاہ ہذا بہن ہمارے گھر سال پیر غاصت تہم تاب دغا	
مثال لفظ لب	
تاریخ انتقال محمد منشا خان گرم	
مرشد از لدق شریف ہذا شہزادہ و در گرم سینہ خاک ہزار جو یا شنیدم سالان ہذا بولری کن	
مثال لفظ دست	
تاریخ نکلج تانے خود	
ل گیا دس بجایا تانے لگ لائی مری تیری آج ہر دست آتہ آرزو جہاں خوش ہو جو اعلیٰ مری	
مثال لفظ چشم	
تاریخ ششوی مولفہ نواب مراد علی صاحبہ بنت نواب یوسف علی خان بہا	
کیا ششوی کہی جیکم در رنگ تر جان بخش رنج افزا جان زمین کو با کھول نکلیں سالان چھ مین تانی شہزادہ کا نشان	
مثال لفظ طرح	
تاریخ انتقال بیاس لاولد کہ با وجود ثروت و لیر داغ لے گیا	
مر مر کہ کرد پیرودہ خشک شد چودہ زلاں درنگ تاریخ از مرگ کل پیش رفت از سزا مراد بیا	

تاریخ ولادت

تاریخ انتقال

تاریخ انتقال

تاریخ انتقال

تاریخ انتقال

تاریخ انتقال



حرف اول

تاریخ ولادت برادرزاده عبدالحی طوکره

کباکون کسدر ہولی فرحت	جب ہوا میرے بھائی کے لگا
شخ سے دی سدا ہزار نے یلن	سے گل باغ آرزو جو یا

۱۲۸۸ھ

لفظ دوم سوم اور وسط

تاریخ انتقال نواب میرزا اسد خان نواب نواب شفیق خان شفیقہ و مظفر خان گڑم فرار جہان

در سیک سال رنگینی فرشتہ	ناب و شفیقہ و گڑم و سید
آئندہ در عہدہ اصناف سخن	چون سخن در عہدہ گیتی مشور
سال تاریخ اگر سے خواہی	حبسہ این عیار حریف مسطور
اول و اوسط و ثانی و سوم	گیر ازین ہر عہدہ نام منفور
باز ترکیب یدہ تاشنوی	و شاد و منفرت شان زعفر

حرف ثانی و ثانی و ثانی و ثانی

مثال لفظ ششم

تاریخ ولادت طفل مستقیمہ از بطین خورشید و شہنا مہشت

شہد کا فرزند جب پید ہوا ایسا ہی تھا کہ ہمارا بچہ تھا کہ کاسٹ پوٹو بیکہ ہشتک و دو ٹوٹا لفظ ہشتک

۱۲۸۷ھ

مثال لفظ صفیر

تاریخ و الی نوبت

شہدہ نواب برکت یاست زمانہ از غرضی کریدہ شمال خفیبہ از اول تاریخ شہزادہ ان سرگزشت

۱۲۸۶ھ

مثال لفظ دل

تاریخ انتقال خورشید کہ ہر سرگزشت ارکندہ سہ

بیکل قرابن کریدہ نماز ہر کس فید کسب رو بہ اولی انگوہ دین تاریخ و رحمت حق برین فرار بود

۱۲۸۰ھ

حرف تیسر



سائنس کا نام ہے جو اس کے	سائنس کا نام ہے جو اس کے
پس شادی یہ وہی لفظ ہے	پس شادی یہ وہی لفظ ہے

### مثال لفظ ایران

تاریخ ضرب یا موشی شہر علی ان سائنس کا نام ہے  
 یا موشی شہر کو کہتے ہیں کہ اس کا نام ہے جو اس کے

### مثال لفظ ایران

تاریخ اقتصاد کی وضاحت ہے  
 کیا شہر اس کا نام ہے جو اس کے

### مثال لفظ ایران

تاریخ برطانی شہر ایران  
 لی جو شہر ہے تو اس کا نام ہے جو اس کے

### طریق استعارہ

وضوح ہو کہ لفظ استعارہ ہے جو اس کے  
 مادہ میں ایسے لفظ ہیں جن کے چاروں طرف  
 مادہ کو کہیں اور الفاظ نہ ہوں گے  
 کسی تقریب کا مادہ کا نام نہ ہو  
 واسطے ہے یا تقریب کر لے یا اس کے  
 ہوں یا موشی شہر میں اور اس کے  
 موافق کی پیشی کے تلاش کرین



لفظ شادی کو لکھ کر اسی عدد یعنی ۳۱۵ جو ہے میں اب دوسرا لفظ سبط ج کا اور میں نے  
چاہیے کہ جسے عدد موافق کی سنہ مطلوبہ کی ہوں وہ لفظ عشرت ہے کہ جسے  
۳۱۵ ہے ہوتے ہیں باہم جمع کیا تو بارہ سو پچاسی ہوئے اور یہی مراد ہے غنی  
شادی عشرت اودہ ہاتھ آیا سبط ج جس تقریب کی تاریخ نکاحی ہو خیال کر  
نکاحین اور تقریبوں کو سمجھانے کے واسطے چند تاریخیں مثلاً لکھی جاتی ہیں اور اس کے  
پر شہنشاہ سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تو تقریبوں کی امت درمیان ہوگی اور دوسرے معلوم  
ہوگا کہ ایسی تقریب میں اس قسم کے اتفاق آتے ہیں ہر طرح کی آگاہی ہوگی اس نظر  
ذیل میں چند امت تقریبوں کی لکھی جاتی ہیں ان کی حالت اور کنایات کو نیز سامنے لکھتا ہوں

مثال تاریخ ہائے شادی

تاریخ نکاحی جناب نواز الامیر افتخار الملک صاحب محمد عبداللہ خان درویش جنگی رام پور

چون ازین گندانی منسج	ہمہ خرسند و شادمان گشتند
سال تانچ باہم جو یا	این یہ ہمہ ہر مکان گشتند
تانچ نکاحی ولیعہد الی رام پور	
بہر ہمد گرای پایہ نواب	کہ راند رام پور از کون
بادان مبارک گنجد ارشد	لب آفاق شد رقص تراند
بسال طے اوین نیر چو یا	نوشتم و در جشن حسد اند

۱۲۸۵ھ الضاء

شادی کا جشن چنانچہ تک پہنچا ہوئی ایسی شادی  
ہے و صلت شمس مراد یہی اس کا سال ہے





برہنہ ہی بنیاد رکھیں

تاریخ تولد دختر نکب اختر نوید ارجمند بہادر	
جیکہ نواب کے ہولی دختر	خوش ہوئے اور بہت سبکال کوہ
کیا بچہ لاسے مادہ جو ما	نکب دختر بہت اسکا سال کوہ
یہ تاریخ بھی تولد فرزند ارجمند نواب صاحب شمش کی ہے	
جیکہ نواب کے ہوا بیٹا	ایکھان کا جو آن سندہ ورسہ
یوں کہا بہت سال ہونے لگے	اور سکے تاریخ نکب اختر بہت
یہ تاریخ بھی نواب صاحب کے ہونے کی دختر کی ہو کہ دختر نقل تولد ہولی	
ماہرہ دختر عجب پیدا ہوئی	آگئی گویا بدل کے نہرہ شکل
نکر کیا کر سہ ہو جو با سال کی	دوسرے تاریخ بہت فرخندہ شکل
ایضا	
جو سید اہولی دست کو تو جو ما	عدم کا کھلا سب پر رائیختہ
پہلے سال میل ہوئی بیچہ زن	کل جعفری دوائی سبہ سنگفتہ
تاریخ ولادت دختر شمع غلام حمدی	
کی عیادت وہ خدا کے دختر	روشنی سارے جہان میں کی
کاپری تاریخ گئی بہت جو ما	مسحج اسید غلام حمدی
تاریخ تولد فرزند ارجمند دختر ہمارے جہاں بہادر والی اللہ	
ہمارے کو حق سے بیٹا دیا	در نشان ہوا اما جہاں بہادر
بے سال جو ما کو سنے گفت	ہوا اسے طلوع آفتاب ریاست
ایضا	

پیدا شدہ آن سردار است جو یا	شد شاد اوزان تمام عالم آدم
تاریخ بدست آمدہ از محبہ گو	نوگو ہر شاد وار و ریاسہ کرم
الضیاء	
جبکہ فرزند ہوا راجہ کے	ماہ شعبان تھا اور دن اتوار
خوب واقف نے کمی ہے جو یا	اوسکی تاریخ خستہ اطوار
تاریخ تولد فرزند ارجمند نواب محمد زین العابدین خان فوجدار دارالسرکاری	
دیاق سے سندہ زند نواب کو	ہوئی ہر طرف سے سلامت مبارک
پے سال جو یا یہ کر عرض دلنے	تجھے گو ہر محبت شہت مبارک
تاریخ تولد فرزند ارجمند بابو ہر شجیہ کرمین بنارکس	
تفاوت نیر اعظم سواسے این خوشید	فلک نشعل سے شد مثال او جو یا
سروش گفت ز گردون بر آتش	سید باغ خانہ اوج ست سال او جو یا
تاریخ تولد فرزند ارجمند حضور نواب میر علی مراد خان ہمدانی خیر سوار	
جب دیا نواب کو حق سے پسر	دل ہوا اوسکی خوشی سے باغ باغ
بدن کہا تانہ سے بھسہ سال خوشا	ہے یہی جو یا امارت کا حیران
تاریخ نوار فرزند رئیس بھر مور سے ہمارا بھر مور	
شد جو آن ہو شہد موت ہر شش	از روز عشق گشت روشن یک جہان
گفت ہاتھ بھر تار بخشش جین	ماہ شہن و خوب میدا سال ان
تاریخ تولد فرزند مستفیق منور علیقا صاحب کیدان الیکٹن جیارم	
چو منور علیخان را داد	حق لید صورت شہر جو یا

عمر او تھو عمر خفہ شود	بخت او باشد از ملک بالا
یا الہی بیا نیت دارے	وز بلا ہے دہر دور اورا
بے تاریخ چون خیالم شد	ناگمان شد صدای خوش پدا
از سہ انسان گفت سرش	شد منور ستارہ نرسا
تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب مولانا محمد الہی علیہ السلام	
شہ چو پیدا آن سرخشان بود	گو ہر تان شب ایک فین
فکرت کردم کہ اچویم سنش	گفت یافت نیز افلاک فین
تاریخ تولد فرزند سیر احمد علی	
داد چو سند زند خدا صوفی	نیز افلاک خوشش اقبال
گفت ز جو یاسے تاریخ چیخ	شیخ شہستان بنی سال گو
تاریخ تولد فرزند اکبر علی	
حق نے دیا کوئی فرزند	شادی زمین رسی نیز ابو
تاریخ جو پوہتے ہو مجھے	سطنہ علی یک نام رکھو
نیم کے ٹھانہ میں ایک بقال کے	بندر کا چو تولد ہوا او کی تاریخ
ہوا بقال کے بندر کا چپ	تجب میں جوان سے اور سیر
کہا یافت نے مجھے ہر تاریخ	یہ مجھ سے عجیب انکسرتا فرمیر
تاریخ تولد فرزند شیخ عبد الرحیم لاد اچیلوان	
ہوا عبد الرحیم کے لڑکا	جس تاریخ او سے ہے کما
بے تحلف او ٹھاکر بن نے قلم	شیخ عبد اکرم نام کما

ایضاً

دیا پیران کو خدا نے پسر پے سال تاریخ جو یا کو	جہان میں یہ سب بانی ہوا تولد ہوا آج رستم لقا ۱۲۸۵ھ
--	--

ایضاً

عبد الرحیم کو جو خدا نے دیا پسر ہفت فی دہی صد اکثر فکر اس قدر	ہوئے سے جسے سب کو شکر آں روشن چراغ کتبہ جان سکا سال ۱۲۸۵ھ
--	---

تاریخ تولد فرزند سید امیر حسین

وہ نام اللہ سب سے ہے یہ ہی نام اور بھی تاریخ	سیر صاحب کے جان دل کا چین کیون نہ اسکو کہوں نظر حسین ۱۲۸۸ھ
---	--

تاریخ تولد فرزند سیر بخش

شہ جو سید امیر بعد محمد آقا گفت از لب تشنش بین افس	در شبہ آمدہ گل امید نخستہ راج آرزو گردید ۱۲۸۵ھ
---	--

تاریخ تولد فرزند احمد حسن

برائی امید آج احمد حسن کی تولد کی تاریخ جو یا کو تم	کہ تھا ایک مدت سے دہر زود سارک خدا سے دیا آج فرزند ۱۲۸۸ھ
--	--

یہ تاریخ تولد فرزند ایک شیخ کی ہے کہ عورت فاحشہ سے تولد ہوا

داؤد ترک حرامی شیخ را کاک از سر سال ہوکوش نشت	حق ز بطن عورت خانہ خراب قلہ سن ان گہر شد در خلعت ۱۲۸۵ھ
--	--

یہ تاریخ بھی اسی قسم کی ہے کہ ایک اہل اسلام کی بھی رستم فاحشہ سے آسانی بھی ہو کر فرزند

چون بنیداخته فضا و قیام	آب ز فرم بجایه گشته تان
گفت تاریخ مولدش جویا	شد میان سفال در غلطان
ایضا	۱۲۸۰
شد چو طفل از بطن آن نیمه فتر	سالها از خانه جویا چپید
اسه زمین شور سنبل نشین	دست ز تخم گل گل لاله مید
۱۲۸۰	تاریخ فرزند کسی
جب هوا فاشه در طفل حرام	اک نجیب هوا زمانه کو
عبه تاریخ نون کما سبزی	قطره حین سیه طفل کو
تاریخ تولد فرزند رئیس میال	۱۲۸۱
هوا جو تولد ده مقصود دل	بر آئی سبب اهل جابگی مید
کما سبب بافتن فرج و یاسال	هوا وارث ملک و تاج و کعبه
ایضا	۱۲۸۹
آج اسه سنی فرزند دیار جبه کو	اس سرت سهرای غیر علی
ییز پی تاریخ او کی کو بیاخته میر	گهر نوست ریاست کا گهر آبا و پرا
ایضا	۱۲۸۹
تولد هوا محبه چرخ ششم	یه اهل جهان کو بشارت هنج
سپه سال بافتن فرج و یاسال	طلوع آفتاب ریاست سبب
تاریخ پنجمای ترقی و مراتب	۱۲۸۹
تاریخ عطای مغه نواب ممتاز الودله محمد فیض علیخان بهادر	



این عسکر که حق دارد از نو بزرگوار	که هر گاه است ببا مان قیصر و قفق	۱۲۸۲
بیکر سال هایدون اوج او گفته	سروش غیب بچو مایا بکر گنج	۱۲۸۲
این چرخ سخاوت که به میرزا نو	جون مهر جهان من سبب صفا نکند	۱۲۸۲
گردون ست صدا آلی مانج که جو یا	نیرین مهارجه نواب جها حریف	۱۲۸۲
چرخه عطا کرد نواب را	شهنشاه انگلند دریا نوال	۱۲۸۲
سروش از شک بجز تاریخ جو یا	ز ممتاز ممتاز شد گفت سال	۱۲۸۲
در تبت اسلحه بوا نوب کا	اوج ثروت پر یه تنه دال	۱۲۸۲
غیب سے آلی حمد اجویا بفرین	تغیبه بخت ری به ری سال	۱۲۸۲
کیا خوب بنامه جو سولع خوش	اس عهدین بزرگه کواکب ناز بگو	۱۲۸۲
هاتف سے یہ صمدی جو یا خیال کیا	کعبه بند کا ستاره ممتاز ہو گیا	۱۲۸۲
تاجی عطا می شہر نواب محمد زین العابدین	خان بہادر زو جد از اسفر	۱۲۸۲
دی ہما ملج سے جو اسکو سچ	اب عدو کا بھی سر قلم ہے کو	۱۲۸۲
سے جو زیبا یہ تیغ تیز اوس	سال بھی تیغ تیز دم ہی کو	۱۲۸۲
نی ہے جو نواب کو تیغ آج	یہ تیش بیک ہے ایران کی	۱۲۸۲

بے سال تیار ہو گیا کہو	ہمارا جہ صاحب نے کیا تیغ دی
تیار تیغ ملک زندگ کہ سرکار انگریزی اور سکھ فتح کیا	
چھری فوج سرکار انگریز جب	نیاست کہوت لڑائی کہو
کہا ہے تیار تیغ ہاتھ نے جو	طفہ زندگ یہ آج پائی کہو
تیار تیغ قلعہ ایسٹری کہ فوج سری خط ہمارا جہ ہمارا جہ رستم سنگہ بہادر	دالی دار السور و سوالی جیو پنی فتح کیا
فوج راج آرا بریز مسک کرد	جنگ چون کردند با ہم جنگ جو
گفت ہاتھ ہے تیار تیغ ہتھیار	قلعہ اسید دوشد فتح بگر
تیار تیغ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم خان بہادر دالی ملک بھگین	
چو ابراہیم خان بر جاسے والد	سرور آرا و فرمان آفرین گشت
نہ اسے از فلک آد بے سال	کہ اسے جو یا گو مسند نشینی گشت
تیار تیغ مسند نشینی جناب نواب محمد ابراہیم خان بہادر دالی ملک بھگین	
گشت چون مسند نشین آن شاہ بہر	نکرے کر دم کہ تا جویم سنش
گفتہ ام تیار تیغ و خونام برین	تیار زیبا بر سر تگویم سنش
تیار تیغ نواب محمد ابراہیم خان بہادر دالی ٹوٹک کے اختیار ٹوٹکی	
ٹاٹھکے ان سے اختیار ملک بہادر	خوشی سے اور ہی عالم کا حال ہے جو </td
کہا سر دشمن سے کسو اسطرز فکر تیرے	اب اختیار ملای یہی سال ہے جو </td
تیار تیغ نواب محمد زین العابدین خان کو فوجدار مونیکی	
ہوا اس طرح جو نواب کو کو آج جو	عجب ملے حکا خوشی سے ہوا تیرا حال

کہا جس وقت سے کرتا ہے اس وقت	حضرت بادشاہ مبارک ہو
تاریخ مسند شینئی نواب صاحب بہادر والی بنگالین	
بہادر نواب کو حکم ریاست	نواب مقصد دینا دینی
کہا بابت نواب صاحب	مبارک ہو
تاریخ اپنی ملازمت کو توالی کی	
چھ کویم دوست مان زمان شاکستہ	چار اسبجے پر شد کام جویا
نہ سال از زمان خود بگفتہ	دو دستہ خندہ و فرجام جویا
تاریخ ریاست کوٹہ کہ ہمارا و معطل ہوئی اور نواب ممتاز الدین کو سیر ہوئی	
کیا جو کوٹہ میں سرکاری انتظام اپنا	اس انتظام کو خوش سیر ہوئی
ملا جو کام یہ نواب کو تہ تکید ہوئی	اجنت کوٹہ کے نواب اندامو
تاریخ تعلیمہ خطاب فخر الملک شام نواب غلام الدین خان بہادر رئیس لوہار	
جیکہ سہ کار سے خطاب جویا	مجاہد از حد خوشی ہوئی والد
نکر کرتا ہے کیلئے جویا	سال تاریخ افتخار جاہ
تاریخ معطل شدن عہد راجہ برودہ مہاراجہ بہادر	
مگر جس جو بد نظمی تو سرکار سے	کر یا کہتے ہیں اس سے آج خط
کتنا ہے ہر شخص بل سال میر	ہے برودہ کا ہوا اصیل
صاحبزادہ محمد عبداللہ خان بہادر تاریخ خلعت نیا دوبارہ کی ہے	
ملا جیکہ خلعت دوبارہ اسے	کہا اس کو ہر ایک نے سزا دل
عینہ نکر کرتا ہے تو سگھری	پے سال کھسبہ نکر گل

تاریخ حضور نواب لعل علی گورنر بہار و جہان ستر بجی صاحب	
او کو ملا سے عہدہ لعل علی لکھنؤ آیا بڑی دلی بخت کھدی تاریخ فی البدیہہ	ابن آفتاب غوث شاہ ستر بجی صاحب لعل علی ہو گئے لہذا ستر بجی صاحب
تاریخ عطای عہدہ دیوانی بنام مرزا غلام احمد صاحب دیوان علاجی مہربان کو سر دیوانی ہوئی جو	تاریخ عطای عہدہ دیوانی بنام مرزا غلام احمد صاحب دیوان لکھنؤ کیا جو سر دیوانی بنام مرزا غلام احمد صاحب دیوان
سر دیوان عشرت سے کئی تاریخ لکھتے بیشہ کار دیوانی مبارک سیر لکھتے	تاریخ عید انجمنی
وہ محمد سلیم خان حکیم یہی تاریخ اسکی ہے جو	عیش او سکوسہ مبارک ہو اسکو عید انجمنی مبارک ہو
تاریخ عید انجمنی	تاریخ عید انجمنی
نہیں کرتا کوئی جو اب کی اب قدر پے تاریخ جو یا چکے کھدے	نکروا با زمین اعیانہ جان ترسے اور کروں دشمن کو تران
تاریخ صفائی دست و ہمارے صاحب اب یہ تربت ہوئی کہ کان بن بن	تاریخ صفائی دست و ہمارے صاحب اب یہ حالت تھی کھدے تو دور کھدے
اسکی تاریخ صاف صاف ہوئی یہ تاریخ اکیلا دلی کے	اب صفائی ہوئی حضور سے کھدے اعلا ہوسنے کی ہے
ادلی قدرت ہے کہ ادلی کی قدرت غیب آئی مدد جو یا یعنی تاریخ کھدے	بڑی ہے انتظام و بہرین کیا دوتا جاک کوئی کے چھینکا آج سے لکھتے
تاریخ سرشتہ داری طہنی امان علی صاحب	

دوست میرے امان علی جو یا	ہو کے ممتاز اب بکار طویل
لب ہانف سے یہ صد آئی	لو ہو کے وہ سرشتہ و اریلی
تاریخ رونق افروزی حضور شاہزادہ	ملکہ معظمہ قباہما نظام کو
جب اورین انکلند کاشا ہزارہ	کھا اور ہو لی روشنی دہان عجا
ہوئی فکر کجہ تو ہانف یہ بولا	منہ و غ اور کی تاریخ ہے کریم آ
تاریخ تشریف آوری حضور ہماراجہ صاحب بہادر شاہ	
حضور ہماراجہ عالم بہادر	بیان آ کے شہرت جہوت جو یا
بے سال ہانف افلاک سے	ہماراجہ شہرہ یف لاسے کہا
تاریخ ہماراجہ صاحب	
آٹھ سہ کار کی بنی کہ بن	سب کے انکھو کا نور اسے جو یا
عصبہ تاریخ کر تو عہد بن بھی	ہو مبارک حضور اسے جو یا
تاریخ تشریف آوری حضور و سیری نواب گورنر جنرل بہادر کشور بندہ نظام	
شہرین گورنر بخت جا کر تھے	مد عاب بنے تھے جو یا بن سب حاصل ہو
ایک صاحب نے کہا کیا بوجھ یا بھتا تم	لاٹ صاحب آگئے دل شہرین غل ہو
تاریخ و ایسی	
ملٹ کر اسے جیل جہیر سے گورنر	خوشی کی سارے زندان میں تھی بگڑا
کہا سرورش نے سال معاہدہ جو یا	وزیر اعظم ہند دستار آمدہ باز
یہ تاریخ ایک شخص کی آمد کی ہے کہ اوس کی طرح کی اول گئی تھی	
کئی کس طرح رات جو یا مری	بغیر اس کے زندان ہو اسدا کھر

وہ آئے تو میں نے کہا لوٹھا	شب تار سے ہو گئی ابھر
یہ تاریخ مہر و ماہ کے سرخ ہونے کی ہے	۱۲۸۵
کیونچہ میں سرخ نظر راہ چو پائی	جلوہ گر شام ہوئی ہے بکینوں کی آگ
یا قیامت آگنی بافت زوی تھمرا	آگ کی شکل آج سے سرخ نظر راہ
یہ تاریخ شہاب ثاقب کی ہے کہ اس قدر کلان	تھمبھی نہیں لگا
جب فلک سے گرا زمین پہ شہاب	ہو گیا سب پہ آشکارا صاف
اسکی تاریخ ہے یہی جو ما	آسمان سے گرا ستارہ صاف
یہ تاریخ ایک عجوبہ و کنوازی کی کاسٹے گنے کی ہے	۱۲۸۵
ہو اتیر مرد وہ گل گل کے مانند	گفتہ پامین لگا جب خار و سبک
نہیں کاٹا لگا جو یا بلا شک	چھبہ خار تالم سال کھد
۱۲۸۵	۱۲۸۵
تاریخ عہد رندی	
کیا جب فرج سے ایک حشر برپا	پھری شاہ بہان قوم کی قوم
قیامت دیکھو کہ من لو کہا دون	ہوا ہندوستان میں حشر کا یوم
یہ تاریخ ہمارا جہ شیروان سنگھ والی اور کی علیحدگی کی رہائش کی ہے	
چونکہ ملک راجہ بدلتی آخر	سترابی از ریاست و زراہ کو اقبال
باقت برکساش گفت از فکاز جہا	شیروان سنگھ نے الوز کا پشہ گو سال
۱۲۸۵	۱۲۸۵
ایضا	
چونکہ مدارج و اوزن شد	مانندہ نیز دشمن سیکہ از ہزار
شد اقبال سزای و تاریخ گفت	مدارج شیروان سنگھ شد زکار

لؤاب کی ماتحتی کو شیر نے مارا اور اسکی تاریخ ہے	
مست ہو کر گیا جنگل کی طرف	شیر سے جا کے اڑا دی جاتی
مر گیا جب تو کہی یہ تاریخ	شیر نے مار لیا ہے ماتحتی
تاریخ فتح ملک فرانس	
عالم میں ایک تھلکہ سا اور موت بڑ گیا	جب بادشاہ کو لیکے وہ لوگ بھاس
پیر کو حق سے کر یا بڑ سیریاں	بھاگے پر دشت پاست دلا و فرانس
الینا	
جب شہنشاہ کی شکست ہوئی	ملک دشمن نے لے لیا سارا
یہ ہی تاریخ اور اسکی کہہ چوہا	بھیر کر دی سنے شیر کو مارا
یہ تاریخ ایک معشوق کی ہے کہ بندھی سو کر کوٹھنے کی کھائی خور تاریخ	
چون فتادار بلندی دیوار	آنکھ بند جان من بر شیدا
نفسہ تاریخ نبے تکلف گو	ضرب آمد بھیمہ ذریبا
ایک دہشت سے ٹھٹھہ میں سرمہ بھجا اور اسکی رسید میں تاریخ بھی	
اچھا سہرہ مدد افغان پر کرے	ریشک سے کام تیج عبرت کا
پوچھے کیا ہوا سکا سال رسید	کہہ ندو سرمہ چشم حیرت کا
تاریخ نواب حسین علیخان مخلص بہ خراب	
کیسے زور درو کیا بدم اور تویر	اجاب پوچھے تھو کو کیا حال ہے
جو مانی بون کما کہ بھلا پوچھے ہو کیا	عاشق ہوا خراب یہی اور کساں
یہ تاریخ ایک طوطے کو مر سے لگی	

سروغی سخی خیابان پانچ

۳۹

کس طرح کی کج ادائیگی کی طائری ہے آہ	آخر میں طوطا ہی تھا کیا ہے اور نہ ختم
کیا کہوں جو بانی تاریخ کچھ نہ تو جھپٹو جو جھپٹو	اور گنا طوطا بھلا تین کتنے کو تو کر
تاریخ رنگا و کر مرے کی	
کیا کہوں کیا بیل تھا جو یا مرا	لیکا کس فیل تین کو شیر موت
غم ہو واجب کم تو اس ننگا و کی	گنا و تک تک لکھی تاریخ موت
جمع جناب مرزا غلام احمد بیک صاحب دیوان راج چلیو	
وصف کیا او کی ہو جو یا مجھے	نام میں جس کے ہے نام احمد
ہے یہ ہی تاریخ ہی ہے تاریخ	صاحب دین غلام احمد
خدا کی خبر کی کہ خدائے مستور سے بہادر یعنی نواب لکھنؤ کو زور کھڑی ہے	
گرے اور محفوظ رہے او کی تاریخ ہے	
کون کتنا ہو کرے محسن غلط ہو یا	اہل ذل حیلے عین ہو تو عین
صاف تاریخ ہے او کی توہم کو سن	جدہ شکر کیا گھوڑے سے سارے
تاریخ عہد ہدایہ الہامی نظام الدولہ عظم الملک نواب محمد مراد علی خان	
قائم خجک دیوان جو وہ پور	
کیون نہ خوشنود ہون میں ایچو یا	خزا جناب میں نظام الملک
جنگ رعنائے تھا تو پہلے	سے وہ نواب میں نظام الملک
تاریخ مقدم حبیب شریف رسول کریم محبوب جم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی	
جبہ اقدس کے فیض نور سے	جب ہو سے جو لور والے کامیاب
یون کی تاریخ او کی میں فیبر	اس کے میں شریف بلوس جناب



	تاریخ تھاکران فتح سنگھ صاحب	
چو دیدند شایان آن فتح سنگھ	مہاراجہ کرند غمار ایک	
مبارک شہ و تھاکران فتح سنگھ	یہ سال جو ایک ہفتہ بہن	
یہ تاریخ آسان کی روشنی کی ہے کہ قریب نصف آسان کی شرح ہو گیا	ہما کو گھٹنا نہیں ہے بھید او سکا	
حق تعالیٰ ہے واسطہ الاسرار	مین نے تاریخ یہ کہی او سکی	
یہ تاریخ نو خدرا صاحب خجک مرغومی ہے کہ مجھ اوتو ران خان صاحب	تکلف اسدق تو امیر عثمان خان صاحب حکم محکمہ ایل خجیہ کو مرغومی	
بازی ہوئی تھی اور نو مسابو ہی رہا ایک قطعہ اسے دوسرا او سطران کر	ادبی ایک ایسی بیسی کی دین کو کوڑا لانا	
بتیا جو مرغ نامہ اراد سکا جہا بہن تورا	ہاتھ پکارا چرخ سے جو یا یہی تاریخ	
۱۲۸۹	ایضاً	
کستہ رو کو ہوئی جو یا خوشی	میر کے اس شہ وہ تو تو خوش حال کہ	
کیا ہی بھید دی ہے بازی کی خوشی	آج کھبہ مرغ جیتا سال کہ	
۱۸۷۱	ایضاً	
سیر جو یا بھید خوشی از دل	مرغ کھبہ نمودہ مرغ	
بھید سالش تو از سر انصاف	مرغ والا نمودہ مرغ	
۱۸۷۲	ایضاً	
عجب کھبہ ابا در مرغ ہے میر	بہ رسم دفت کا ہے اپنے گویا	

برائے سال نو کرتا ہے کیا فکر	بھگیا مرغ اچھا کہ یہ جو یا
روشنی فلک کی تاریخ	۱۲۸۹
ایک سہ بھی اس سے سر دی بھگوتیہ	کوئی بھی واقف نہیں اس از سر بھگوتیہ
عبد تاریخ آسمان ہی ہم نہیں لکھیں	آسمان پر روشنی اچھی ہوئی شہبگوتیہ
تاریخ تو لکھ کر ہے	۱۲۸۹
جمعیت کے بچے ہو اخوت	بیراں دیکھو اس کو خوشحال ہے
عبث فکر کرتے ہو تم اس کی میر	ہے مرغوب ہی یہی ہے
یہ تاریخ اپنی ریشائی جمعیت کی ہے	
دیکھا ہے جو خواب منتشر آت	منہم نہ اس سے اسے ہوم
ہاتھ نے کہا کہ اس کی تاریخ	یہ خواب و خیال ہے کوہنم
۱۲۸۹	
جن دنوں میں کہ غم ہوا بھگو	خیم تہاجت کا مرے مرغ
غیب سے آئی یہ صدا جو یا	غم ہوا اس کی ہے یہی تاریخ
ایک دھڑکا ایک چرل سے یا لا پڑا ہر افسون کی آواز کو اتارا اس کی تاریخ	
دام غم من پست تو مزاجی	پھونکے ملت میں اس جفا سے وہ
یہی تاریخ اس کی ہے جو یا	خسبہ گداری منیکہ بلا سے وہ
۱۲۸۹	
تاریخ حکیم محمد سلیم خان	
جب کام خبر کا مل گیا تو	شادان ہوئی اس سے دست بکھ
تاریخ کی منکر کا یہ جو یا	دار و نہ ہوئے جناب اب کھ
۱۲۸۹	

تاریخ وقف و یہاں مولوی محمد غلام محیی صبا و کیل امی کورٹ سکینہ کلکتہ	
نضر یک فرمود بھی وقف عام آفرین از لب گوہر سنسن	خوش گل معیش زمین لم وقف خلق اللہ شد بافت
۱۲۸۴	ایضا
مفیض عالم کو کون نہواسے کہا بافت نے مجھے اسے جو یا	وقف کیا ہے کہ عام بخشش ہے سال اسکا دہم بخشش ہے
۱۲۸۴	ایضا
کوہب مولو لیبیا حب کو حاتم کہا بافت نے جو یا فکر کیا ہے	کیا ہے وقف جسے خلق برال سخاوت گر کو اسکو یہ سال
۱۲۸۴	ایضا
دو عالم میں جو کون نیکی کی عتہ یہی سال تاریخ ہے اسکا جو یا	کہ راضی ہے ہر وقت او کی بنائیں زمین وقف کی ایک کی راہ طہیز
۱۲۸۴	ایضا
جو شیعہ مذہب سے درہمان بایستہم چنین گفت بافت غریب	بعد خودش حاتم امسال کو مردار عن وقف از یہ سال کو
۱۲۸۴	ایضا
حسبے روز جب پکارین گے جبہ تیار خوشکل ظاہر ہے	ہیان کوئی وقف کرنے والا ہے کہیں بافت غلام سنچے ہے
۱۲۸۴	تاریخہاے عمل محنت

	تاریخ غسل صحت خود	
اک اہل محبت نے کہ جو ان کو کیا	بیار ہوا میں تو مجھے ہنسنے لگا	سیاحتہ وہی مجھ کو صد سال پہلے
مختوفہ رہے منشی محمد علی جو یا	تاریخ صحت میر حیدر حسن ذکی شاعر کیا	۱۸۷۱
سہ اجاب کا ہے تاریخ جو یا	ہوا آرام جب حیدر حسن کو	کہو یہ خستہ تاریخ یہ تم
ہوئی صحت ذکی کو تو جو یا	تاریخ صحت محبوبہ	۱۲۷۹
کیا کہوں کہ قدر ہوئی فرحت	جب کیا غسل بار بانی نے	یہی تاریخ میں نے اوس کی کھی
یارب معشوق کو ہوئی صحت	تاریخ غسل صحت سری حضور پر نور ہمارے صاحب بڑا فی الزلزلہ سوالی علیہ	
ہر سب امیر و نو سر کا ہے تاریخ جو یا	خدا نے اوس کو تھادی بخار صد تک	ندایہ آئی مجھے آسمان بھر سال
شفا خواہے یا ہے آج اے جو یا	تاریخ غسل صحت نواب عبید اللہ خان بہادر دارالہمام ہے	۱۲۸۷
غسل صحت نمود اسے جو یا	چون شہیدم کہتے زبان تن	گفت ہاتھ ہر اسے تاریخش
پیت صحت مبارک دوزیا	ایضا	۱۲۸۷
چہ گویم چہ سال این سر نمود	خدا داد صحت بہ نواب ما	مگر کعبہ تاریخ جو یا نہیں
ہا یوں کہ ہم غسل صحت نمود	تاریخ غسل صحت خباب حکیم محمد سلیم خاں نصیب وار و غلہ خبر	

آرام ہوا ہے اوسکو جو یا	جو وقت کا اپنے ہے ملاطنت
تاریخ کہوں کہ صاف کھن	ہو غسل خباب کا ہایون

۱۲۹۰

تاریخ غسل صحت فوہدار صا

کو نواب کی صحت کی تاریخ	کہ اوسکے لطف کے ممنون ہوں
بے سال اوس سے چلے میر جو یا	سبارک غسل صحت کا کو تم

۱۲۹۰

تاریخ انتقال

تاریخ انتقال خباب بکیم صاحبہ محشمہ نواب دار و بکیم تخلص عابد بنبت نور  
محمد یوسف علیخان مبارک والی ملک امروہی خان خانان خباب نواب محمد بن ابی بکر خان مبارک  
فوہدار جیسو

الحمد للہ کس تمید و صفات عالیہ رجات کو غم کا بیان ہے کہ جبکہ المین  
سیاہ پوش آستان اکوٹے جبکہ اوسکا غم نہیں جگر تن کب قلم نہیں اوصاف  
اوس مہرہ کر لکھے تو کیا لکھے کسی تاب ہے غامہ کا نہ ہر آج ہے عالم میں حروف  
بہر صفت موصوف منطوق و حکمت جسکے ورنہ بانی ریاضی و فلکیات کہانی نامزد و بدل  
ما لزم التخیل شریک و مظهری سے بہتر نظم اشجیات سے برتر کبر عیان راہ بیان  
دیوان ارد و فارسی اوس معنور کی مخفی نہیں مخفی کو اصلاح دی سے یہ تفسیر  
راستہ نہ مبالغہ کی ہے ہمت و سخاوت کا یہ حال تھا کہ ایک جیو پر کی ہوا زمین  
اوسکے فیض الامال ہیں مستفاد اہل کمال ہیں قدردان سخور ان منتخب دوران  
عصمت میں مریم سخاوت میں خاتم سچ تو یہ ہے کہ چشم فلک سے بھی ایسی جامع منشا  
حسن صدیقی و معنوی سکسائہ نہیں دیکھی ہوگی یا رسا ایسی کہ بعد انتقال قتل

و قبل انتقال کے کئی اہم خرق عادت سے ملو مین آسے ہاسے ہاسے بجز کمال  
 وہ اس جہان فانی سے انتقال فرماے۔ — این اتم سخت ست کہ گویند جان  
 سخی و شاعر و صدر رشک خورشید و امیر و پارسا و ہر شہر شہسپا و ہر مملکت و ہر مملکت  
 اب تک نہ ایسی بخدا جانے فرشتہ حق بشرقی و اس مختصر رسالہ میں اس ستونہ  
 صفات کا اوصاف کسطح ساسے دریا کورہ میں کیونکر آسے لاجاں اسی پر کتفا  
 کرتا ہوں حق ایمان ادا کرتا ہوں کہ میں اسی کے خرم فیض کا خوشہ میں ہوں  
 اور یہ گلینی کلام اسی کے مبلغ سخن کا فیض آویزان اس جنت ایوان کے طبع  
 ہونے واسطے بنی ناظرین بکھین اور تصدیق کلام کرین اب تاریخ اوسکی کہ صورت  
 تاریخ ہے ذیل میں لکھی جاتی ہے

از غم بگیم چہ گویم در جان	بر نربان ہر کھد و سدہ اسے دے
گفت ہاقت بجز سالش خیم	بود بگیم خیم مریم ہاسے ہاسے
ایضا	
آنگہ سخی بود و کریم جان	بجز مردانش ہمہ در التجا
از پے سالش نہ چارم فلک	خیش بگیم بود آمد ندا
ایضا	
در فضاے حق رضای خود نمزد	آنگہ بودش در جان فردا ملک
بجز تاریخش چہ گویم حیرتا	مردان ہم صورت مردانی ملک
ایضا	
چو رفت امرا و بگیم سوی جنت	کہ بود آن گوہری از ملک شای

زحمت چون نہ گویم سال فوٹش	کہ ز پر خاک شد گنج آلمی
ایضاً	۱۲۸۶
مرتد بکیم کو دیکھ کتھا ہر یہ کوئی	پردہ ظلمات میں کس کا رخ پایا
یہ جیخ سے ہاتھ دی بھر سنجی تھو	دیکھ ذرا آنکھ سے محو تر خاک ہے
ایضاً	۱۲۸۶
تو ازین رخ دالم منموم نیست	یکہاں منموم از حال وفات
گفت باقت از من جو باے غم	آہ عصمت رفت گو سال وفات
ایضاً	۱۲۸۶
بکیم از دیوان ہستے کرد منسل	چرخ از صفحہ جہان بر جیدہ
گفت باقت بسہ سانشل بخین	ختم باب شاعری گردیدہ گو
تاریخ شہادت شیخ بدر الدین	میر جناب مولوی فقیر محمد صاحب کی ایک سپٹان
شیطان از تار زانی برین سجدین	اسکو شہید کیا
آن جوان صلیح در مسجد شست	خبر سے زرد در شکم طفل بزد
بہر تار بخش مرا آمد صد	شیخ بدر الدین شد ہی ہا شہید
تاریخ وفات مرزا حب علی بیگ	سرور مولف قصہ فسانہ عجائب
چون رفت سرور رفت تہذیب	گویا ز جہان شعور رفته
باقی پے سال گفت از سیر	کز نرم جہان سہ در رفتہ
تاریخ وفات نواب مصطفی خان	شیفہ شاعر نے ۱۲۸۶ء میں
شہینہ شاعر متین ناگھ	جان بجان آفرین سیر اسوس

سرور شہسوی بنیاد آن

۴۷

محبہ تاریخ از فلک جو یا	گفت بافت بلخ مرد و فہرست
تاریخ انتقال نواب عبدالکریم خان بجلہ شرق خلف نواب امیر خان الی	
دنیاسے گیا جنان کو حضرت	کہا ظلم فلک سے یہ کیا ہے
تاریخ وفات کہ یہ جو یا	شہر تیج غروب ہو گاہ
تاریخ وفات شیخ عظیم الدین خود اگر	
جب دوست مرا جید اجبت کو تم بکریا	دنیاسے دل مجھ پر ہو گئی کھینچ
تھا فکریہ سال کا جو یا کہوں کیا ہے	ہاتھ سے یہ آواز دی آواز آواز
تاریخ انتقال حضرت اس کے صاحب مشایخ	
جب کیا ایک قضائے ہے	سرور شہسوی بھی نہ میری جہا
محبہ تاریخ کہ میں نے میر	سید و پاکوٹے ناہیہ بانک
تاریخ وفات قطب وقت خان صاحب محبت و یا	
میں کیا کہوں اوس کی کاٹول	گردن پہ گیا جو مشکل مرغ
آواز فلک سے آئی مجھ	خان وقت کا قطب ہے یہ تاریخ
تاریخ وفات مولوی محبوب علی صاحب عمو سے راقم	
بود در کج کہ جو یا ناگمان	گفت ہاتھ راز حق کو ہم کہ تو
محبہ سال جلیت آن الین	ہاں محبوب علی ظہرست کہ
تاریخ وفات مولوی حاجی محمد صاحب کہ سر سے سب سے	
خبر جب لوگ سوائی کہ حقہ تیل ہو یا	سلمان جنت جو یا جو سنا سنا
سرور شہسوی ہاتھ کا راجہ چہر	کہ غلام برین کو مولوی حاجی محمد کل



تاریخ وفات مولوی جریح علی صاحب	
ہوا تاریک آسمان میں زمانہ	کسوف آفتاب دین ہوا آن
ہوئی تاریخ کی جب سنکر جو یا	نذا الیٰ حیدر خان دین بھائی
تاریخ وفات سید مقصود علی	
چو گویم کہ سنہ رنج دل را فراوان	چو شد جانب خلد مقصود رہے
چو دیدم سحر را سپہ سال گنم	بر این قبر رحمت بردیا ایسے
تاریخ وفات مرزا حب علی بیگ سرور	
سجود فغانہ کوئی کا انداز یاد تھا	وہ پاس سبک پاس دور آج یاد
آخر سنا زبان سے ہفت کوسر سال	افسوس نگاہ سے سرور آج یاد
تاریخ انتقال نواب سکندر حکیم والی بیابالی	
نماندہ نامہ کے در حجابان	تہنشاہ دور ویش ہرست رفت
امین ہر کسے راستن بر زبان	سکندر ز دنیا ہی دست رفت
تاریخ وفات ڈاکٹر حکیم عبدالحمید	
چو عبدالحمید از حمان در گشت	شدہ از اجل عمرایش بد
پے سال باقی بگفت از حدیث	نجدت جاوید عبدالحمید
ایضا	
حبیب اجل بود عبدالحمید	تضامین ششیں او دم نزد
بعد شش مظل جان گشتہ بود	اجل شربت مرگ داد از حد
تاریخ وفات شیر خان	

مہو اجب شیر خان کا انتقال آد	کہ صحر اسعد موت کا وہ تھا
کئی تاریخ اور سکی بن جو یا	اجل کے روبرو بکری بنایش
تاریخ وفات زسنے حیاتی نام	۱۲۷۳
آن حیاتی کہ پارسا بودہ	چون ازین دہر راہ خلد گرفت
پلے تاریخ گھنٹہ ام جو یا	بجہان عدم حیاتی رفت
تاریخ وفات بوٹا طو الف کہ و اسی سرقد تھی	۱۲۸۴
باد صحر سنے جلا یا باغ حسن	کیسے گل کو اسنے پژمردہ کیا
یون کئی تاریخ اور سکی بن جو یا	خاک وہ بوٹا مارا فدا کیے ہوا
تاریخ وفات شیخ جی کہ نہایت بھیل تھے	۱۲۸۵
بگد یادہ جبکہ کی صفحہ کی شیخ	زور سے کون زون شیخ من
از سرسایں ایک شہد وئے کہا	کی اجل نے شیخ کون شیخ من
تاریخ وفات زسنے کہ بر سر غرار کندہ ہے	۱۲۸۶
مرد صد افسوس زن پارسا	درالم درج ہمہ شکسار
گفت پے سال وفات یخین	رحمت حق بادستہ برقرار
تاریخ وفات بھوان	۱۲۸۷
جب بھوان کو آگ دیا توجہ ہو	پہچ آگ مویک نہیں سو بھوان کو آگ
تاریخ او سکی موت کی جو یا ہی گھنٹہ	پہچ طباں بہاڑیہ دے ٹیکار تے
تاریخ وفات برادر زارہ خلف بنہ خوشدے علی	۱۲۸۸
کیا افلاک سنے اور سکوین خاک	کہ تھا کہ دون بہان تن کا میخ

کما ہاتھ نے کیا ہے نگر جو یا	چلاحت جگر ہے سال تاریخ ۱۲۸۷
تاریخ وفات فرزند دوستو	
غم اوسکا ہوا ہے کس قدر آج	کیا تم سے کون میں حال جو یا
ہاتھ نے کما کہ صاف کھد	ہے داغ سپہ کا سال جو یا
تاریخ انتقال پر بدال حضرت حبیب الرحمان صاحب گروہ کی کامل تھی	
تک و تار یک ہو گیا عالم	جب جہا نے کیا حبیب خدا
سبہ تاریخ فوت بالقیس نے	یوں کما خاستہ پیر ہوا ۱۲۸۷
ایضا	
عاشق جلوہ و مدار خدا	رفت از دہر قریب الرحمان
کاسہ بھل پیے تار شیش	گوشہ خلد حبیب الرحمان ۱۲۸۷
ایضا	
جب حبیب حق نے ہجرت مہاسو کی	ہو گیا تھا شدا کی بربا کو
یوں کما ہاتھ نے اتنا فکر کیوں	آفتاب مسافت دوا کو ۱۲۸۷
ایضا	
ادیشہ فقر حبیب ہوسا رم چلدا	ارالم و ہر پر چارون طرف چھا
سال وفات اوسکا اب میر ہوئی	تک کو جنبش غوثی حشر کا فرکا
تاریخ رحلت جندوب کامل حبیب شاہ	
کیا قیاسیدوب مر گیا جو یا	ہمہ تن عفتل مکہ ہوش کو
سبہ تاریخ یہ مذا آئی	واہ چپ شاہ ہوسے خوش کو ۱۲۸۹

سرور میخی خیابان بادشاهی

۵۱

تاریخ وفات مرزا اسد خان غالب ملقب لبرازو شده که فرزند شایسته و کمالی است	
غالب جوازیں جهان گزبان	شد داخل خلد هر یک گفت
تاریخ وفات او ز جویا	تاج سرش عنوان نمیک گفت
تاریخ خسر و کلاوت که علم موسیقی بین استادان و تاجا	
چون خیال مضایقش شد	زیر دم را شکست بخت به موت
غیر تاریخ گفت ام جویا	عالم علم موسیقی شد فوت
۱۲۸۷	
تاریخ امیر خان کلاوت	
موت به جسد مکیا و سکا خا	کیم ندیو جیا پیر که کیازنگ نجا
سال موت او سکا سرش غیب	سیر خان کاشه هوا دم کما
۱۲۸۲	
تاریخ مرزا منور بیک	
مرگیا میراثم به جیبو	کما کون دوست میکر ساقا
په تاریخ کما باقی	داخل خلد هوا کمه جویا
۱۲۸۱	
تاریخ وفات شیخ امان الله کتبان	
رفت چون از جهان فانی	صاحب فقر راز حق آگاه
عبد تاریخ گفت به ام جویا	شیخ امان الله سنے امان الله
۱۲۸۰	
یہ تاریخ ایک شخص باغی سرکار حکمران کی مرلی کی ہے	
آج وہ بدنام دنیا سے اوجھا	کیا کون مین او سکی کیا تاریخ ہے
سیر جویا سے کما باقی نرین	آج باغی مرگیا تاریخ ہے
۱۲۸۸	
یہ تاریخ اک مجذوب کی ہے	

چو رفت سوز جان مست مادی حیرت	همه جهان غمگین تنگ تار شد گویا
برائے سال وفاتش سرودش گفت تاریخ	رسید شیفه حق بحق بگو جوا
تاریخ متساب خان سالدار	۱۲۸۰
جب دفن و بهشت مکان برین هوا	اورا گیا جاب میں تقدیر کی پیا
تاریخ کا خیال تھا جو ایک بس وین	بولو سرودش دیکھئے متساب ز شاہ
تاریخ محمد مظفر خان گرم	۱۲۸۴
سردان بادشاہ ملک سخن	برائے سوز مرگ او غمناک
عبد تاریخ موت او جوا	گفتہ ام رحمت خدای پاک
تاریخ وفات برقی شاعر	۱۲۸۶
برقی شاعرانکہ روشن طبع بود	سوی عبقری رفت ازین ندان
سال تاریخ وفاتش ناگهان	گفت بافت داخل فردوس برقی
تاریخ وفات سید ممدی حسن کی ملک الشعراء	الکھنوی
سیرت سید ممدی علی کی	چو بچے بقا کو دار فانی نظر کی
سال وفات از کی جوین ہندو گنگا	آئی مذا سے غیب کہ جنت میں دکی
تاریخ وفات بھیل نولیل	۱۲۸۲
فلک تراوسکو آتش میں جلایا	نخوت سکے فلک کا تھا جو مرج
کہا بافت نے جو یا بس یہی کہہ	ہوا خوب اب مو اچو کی او کی تاریخ
تاریخ انتقال نواب ولیر کو رنر جنرل بہادر کشور مند	یعنی مستند
وزیر اعظم ہندوستان کہ شیر علی خیری نے مقام رنگون میں چھری	۱۲۸۲

۱۸۵۲	سوقل کیا یہ واقعہ ہندوستان میں سخت ہوا	
۱۸۵۲	کس ظالم ملائی نے بہادر کو قتل کیا پوچھے سنہ باغی فریاد کو قتل	جب لائو وارل میو ہر سے قتل رہا انف نے کہا جسے کہ جو اس تاریخ
۱۸۵۲	الضیاء	
۱۸۵۲	کون کیا اوس گھڑی کی حال جو عیاں کسی نے اس صاحب کو پتھر کی ہوا	خبر جب تار میں آئی کہ خزانہ گئی ہو سنہ یہ حادثہ جب دم کہا میاں منتظر
۱۸۵۲	الضیاء	
۱۸۵۲	کیا قتل و سکا کہ باغی فریاد جیراغ انگلستان گل سوا آہ	غضب سے آفتاب ہند دوبا کہا بافت نے جب سال جویا
۱۸۵۲	الضیاء	
۱۸۵۲	عرصہ عالم ہوا آنکھوں میں سیر آخر میں نواب سے لگوں لگوں کساج	سنکے اس فسانہ غم کو طرے پڑا یہ کہی تاریخ جو یا جسے تانتا ہرین
۱۸۵۲	تاریخ وفات داروغہ باغات	
۱۸۵۲	صدر گاہن سب جنس مسکن خلد سال تار بخش بگو در گشتن خلد	نامہ گمان داروغہ باغات بدر لڈ بسکہ کارش بودا گلشن بہر جویا
۱۸۵۲	تاریخ نواب مشکور اللہ مشوٹن لکھنؤ مصو آئینہ گسی	
۱۸۵۲	دل سے جت یہ کہا لکھہ تاریخ میشل تصویر ہوا کہہ تاریخ	مر گیا جب وہ مصو اموس کہا بافت نے کہ امین کیا فکر
۱۸۵۲	تاریخ وفات مسماہ جمیل النساء	

جلیل اللہ مرد اسے آن عقیقہ	کہ بودی باطلار عفت سبج
بے سال تاریخ فرمود زندان	جلیل اللہ در بخت سے
تاریخ انتقال حکیم صاحبہ بابو صاحبہ احمد یار خان صاحب کہ ملکیت و سہیل	عزیز صاحب تہذیب و تمدن معاملات خانگی سے انتقال کیا تھا
رفتہ ہوئے بہت حکیم عیسیٰ	آئکہ در دہر بود عقیقہ لقب
بعد تاریخ گنت ہفت غیب	بلوہ منین ازین مزار طلب
انصاف	۱۲۹۱
عجب منین حکیم سے بخار ہر کو	کئی وہ بہت سے کو ہا سے
کہا صاحبہ تاریخ ہفت نے یہ	ہوا منین عالم سے معدوم و
تاریخ پیر جی غلام حسین جاگیر دار پھر یون ناہی رقم	۱۲۹۱
جب جان کر گئے جان سے وہ	اہل عالم کا غم سے تھا بحال
چاہتے ہیں سب ہی کون ہیں	سے غلام حسین ہاگ سال
تاریخ وفات لائق حسین گو ما کہ رقم سے سخن بن کر لیا اگر امانا	
چو گویم ان نازق دل کا بشد	کہ بود آرام جان زار جو یا
سردش از چہین ہلال گشت	بگو تاریخ شد خاموش گویا
تاریخ وفات رحیم مولیٰ	۱۲۸۶
شدہ تنگ و تاریک ملکش تہا	بام حیاتش حیاتش چو خورشید
بے سال جو یا مدین فلک گنت	کہوہ عدم راحہ دہر لیور رفت
تاریخ وفات مرزا اکبر علی سکینہ کہ رقم چھو انتقال کیا	۱۲۸۶

سوز غمی سخی خیابان تلخ

۵۵

ار سکوت موت سارخی کیا	میز راجہ دوست تھاسب کا کو
حال کیا یو چھو ہو مجھے دوستو	آخر اکبر ہو گیا رنگا کہو
ایضاً	۱۲۹۹
بچ و غم عالم کو اور سکا تو بہت	ایکسان تھا دوست غمنا و دلی
سہ ہی تارنج او سکی سیر کیم	مہر خنت سہرا اکبر علی
تارنج غرقید کی آبی دریاہ	۱۲۸۵
کرنا وہ چاد میں شہ بند کی	کہ کرنا تھا ہراک اور سکوت
کہا ہفت نے جو یا فکر کیا ہے	کہو سال اسکا تم رنج خیالت
یہ تارنجین ہمارا جگہ کھانڈ کرادو والی ملک بڑوہ کی ہن کہ نہاوت میں	ورما دل تھا اور بعد حاتم کی اسی شخص فرما صہ یا یا ظاہر میں ہندو باطن میں
اگر ایمان حالانکہ بعد انتقال آتش اور پیر گلزار خلیل جو گسی اہل اسلام کو دلیل	ہو گئی اوس واجب القیوم ملک نعیم کا حال اظہر من الشمس ہے قتل بیان نہیں
مردان صاحب کرم امروز	حیف از دہر جان دہر برنت
بجہ تارنج گفت ام جو یا	اکھاڈ سے راواڑ میان دہر برنت
ایضاً	۱۲۹۶
بر چسپنخ ز دہر برنت افسوس	اکن راجہ کہ بود شکل مرتخ
چون بود سخی سہر دین تارنج	حاتم گزشت گفت تارنج
ایضاً	۱۲۸۶
ہوا انتقال اوس غمی کا جو جو یا	کہوں کیا کہ جو غم سے اٹال ہے



صد آتی گردون سے اسے ہر گز	سخت شجاعت کئی سال ہے
۱۸۷۱	۱۸۷۱
پس مرگ ہشت برو سرود شد	نباچار زیر زمین او نہفت
سرودش از فلک باہزاران الم	خیل خدا بود تاریخ گفت
تاریخ وفات راجہ کستری علاقہ ریست ۱۸۷۱	
راجہ کستری چو ناگمان	خانان حیات پاک نہفت
شگون گشتہ آہ بیلار	راجہ کستری فنا شد گفت
تاریخ وفات نواب محمد یوسف علیخان بہادر والی ملک رام پور	
سے نسیم نفس ناظم شعر	تختہ تختہ بہ چین کالی علم
جستہ تاریخ کھواسے جویا	ہو گیا ملک سخن کالی علم
تاریخ وفات راجہ بدن پال الی گردی ۱۸۷۱	
بدن پال گرد انتقالی رجا	زمین اندر ایل دول شد گو
بے سال ہفت بجو بگفت	چرخ نش اوج گل شد گو
۱۸۷۰	۱۸۷۰
چون بدن پال مرد از ہیضہ	تیرہ تر شد جہان ہشیم جہان
جستہ تاریخ گفت ہفت عیب	راجہ از ہیضہ مردہ سال پان
تاریخ وفات حمار راجہ بیکانیر ۱۸۷۱	
حیف راجہ برد اسے جویا	از غم ملک و مال پاک شدہ
نے سرافنوس گشت بیکانیر	حاکم بیکانیر خاک شدہ

	تاریخ نواب لعل بخش صاحب بہادر	
ہر کسی کے خیال فرست ہے اوسکی تاریخ سیات خصیت		آہ اوس قدر دان عالم کا مجھے کیا پوچھتے ہو تم جو یا
یہ تاریخ مفتی قطب الدین کی ہے کہ مفتی خان طائف سول کی رستے پر اور ہزار ہا روپیہ ملائف مذکور کو دیا مگر یہ کسی ہوتی ہیں باوجود عہدیت		رقت سے علی حضرت سے زہر کھایا
ہر کسی کے راز غم و خوشی مال مرد از غیبت گویا تاریخ سال		حیف قطب الدین ازین عالم است گفت ہفت سب جو یا نہیں
	تاریخ وفات میر فیض علی بیہ پڑا	
اسے خاص کمان ہوتا ہے اور گویا فیض جہاں ہے		گویا فیض علی بیہ طرین یہی تاریخ کو تم جو یا
تاریخ وفات قاضی محتاج علی توفیق بعد مجتہد افتسم شعشع بنی بلا آئی آج اسے قاضی کہتے تھے آئی آج		مر گیا آہ ہمارا دادا بہتر تاریخ کیا یوں سب
	تاریخ وفات مولوی فدا الفقار علی	
کچھ نہ آو نکا ہو اسباب کتا سال تاریخ ہے بدین		کے جنت کو مولوی صاحب ہو اقران سے مجھے یہاں
	تاریخ ضاراجہ جودہ پور	
ہو گیا برباد سب گرو پاک		جودہ پور ویران ہو انہوں آج

یون کا بیل سے اینٹ لیا یہ میر	مر گئے اب بخت مستحکم جو یا کو
تاریخ الہی بخش سوداگر	
جینے سو داکر اسے مست	بر فلک رفت عورت سیرج
گفت یافتہ زمیہ جو بابل	آہ بر بست رخت گونا رنج
تاریخ بطور سے بیان	
دیکھ کر مانہ مار سے کا مل لی حق	چون انتقال کرو سوی خراج ارزانی
ہفتہ ز قیب کرو ندا آؤ شد زبون	از ملک مندر رفت ولایت گونا
تاریخ عشق حاجی محمد خان صاحب اللہام جو وہ نور	
لکیم اسے ہوتے کہاں بین ہا ملین	جو تھا ایک بیان وہ سفر کر گیا
کہا مجھ سے تاریخ یافتہ جو یا	صدہ امنوں آدم سخی مر گیا
تاریخ خواجہ احمد شہر دولہ	
اس کا اب سردار دولہ مر گئے	جو کہ سے اولہ دین وں شاہ کل
پوچھتے ہو یہ کیا حضرت جمال	خواجہ احمد مالک جنت بن جی
تاریخ قتل عثمان خان اللہام راہپور	
جنگ عثمان خان گونا در تباد	قتل چاقو سے کیا تھا مرد بر
یون کہا "اقتل" تھے پھر سال قتل	قاتل و مقتول کے لکھ دے مدد
قاتل و مقتول کے نام کے عذری کہ کا ست نصیری تاریخ نو اور مصر قہ عدہ پھر تاریخ	
تاریخ وفات شیخ عظیم الدین صاحب فیض آبادی	
سینہ کیا پھنسا مر گیا چو یا	اکیا کون تنگو کا لال ہوا

و اسے رنج عظیم سال کہا	۱۲۰۱	ہے جو رنج عظیم اس غم سے
تاریخ وفات عظیم شہر علی سکھہ امرتسر		
لہان کا خطاب حبیبہ مازقا		وہ مر گیا اب طیب افسوس
افسوس مرا طیب مازقا		بیاختہ سال میر لکھدے
تاریخ وفات حکیم حسن بھٹان و ملوی		
طیب نامی بی کو مال		برو افسوس خان حسن
سیج رفت برگردون کو مال		برای سال بافت گفت جوا
تاریخ وفات مہاراجہ برودو		
صاحب ملک شد تباہ و تباہ		رفت از دہر کاندھے راو سخی
رفت راجہ ملک شا افسوس		جسہ تاریخ گفت علم غیب
۱۲۰۲	الغیا	
انتقال اوسنے کیا عالم خوب		مر گئے اہل طلب بہ موت آہ
کیا سخی یہ اوٹھ گیا دنیا سے اب		یون کہا ماتم نے بہت بھڑال
۱۲۰۳	ایضا	
دہر سے باب سخاوت اوٹھ گیا		کیا کہون راجہ کا عہد تھا ہوا
مر گیا تو آج ماتم و مت کا		یون پکارا لاکھ دہر سے سرور
۱۲۰۴	ایضا	
الم سے آدمی روٹھے سب بچھوٹے		جہان سے کوچ کیا کھاتا راوڑ
تیرا بد راج برودو کا ہو گیا کھدے		کسی سدوش فی جویا وفات کی تاریخ

تاریخ سیر بر علی اسیر مرثیہ گو		
ایس مرثیہ کو چون ازین روز فارغ شدہ داخل بصرہ و تین پین بار اندا	جو سیم سال بعد جو یازدہ سال بن گیا	۱۲۹۱
دیگر		
جو شد از جانان اسیر خلیل	بصرہ و س نزدیک شیر گو	۱۲۹۱
پے سال اتف از افلاک گفت	بصرہ و س داخل شد ای سرگو	
ایضا		
کیا کہون جو ایس کا غم ہے	اس سے خالی نہیں ہو کوئی	۱۲۹۱
آئی بلبل کے صفحہ سے یہ آواز	ہو گئی خم تر سرہ کوئی	
ایضا		
گیا جان سے مداح شاہ کریم ملا	ربانہ مرثیہ گوئی کا لطف اب کچھ دلا	۱۲۹۱
کہ سرور ش نے جو بار سال اچھا	سیر علی کا سایا بان خلد کے گھر دے	
تاریخ انتقال پر ملال ہمارا چھ شیخو ان شکوہ الی الود		۱۲۹۱
ہوا اجاسے فرزن غم محکو جو یا	ہمارا راجہ ہوے جب بہا نسواری	
پے تاریخ غم کا تف	کہوشہ و دان سنگہ کیٹ باشی	۱۲۹۱
تاریخ انتقال ہمارا نامے اودوی لور		
درین عالم مانند شاہ دور ویش	بہ پیشین ہر کے این کا حصہ	
پے تاریخ جو اگفت با تف	ہمارا ناشدہ فوشہ آد حصہ	
تاریخ انتقال صاحبزادہ شاہ نواز خان خلفہ الہدی خصوصیتیں انجو رضا اور		

فیاچتران حسنورامیر کیر میر علی مراد خان صاحب بہادر والی خیرپور سنہ	
اکب عالم کو غم ہوا اسکا سال تاریخ صاف صاف آئیر	جب ارم کو سد پاروہ بہانے مر گئے شاہ نواز خان کھد
تاریخ رستم خان کلاوت	۱۶۹۱
خیال آتے ہیں کانگڑا کا بکڑا پتے تاریخ نوں آواز آئی	کہ رستم خان نے لی اوس میں کی تراہ مسخ ہن فر دوس میں آہ
چل دیے درویش ستم نقاش سلطان	دیکر
باندہا ہے کرے ایسے کھیں	کھانے کو گئے ہن چنچ پر دیکر
ہاے تمہارے ہو گیا یہ لطف آہ	کہہ کہ رستم خان ہوا بجا جان آہ
۱۷۹۱   تاریخ ششی گیند امل سرشتہ دار رائل کونسل	۱۶۹۱
ناگمان ششی گیند امل ہو	بار عسیان سے تھوہ ہو بخت
بیلن نا لان کہین تھی نغزن	رو یا گیند ا با تھہ مل کے بخت
تاریخ استقلال حمید خان ساکن گوہر	۱۷۹۱
تھادہ دست مراد حمید خان آہ	وہ بہانے گیا سوسہ جان آہ
کہہ میرا ہے سال تاریخ	سے دلیں غم و حد خان آہ
تاریخ وفات سہاۃ کریں کہ شعلہ عشق سے شکر گئی گھر کو اگل شکار اچھل گئی	

کریمین جلی آہ آتش نکا کر	نہ نجا اوسے وقت کی سب کو
پے سال تاریخ ہاتھ پکارا	جلی آتش عشق سے اب کو
۱۲۸۷	
تاریخ کتاب مولفہ خباب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کہ راقم کے	
بڑے کر مفر ماہین اللہ سلامت سے	
خوش کتابے رقم زدہ تسلیم	در جہان انظیر تاریخ
بہر سالش پرے اگر چاہا	رستم دلپذیر تاریخ
۱۲۸۷	
تاریخ کتاب ثانی	
کیا کہوں کیا لکھی مہنوں نے کتاب	وہ جو تسلیم میرے قبلہ ہیں
ہمیں بلاغت کے آسان کر مھر	کیون نہ مھر بیخ و سکون ہیں
۱۲۸۷	
تاریخ اخبار میوگڑٹ دہلی	
چھ میو اخبار دہلی عجب	ہوا دیکھ کر اوسکو دل خوش
پے سال تاریخ ہاتھ نے میر	رہے تازہ اخبار دہلی کہا
۱۲۸۸	
تاریخ قیامت نامہ منظرہ راقم	
رسالہ حشر کا کیا خوب لکھا	خبر خوف اہل سے عام کو دے
بقا کا لطف آیا اسی سے جویا	بدان موت ہے تاریخ کی
۱۲۸۸	
تاریخ واسوخت مولفہ راقم	
طرز واسوخت اور شکایت جہنم	سوز و غم جس سے اک ہویدا ہے
۱۰۰ جویا تمہارا کیا کھنسا	خوب اشتیاق جہنم لکھا ہے
۱۲۸۵	

تاریخ رسالہ گلزار فیض کہ حملہ لارشا و حسنہ مستمر ہو صاحب بہادر نواب افشٹ گور زبہا در خلاق بنین مظلوم کیا تھا اور صاحب مہدوح نے پسند فرما کر خوشنودی قرآن کا پردانہ مرحمت فرمایا	
اندرین نظم و لہیز لطیف فکر سال اسکا کس نے جو یا	سید جو یا بیان بہترین گفت بے خزان در جہاد گفت
الضیاء	الضیاء
جو پڑے اسکو راہ راست ہے فکر سال اسکا کس نے جو یا	امتحان کر اگر نہ اسے یقین کہ نہ سے صاف خضر راہ بن
الضیاء	الضیاء
خلق میں یہ کتاب لکھی ہے سال تاریخ اسکا اسے جو یا	شام غربت کی یہ شفق ہے کہ سوج دریا سے فیض چست ہے کہ
تاریخ کتاب بکشن دانش مولفہ مولوی سلطان محمد خان	
لکھی کتاب مولوی صاحب آہ خوب جو پڑھتے ہے فکر بچے کہ ہی کو	جبکی نظیر ہے نہ جائیں سال ہے یکلشن فضا ہے یہ ہی اسکا سال
یہ تاریخ رسالہ مفید عام کی ہے کہ ریاضی میں راقم نے لکھا کیا اور کج ہو	
کار سالہ لکھا ریاضی میں منکر اتنا کہ تو اسے جو یا	قاعدہ ایمین مین عجیب عجیب اسکی تاریخ ہے حساب تجو
تاریخ رسالہ ہذا	۱۲۸۳
کھسایہ رسالہ تھے اچھا	سب دوست ہیں اسکو دیکھو شعل



یہ یقین جو غیب سے ہے جو یا	الہام غیب اس کے ہوا
تاریخ یقین دیوان حضرت قطب بانی محبوب سیاحی سیرت پیر سرخ خلیفہ	جیلانی قدس اللہ سرہ اسامی کی ہے کہ راقم نے کیا ہے
امروز تمام گشت یقین	تاریخ مکرر سے تمام
جو یا یہ سال گشت یقین	احال شدہ بچہ انجاء
تاریخ جلد پنجم و خیرہ خوارم شاہی	
مکون شاعرانہ اگر مادی	تعلی کہیں یا کہیں سکولان
یہ باب صامت تاریخ گستاخ	یہ ہی خطبہ خیرہ خوارم شاہی
تاریخ کتاب مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب سلیم	
ایک ہی کفایت ہے ایک حضرت	خوب ہی آپ کے گھر میں
اس کے تاریخ دین کو تو گمان	ہے کتاب دین ایچ
تاریخ مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب سلیم	
مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب سلیم	لفظ مادوں سے ہمارے معنی اور فوٹا
مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب سلیم	مادہ سے شکار راز اور حکم
تاریخ کتاب حکمت بخش	۱۲۸۲
مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب سلیم	کے کیون نہ تعریف میں اس کی
عجب پر سالہ سہ طبع میں	ہے باب شفا بخش تاریخ اس کی
کراچی کے دفتر سے دیکھ کر	۱۲۸۸
مؤلفہ جناب مولوی سلیم الدین صاحب سلیم	

کیا ہی تفسیر نامہ لکھا ہے	بجدا لا جواب ہے جویا	۱۳۹۱
تاریخ یون کمال	سال تفسیر خواب ہے جویا	۱۳۹۱
بھی کچھ فیض طوف ہوتا ہے	خوش نوشتہ از اسلم خوش	۱۳۸۸
فکر ہے کہ دم کہ گویم سال ماو	صحت کے فلور مارہ سنسن	۱۳۸۸
خوب لکھا ہے سال ماو	پہ چیتی مجھے سہم فطرت تاریخ	۱۳۸۸
میرمن نم سے کہوں کیا سفلو	سہم غیب نشہ صحت تاریخ	۱۳۸۸
عجب لکھتے ہو اگر طلب ہے	کتاب خوش نوشتہ خوش قو	۱۳۸۸
سہم تاریخ بات گفت جویا	شیم گلشن صحت گویا سال	۱۳۸۸
تاریخ دیوان جناب نواب احمد علی نصا	خوش گو خوش سخن نواب میر خان مہوم والی ملک گویا	۱۳۸۸
کیا چیا دیوان جسکا مثل عالم میں	و کیا میران ہو جسکو جہان میں عام	۱۳۸۸
بھر فکر سال بات تو خدا جویا	دلی گلزار سنسنی ہے گلزارنی کا کلام	۱۳۸۸
چیا دیوان رنگین کس آقا	ہر اک عالم میں ہے اس بار کشتی	۱۳۸۸
کہا بات ہے جویا بے سرت	سہم گلشن نامہ عشاق آفاق	۱۳۸۸

سرمدی کے برہان تاریخ

چھپا آج دیوان نواب رونق	ہوسے دہرین ٹکھڑ خوش حور
پچاس سال ہفت زوہیا کاپون	کلام عجمیہ ہوا منتخب اب
الضیاء	۱۲۸۸
طبع شد دیوان رنگ مدد بہار	ہر ورق از سمن رنگین چین
گفت ہفت ہر سال طبع او	رونق از دیوان مدد بہار
الضیاء	۱۲۸۸
چھپا طبع دیوان رونق کہ میر	شدی ہر تاریخ ان سال جو
پچاس سال ہفت زوہیا کاپون	کہ مطبوع مخلوق شد طبع گو
تاریخ گلزار ام کہ حال	شہر جی پورا و چین مسند جی ہے
لکھا تاریخ مین سے رسالہ	تھا کرتا ہے خود مین حبیبی
گھوٹن تاریخ کیا مین اوسکی جو یا	عجب تاریخ ہے تاریخ اوسکی
تاریخ نما تعمیر مکانات	۱۲۸۶
جب مدارج نے بنایا باغ	کئی پاروں سے پہلے تاریخ
تم بھی جو یا کو خوش کویں ہو	کھٹن مین اوسکی ہے تاریخ
الضیاء	۱۲۹۰
بنایا مدارج نے خوب باغ	کہ عالم مین ہے آج جنت نظیر
کہا مجھے رفیعان نے افلاک سے	ہے باغ مدارج سال اوسکا میر
تاریخ راقم کو مکان کی ہو کہ جی	خود یاد اور دروازہ اوسکا خوش
دروازہ جنت مکان کا ہوا یا دوستو	دروازہ بہشت کی دنیا میں ہے نظیر

باب غریب خانہ سیّد تاریخ اوسکی	ہاتف سیّد یون کمال گرجا صاف
تاریخ تعمیر مکان منشی اہل علی صاحب سرشتہ و از محکمہ اہل حب	
فرمایش منشی صاحب موصوف ہر چہار مصرعہ تاریخی اور نام کہیں	
بھی اوسین داخل اور نام مکان بھی تسکلی	
کر تعمیر مبارک محل	رشتک خیابان چین باب
سال چہین گفت نشر ابد	بیت ان بیت مکان باب
۱۱۸۶	۱۱۸۵
تاریخ جامع مسجد ٹونک	
خیل عہد بنا کر مسجد اسے جو یا	کہ در شرف بجان شد نظیر حسن جیم
بر اسے سال تنازم چہر کہ شہر	بناسے خانہ کعبہ زور ابراہیم
یہ تاریخ اوسکی ہے کہ شیخ صاحب مجرہ شکل برج بنوایا اور اوسین حضرت	
رخت ادا بار رکھا	
یون بنا کر برج بیٹھ میں جاب	جس طرح کاغذ کا کچھوہ میں
شیخ جی بیٹھ میں بھر کھ	جیم کے نقطہ کی صورت میں
تاریخ مسجد اصالت خان بازدار ۱۲۷۸	
اصالت خان والا چون بنا کر	ہمایون مسجد باز ورنی در جاہ
سے تاریخ او جو باز ہالت	شہید ستم کہ نہ اکعبہ اللہ
۱۲۸۹	۱۲۸۹
اصالت خان بنا فرمود مسجد	کہ آن جائے معظم جائے حق است
سے تاریخ جو یگفت ہاتف	عبادت خانہ والا سے حق است
	۱۲۸۹

تاریخ حوض	
سیر این حوض است یار ایمن گفت سالش حتمہ والاس نفین	سبیل کوثر رشیم حسد نکرے کر دم سر دشن از چرخ غیب
۱۲۸۶	تاریخ مسجد سیرجی
سجدہ گاہ عام یہ مقبول ہو کشمہ اہل نظر جو با کھو	خوب مسجد سیرجی تیار کی یوں کہا با لطف و کھسائی تم
۱۲۸۳	دیگر
ماز اسین پشین کو در زینار ہو است المقدس آج تیار	بنائی خوب مسجد اہل دین کہو تاریخ اسکی یہی جو یا
اس تاریخ مسجد در گاہ حق اکا حضرت غلام محمد شہ صاحب مہم	
مراد خاطر دیوانہ حق زبے زب عبادت خاد حق	چہ خوش تیار شد مسجد بد کہ یہ تاریخ جو یا گفت با لطف
۱۲۸۲	تاریخ کٹرہ سکندر شاہ
ہوا ہر شخص اسکو دیکھ خوش سکندر شاہ کا کٹرہ یہ جمال	نبا ہے خوب کٹرہ شہرین یہ کہا با لطف نے جو یا صاف کہہ
تاریخ مکان محمد افضل حلف قاضی قضا علیہ السلام	
از صد مہم اسل شہ تاریخ کا نشانہ افضل ست تاریخ	چون کو نامکان افضل جیا پیاں گفت با لطف
۱۲۸۱	لطر محمد خان کو مکان کی تاریخ



شہ چوہل از شہ جان بیگم بنا	محکم و مرموص از یاد تویم
محبہ نام بخشن جو طعم را زرد	سال گفتیم شد صراط آیم
ایضا	۱۲۸۵
ہست عالم بروے آب حنین	برسہ آب چل نمود بنا
بے سراسر آن کشتن گفتیم	عالم آباد گشت بر دریا
ایضا	۱۲۸۵
صاحب فنیں او کے دست نگر	میں بیگم کا آج ایچ ہے
پل کی تار بچ ہے یہی جو یا	فنیں جاری یہ ایچ موج ہے
ایضا	۱۲۸۵
ہمین بل ست کہ باشد گذر کا جلق	ہمیشہ بر سر این راہ از تمام
برائے سال تمام آسان جو یا	بگو سبیل گذر گاہ خاص عالم
ایضا	۱۲۸۸
بیگم کے حکم خاص کیا جب ہوا	وہ پل کہ ہست مقام خوش را جلق
جو یا سنہ فی ابد یہ سال رکنا کھلا	پل ہے جہان آباد گذر گاہ خاص عالم
تاج چاہ	۱۲۸۸
کون تھا ایک مدت سوزین روز	سوار و سکویر صاحب بنمایا
کہا سب نے نکالا آب جہدم	حسنا کہ اللہ نے الدارین خیرا
تاج کشتی دو رکش کی ہے کہ حضور مہاراج صاحب بہادر ملک مہاراج	۱۲۸۹
کشتی دو رکش امرو ز باب	محبہ تفریح زمانہ کرید

سوریشی سے خیابان تاریخ

گفت ہاقت کہ سن ارجو	تحت بر آب روانہ کر دے	۱۸۹۲
تاریخ مسجد سلیم صاحبہ	۱۸۹۲	
کیا ہی یہ مسجد نبی و سر علی بی نہیں	یا حرم مکہ میں لکھا یا یہ لکھا نہیں	
یون کہا ہاقت کہ یہ مسجد نبی و سر علی بی نہیں	دوسرے کعبہ ہوا تعمیر نہایت	
تاریخ مکان سری حضور پروردگار اقبالہ	۱۸۹۱	
شب چہ نمبر فقیر لالہ	کہ نیاہ ہمیشہ نبض بود	
گفت ہاقت بر اسے تاخیر	یا دگاہ ہمیشہ نبض بود	
یہ تاریخ اپنی مکان ملی ہے کہ رقم سے خرید کیا	۱۸۸۷	
مکان میں سے لادہ کہ حسین آج	شب برات ہست ہر شب تو فرزند	
جو پوچھے کوئی تو کھدی بھی مرل	غریب خانہ ہے اسے اس کا سال	
تاریخ مسجد ٹونک	۱۸۸۷	
ہوئی جبکہ تار مسجد بیان	جب شور جو یا ہوا ٹونک میں	
زبان پر تھا سبکے ہی بھڑال	چہ بیت المقدس بنا ٹونک میں	
بیان صنائع بدائع	۱۸۹۱	
یہ تاریخین شالین کے معانی کے واسطے اتمام دار کھی گئیں کہ صنائع	اونکو اور انداز و نگاہ میں نشین خاطر جواب صنائع بدائع کا بیان کیا	
ہر جہا کہ صنعتوں میں متاخرین کی تاریخین گمراہی جاتی ہیں اور فی زمانہ	جن حضرات کی کسی صنعت میں کوئی تاریخ اتفاق سے کسی تو کمال اظہار	
ہوتا ہے اور شہار خود نامی دیا جاتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ امر غیر ممکن کا مگر ہونا		



آدمی کو جاہ سے باہر کر دینے والا ہے چنانچہ منست زبینات کی تاریخ کا سرخ  
 صاحب لکھنوی نے اور اخبار میں اشتہار کیا ہے کسی گزین غلط شعری تو ان کے کلم  
 بشاگردی اور پائی اس سرور کے اندر وہ تاریخ منست کی حق اور غلط صحت سے کچھ  
 تعلق نہ رکھتے تھے اس قسم کے الفاظ تھے سرور و سرور و جاہم عادل کا کل کلام ان  
 تاریخ و منست کے لیے ہی تھی۔ ان کی تاریخ نے کام کیا تھا اگر اشتہار سے کیا حصول تھا  
 انسا کو نہ سطرچ نو پڑا ہے۔ خالصاً منکم کے بعض پر بھی نظر چاہیے آخر میں ان  
 انست اور کے جواب کے شاید دیکھ کر حیرت آجاست اور شک است کہ خود پر دیکھ  
 عطار گوید غرض یہ ہے کہ تاریخ میں منع کا ہونا استیجاب ہوا اور اسکی تلاش میں  
 زیادہ سرگرم بھی ہونا چاہیے۔ ورنہ اگر کوئی بھی نہ مل سکتا ہو جاوگا یا ان دولت کو  
 برادر خلی ہے غیر ممکن بھی نہیں ہے ان اوقات زیادہ صرف ہوتی ہے اب ہر صفت کا  
 جداگانہ بیان کیا جاتا ہے کہ انستین تو معروف ہیں اور بھت سی ایجا و طبیعت ہیں  
 اور ہر صفت کو اس کے رنگ کی موافق نظر کرنا چاہیے اور اس پر بحث بھی کرنا چاہیے  
 عیش و شہادت کہ اسان شود اس مندرجہ بالا میں بارہ گنجائش نہ دیکھ لیا کہ دور  
 تاریخ قتیقہ لکھدی ہیں کہ یہاں مقرر ہو جاتا اور ہر مفید عام نہیں خاص کے واسطے  
 اور یہ خاص عام کے لئے

منست مہنری و مہنری

مہنری بھی ظاہر اور مہنری بھی باطن اور اصطلح تاریخ میں الفاظ مستحق کے عدد  
 موافق اور کے ہر کے کو کئے ہیں خواہ الفاظ مستحق عیسوی ہوں اور عدد اور کے  
 مطابق مہنری کے ہوں خواہ ہر جہات اور کے یا دور نہ مطابق ہوں اور ہر صفت کا

امروز کیب استخراج یہ ہے کہ سنیہ طلبہ کو خواہ ناری خواہ زبان اردو میں لکھ کر دے	
یہ کہ اگر بڑا جادوین تو ہوا اور دین کی دہشت کی جگہ اسیکے لئے ہوئے دنیا	
و انزل کرین جس طرح تاریخ ہذا میں کہ خواب امرا و حکیم صاحبہ موجود کی انتقال کی لکھی	
زمانہ گنگا کی زلفاں گشتہ نسواں	ملارند در غم و لام او فکر منشا جوا
برای سال پانچیش سر و پستی لکھی	ایک دہری ہزار و دوصد و پانچ
و یک ہزار و دوصد و پانچ سال گشتہ نسواں گشتہ نسواں	
۶۹ سالہ پانچویں سے کہ ۸۶ سالہ کے مطابق ہیں	
رسالہ ہذا کی ترتیب کی تاریخ	
لکھا تاریخ کا اچھا رسالہ	ہوئے سب دیکھ کو دل سے خوش
سب تاریخ صوفی کہ ہر ایک	اٹھارہ سے بہتر شکا ہے سال
۱۲۸۹	
تاریخ تولد فرزند سرخیش	
شد چو فرزند اسیر کہ	زین سرت جلمہ یاران شاد و خوش
صوفیہ و سنیہ گو تاریخ ان	یک ہزار و دوصد و پانچ
۱۲۸۹	
غنت مجلس	
تجنیس ایک جس ہو کو کتے ہیں کہ شاہ ہود و سرور سے خواہ ما اعتبار الفانہ	
خواہ ما اعتبار اعداد اور اس صنعت میں حضرت گرم فر تاریخ اچھی لکھی اور دہلی کے کتب خانہ	
تاریخ کریم اللہ کی	
چلا گھسے بیچارہ ناکر کو	ہو ارادہ میں ایک عین دوچار
دین سنگا کو کوئی نہیں	اٹھارہ سے تہہ دیا سر میں بار
۱۲۸۹	

اس دہ مین یہ صنعت ہے کہ سنہ اٹھارہ سے بہتر بھی پڑھتے جاتے ہیں اور اگر وہ  
اعداد سنہ ہجری نکلتے ہیں اور اصل مین یہ مطلب ہے کہ راہ سے پتہ اور ٹھکانا مارا خوش ہو کر  
کھتے ہیں دیگر

ایک دوست نے دیکھا ہے تباہ کھان تین عہد بھیجی ہو سکی پسند کی تاریخ

معاینہ کنون تاریخ اور سکی	کہ سمجھو دیر مین تم اور سکی معنی
وگر تاریخ کی کہیے تو سننے	سنہ تازہ پتہ تباہ کھانے لینے

اگر ادہ مین نقطہ نمون تو سنہ بارہ بیای بھی پڑھ سکتے ہیں اور عدد بھی مطابق ہیں

### تاریخ جدید راقم

پیدا ہوا تھا مین کہ دادا	دنیا سے گئے ارم کو امیر
اب محکو ہوا خیال تاریخ	کی اس مین بہت سی مین تھیر
پوچھا جو بزرگوں کہ کس سال	وہ یہاں سے ہوسے بقا کو رہیر
تب تجھ پہ کھلا شکستہ تین سال	ایک غم بھی ہوا الم ملا میر

یہ نجف ناقص الم ملا کو اگر جلدی مین لکھیں تو سنہ بارہ سو اٹھ تالیس پڑھتے جاتے ہیں  
اور تمام مصرعہ کہ عدد بھی مطابق ہیں لیکن اس کو خیالی ملا دیتے ہیں

یہ تاریخ جنگ لشکر نواب ٹونک اور قلعہ لاوہ کی ہے

چڑھا جو لشکر نواب ٹونک لاوہ پر	ہر اک سپاہی یہ جو بن تھا اور کھنجر
کئی سروش نے نجف اس مین تاریخ	سیر تیر اور جمیع گزہ نیزہ تھا نیا

سیرت کی صورت بلچ کی سی اور تیر کی شکل دو کی سی اور گزہ کی طرح تو کی طرح اور نیزہ  
کی نسبت ایک کی نسبت الف کی سی اس کے مجموعہ سے سنہ مطلوبہ حاصل ہوسے اور

یہ تاریخ

مصرعہ کے عدد بھی مطابق اس تاریخ کے یہ نئی ترکیب کی تاریخ ہے	
یہ تاریخ اصالت خان بازدار کی مسجد کی ہے	
چو خان اصالت بنا کر مسجد	کہ در ملک ہندست دار السلام
نیکو باعدہ تاریخ گفت	اذان جحدہ باور کو مع و قیام
کافون پر ہاتھ رکھنے سے انسان کی شکل عدد نو کے مشابہ ہوتی ہے اور جحدہ	
مین اللہ کی صورت اور ہر کو مع مین و کو مانند اور قیام مین ایک کی طرح اور اس	
ترتیب سے حاصل ہوتی ہیں اور عدد مصرعہ کے بھی مطابق ہیں	
صنعت مرصع	
یہ وہ صنعت ہے کہ اس میں ایک حرف منقوطہ اور دو سراسر ملے جو	
تاریخ سالگرہ فوجدار صاحب	
نواب کی عمر کیا بتاؤں	اکتیس سنیس چالیس سن
جو یا سنے کہا کہ سیر نواب	تو خوب رئیس چالیس سن
۱۲۸۲	
مہاراجہ الوری فرزند کی تاریخ	
نیکو فرزند وہ دیا حق نے	جبکہ چہرہ سو ہے عیان ہو
اسے مہاراجہ مجھے کر چو	سال اسکا بلند تر قسمت
۱۲۸۶	
صنعت منقوطہ	
یہ وہ صنعت ہے کہ جملہ حرف مادہ کے منقوطہ ہوں اور اس قسم کی تاریخ نمایاں ہے	
یہ تاریخ عطا بخشیر کی ہے کہ نواب محمد زین العابدین خان بہادر فوجدار کو	
در بار مہاراج ادہراج سری حضور پرنس سے عنایت ہوئی تھی	

تاج من شیرین نقش بکام	ده اب نواب گوراجہ بنے گئی
پنا تاریخ مین سے یون کما میر	کہ منقوط مین سب تاریخ نقش
تاریخ انتقال الہی بخش خان میت	کہ وقت شب باری سکھ متورست ہوا
چون مرد الہی بخش خان حیف	از تاریخ بخش شدہ زبون حال
جو پیا تو میرس از فلک ہم	شب خفت شفق گیس سال
تاریخ شادی حکیم حسین علی	۱۸۶۲ء
کرد شادی ان حب دل نواز	خویش و بیگانہ تہذہ ان عہد ہوا
چون نہ وقت سال او در راستہ	ز شب خفت شفق کہ نقش
تاریخ ہمارا جہ جو وہ یور	۱۸۶۲ء
جب مگرے سخت سنگھ تو جو یا	ادر لال ہی سنگھ ہمارا جہ
منقوط مین سے سال کما	کہ وقت نشین بنے مین تاج
صفت مصلحت الہی غیر منقوط	۱۸۶۲ء
یہ وہ صفت ہے کہ ایمان نہ رکھتا اور ہر لفظ یون یعنی مصلحت بطریق تاریخ نہ لکھتا کہ تو کہ فرزند ارجمند ہمارا جہ بھرت یور کی جہت	
چونکہ فرزند در شکوہ راجہ	درخشندہ مثال محسوس اور
کہ وہ مصلحت تاریخ جو یا	کہ گرد مالک و پیر دار و سر
تاریخ شہادت شہی حاجی محمد خاں صاحب مدارالہمام ریاست جو وہ پو	کہ سخی اور فقیر دوست
آن سخی یا غلام بہار حمزہ شہد	در جان شد شہر حیرت حیف

سرور یعنی سخی خلیان تاریخ

دل شکستہ گفت ہاں بھر مار بخش ز سیر	عالم و سرور ساک عالم کلام مر
صفت رعنا	۱۲۸۶
رعنا گل و درنگ کو کہتے ہیں اور بیان رعنا سے مراد منقوط اور غیر منقوط ہیں کہ کہ اس صفت میں مجملہ اور مملہ دونوں سے تاریخ تخلیق ہیں یعنی منقوط سے علمد اور غیر منقوط سے الگ اور یہ ترکیب عجیب ہے	
مثال	
یہ تاریخ بنیادی مسجد در کاہ حق اکا حضرت غلام محمد شامی صاحب مرحوم معقولی کہ حسب فرمایش میر جویں علی صاحب کپتان کہ کھی غنی اور اس میں یہ شرط تھی کہ دادہ میں بسبب اللہ کا نام آجائے اور کہہ کا بھی نہ کو رہو اور دو تاریخ تخلیق ہوں اور قطعہ میں نام مانی اور تھر کہ نیا کا روح کیا جاو	
بناسے مسجد از جویں علی فیض خان	شہ از حکم خات فیض علی خان شاہ
گفتہ سال ہجری عیسوی مہدی فرجی ۱۲۵۲ھ از منقوط و ۱۲۵۱ھ از تہمیدہ منقوط سے ہجری کل مصرعہ ہے عیسوی اور اگر نو یعنی ۵۶ کا تہمیدہ اخل کرن تو مت پید ہوں اور سب شرط بھی ہیں تاریخ تذکرہ سوزان شاعر بلند شہیر حکما مخلص آپ مداح ہے	
گلشن باز سخن است این بانواع سخن	ہم کلام سہل ہم معقول نازک ہم ادب
از حرف مجملہ و مملہ تاریخ گفت اس تاریخ میں منقوط سے جدا تاریخ تخلیق ہے اور غیر منقوط یعنی مملہ سے الگ تاریخ نہتے ہے اور دونوں مطالب	

صنعت ہوش و غیر ہوش	تاریخ
یہ صنعت ہے کہ حرف شاملہ سے علاحدہ تاریخ نکلا اور غیر شاملہ کو تاریخ کا جوہر طبعی کہتا ہے	تاریخ
آن منہ تابان عدل داد و دیوانہ نواب شد گفت جو یا سال دور اندھالی نہ اتناں	گفت شادی رومان شاد شد شعیر اقبال دشمن با فرغ نینام
یہ تاریخ شادی لکھ دہا و ڈالی لاکھ پور کی ہے	
مثال شہر شہنشاہ ہر کل سب چو دید گوہر ادگفت ہر نارنجش	ریاض جلو نماز و برباغ ادا مثال نور چہ تابان عجب چراغ ادا
اس میں جو کچھ شامل ہے مثال کی مسم اور تا اور ان اور نور کا نون اور دا و غیر ہم جدا اور تا اور غیر شاملہ یعنی مثال کی لام اور نور کی را اور تابان کا نون اور چرخ کا نون غیر ہم سے جدا تاریخ نکلتی ہے	
صنعت مقلوب	تاریخ
یہ وہ صنعت کہلاتی ہے کہ اگر مادہ کو لٹ کر ٹرین تو وہ بھی تریہ یا پودہ پوری ہے	تاریخ
مثال	سے
یہ تاریخ غسل محبت حضور نور ہمارا جہ صفا ہا و ڈالی اار اور سوانی جیہ کی ہے	تاریخ
انکہ بدخواد او شود و دہم سر خود را ز تر خانی آن	ادب و ادب ہمیشہ سفینہ شت ادب و ادب در وقت
اس تاریخ میں جس لفظ کو مقلوب کہتے ہیں وہی پڑھا جاوے گا بطریق ادب کو لیا تو بد ادب	تاریخ

یہی ہذا اور دیکھا وید نظر ایاحت کا تھمت ہو گیا ہے ہذا اقباس اور سپہ تاریخ ہست		
دیگر		
یہ تاریخ ایک دوسرے کو مکانی ہے کہ باریت ست منہ دم ہو گیا تھا		
کس محل کو منہ دم توڑ گیا	کیون نہ تم سے ہو جا کا لکھ	
لاکھ سیر کے کھونین پھیرا	کانج ہو جا سے آج و نکال لشکر	
اس تاریخ میں کل ماہہ قلوب ہو تاسے فیض چاہے اس طرح تاریخ ہو چاہے دوسرے طرح		
دیگر		
یہ تاریخ فرزا اکبر علی بیگ کی انتقال کی ہے کہ خرم قلعہ رحلت کی		
چو اکبر علی بیگ رحلت نمود	کہ داغ الم برد از زخم قلعہ	
پے سال ہفت زچو یاکفت	بگو سیر از مرد از زخم قلعہ	
اس تاریخ میں یہ ترکیب ہے کہ قلعہ میرزا سے از زخم ہو تاسے کہ خرم کے انتقال سے انتقال		
اور عنایت ثانی یہ ہے کہ الفاظ موافق واقع کے داخل ہوا اور مصرعہ تاریخ ہے		
یہ تاریخ خرم ترقیہ کی سحر اب زمان ولور رحمت خان کی ہے		
جیکہ ڈو باجو میں ہفتہ چرخ تھا	ایا کہوں اس میں حادثہ کا غم ایسا کم	
صفت بہ قلوب میں ہاتھ بکا آج	صفت ماسی سار تو سحر اب مانی میں	
اس کے سکون کر کے یہ عبارت پڑھی جاتی ہے اتر گئے میں اب بارہ سو ترقیہ		
خواہ سید ہی طرح پڑھو تو تین ماہ ہو تاسے کہ ال یہ دلائل کرتا ہے اور تمام سحر تاریخ		
تاریخ منت خرمی ورو دل ہو لفظ راستم		
ورودلم قرون شد المہار ان نمودم	کروم دعا کہ یار بایں عظم جا بجا	



چون ختم مثنوی شد در ساعت یارین	گفتم برای ساشش شامش کشتن
اس نامہ کو جی حبطن سے چاہیں پین اور یہ تاریخ مثنوی	
یہ تاریخ زیارت درگاہ عرش یا نگاہ بادشاہ دو جهان دستگیر مراد گلان ہندو	
آل سنی اولاد علی خواجہ خواجگان خراولین و آخرین حضرت خواجہ اسماعیل الملت	
والدین جیتی حسن سبزی انوار اللہ مرقدہ کی ہے	
چون با ہمیر آدم از راہ شوق	شوق و دیار مزارش شد زار
خدا و مان چون از سر تربیت غلاف	بر کشد ند و نگاہ ہم اوستاد
از تاسے لعل حبسہ و نکستہ را	دیدم و گفتم کہ نورش کم مباد
کہ دم از دل دور شبہ و گفتش	تکست سے دیدیم لعل باب داد
سینے نمنا لعل کہ دروازہ داد کا ہے	دیکھا اور اس دہ میں ہر لفظ مقبول ہوتا ہے
صنعت تقسیم	
یہ وہ صنعت ہے کہ ہرگز حصہ و چند یا سہ چند کے جاوین جیسے اس تاریخ	
کہ یہ تاریخ دیوانی نمونہ لدین دیوان کی ہے	
دیوانی کو کام ملاحظہ حضور ہے	اس قرودہ سے بساط فلک مکتبی زمین
باقی سبب ہجرت سال یہ وارزی	سے دال گرد و چند سہ چند او سکوت متین
دال کے چار عدد لکھے او سکے دو چند اٹھ لکھے او سکے سہ چند بارہ لکھے	
اور عدد بھی مصرعہ کی برابر ہیں	
دیکھ	
یہ تاریخ جیون خان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دو فرزند تو ام او سکوت	

داد فرمود ان تو ام حق بجانب دهان	یا ای آن سپه پاشند من و برادر من
گفت بافت بهر تاریش ز جو یا پشیز	جمعیم حیوان خان گوی و کن و خندان
اول چیم که قیق عد که پیر او سک و دخیجک	کهنه پیر و کهنه دخیجک باره کهنه
هوسگه یہ تاریخ فضل ہے	
صفت او اعلیٰ	
یہ وہ چونت ہے کہ سر ہر لفظ سے تاریخ کے جسطرح اس تاریخ میں ہے	
والی لڑک	
انچ خوش گشتیم جو یا از خیر ای سہ	از سرت ہست شادی شاد و خوشحال
سال تا بخش سر ہر لفظ و ز کل ماہ	از وفور عشت و بہنوئی اقبال
امین سر ہر لفظ سے حق باس بھی کلمی سہنہ اور کل	۱۲۸۶
یہ تاریخ جناب حکیم محمد سلیم خان صاحب کرسالہ کی ہے	
حرف صرف اسکا کراب تھا کی ہے	بجہرکت سے سہنہ شیک یہ سالہ
یون کما ہاتف از جو یا حب بہر لٹا	منی حکمت میں لکھی دل سے یہ بلوٹہ
اس تاریخ میں سر ہر لفظ سے صفت کا نام کتاب ہے اور مصرعہ کے ہر ۱۲۸۸ میں	
سے حکمت میں دل سے لکھی کیے	مطبوعہ یہ تاریخ ایجاد نامہ جو یا
یہ تاریخ خواب محمد عثمان خان کی عہد و حال کی حکمہ اہل کی ہے	
فکر قلمی عجا کہ تاریخ کھون میں جپا	بولا ہائے وین آواز سے حال میں
اسکی تاریخ جو جو جیہ تو ہے سہنہ	ہمت و شہمت و بیہوشی اقبال میں
یہ تاریخ ایک دوست اندکی ہے	۱۲۸۵

چون یہ جی پور رسید آن مشفق	میر و م از دل جو یا غم گفت
از زبان خردش این سال رسید	ہاقت و حور ویری آدم گفت

صفت فاسدے	
یہ وہ صفت ہے کہ کسی سانچہ کی تاریخ بطور فال دیکھی جاوے اور کسی کتاب میں مطابق نکل آوے یا جس شخص کی تاریخ دیکھی جاوے اور اوسیکے کلام میں سے حاصل اوسکو فال کہتے ہیں جس طرح اس تاریخ میں کہ مرزا اسد اللہ خان غالب کا انتقال کیا	

حادثہ وہ ہوا ہے غالب کا	جس سے معلوم خاص عام ہوا
اسی غالب یہ سال ہاٹھ آیا	اسعد اللہ خان قاضی قاضی

اسی البتہ یہ تکلف ہے کہ پس غالب لفظ ایسے اوسکا تمبیہ کیا ہے  
تاریخ وفات محمد مظفر خان گرم کہ دیوان چافضہ کو نکالی تھی اور اس مصرعہ  
اخذ کر لیا تھا کہ سختی کراست گناہگار تہند

گرم کہ پٹا فلک کے قدر سے	کہہ زبان سے اپنے جویاں سے
ما فطرت شیراز کا ارشاد ہے	مستحق باید کراست فال موت

اس قطعہ میں مصرعہ اول بھی تاریخ ہے اور گرم کہ قلب گرفت مرگاہو تھا اور مرزا نے

دیکر	
ایک روز میں دیوان صاحب دیکھ رہا تھا ناگہاں دل میں خیال آیا کہ صاحب کی تاریخ لکھنے چاہیے صوبت دیوان میں عورت کیا تو اول مصرعہ ہی نکلا عدہ نکالے تو بے کم و کاست تاریخ تھی صاحب کے نزدیک اور حق آگاہ ہوئے میں کسی طرح کا تاثر نہیں ہوا اوسکا کلام شاید ہے سبحان اللہ واقعی جیل میں	

<p>این کرامت ز سرش فروست                  حاکم از بختش منشا پرت</p>		<p>هر چه کردیم خیالش گزید                  سال جو یا بکلاش منبک</p>
<p>و گویا                  یہ تاریخ اسپہ جی اور آری کی ہے کہ جب راقم یہاں آیا اور جو کچھ کہنا ہے                  دیکھا اور سیرت سرحد دادہ دادہ آج صاحب عدویہ قبلہ کم و کاست حق                  درین آبادی آبادی زشت شمس ہم                  بجز تاریخ کتبہ ز کلام حافظ                  نزد ہر خود و کلان کہ ہر روز ہم                  طوق زرین ہمد در گردن خرمی ہم</p>		<p>یہ تاریخ خاندان قضا                  کہ راقم نے انتقال افکی دیوان او کا بیکہ رہا تھا حسب وقت یہ شعر کہ لکھا ہے                  نظر ترا سیرت خیال آبا کہ یہ تاریخ ہے عدویہ تو کم و کاست تاریخ حق                  یہ کرامت اس کی ہے جو بکلاش گزید                  کہتہ ہیں اس لاغری ہم بک گزید</p>
<p>تاقیامت رحمت خلافی باری مبرک                  ہے شکن گندم کی بیگانی ہاری شکر</p>		<p>مصدقہ خیر تاریخ انتقال ہے اور سیرت عدویہ ملین لاغری ہم بھی تاریخ ہے لیکن                  تکلف کے ساتھ ہے اور وہ عفاف نہان</p>
<p>چنان نامہ چین نیم نخواہد آمد</p>		<p>تاریخ نیم نمکی زمانہ</p>
<p>۱۲۸۶</p>		<p>مجموعہ سیرت نیم سال اینجا</p>
<p>۱۲۸۶</p>		<p>صفت ریاضی                  ریاضی صفت معروف ہے یعنی جقدر قاعدہ ریاضی مشہور بین سب بین</p>

<p>تاریخ نخل کاٹی ہے شلجام تفریق ضرب تقسیم اربعہ ستہ کسور عبارت خطائین سلسلہ جبر مقابلہ وغیرہ کے کل قاعدوں میں تاریخ نخلی ہے یہ مقدمہ مکمل ہے اور اس مختصر رسالہ میں اس قدر کجائش نہیں اکثر رسالہ اس فن کی مشہور ہیں انکو دیکھنا چاہیے یہاں دو اک تاریخ پر اکتفا کیا گیا</p>	
<p>تاریخ ایک دوست کی ہے کہ غیبی سوا و سکود دولت ملی جو باکو فرحت ہوئی جیکہ سمت سے سن حال میں پائی دوست</p>	<p>اک مرتبہ دوست کے اوسکانہ کوئی تاریخ مجاہ تقسیم علیہ اور مجسم خارج</p>
<p>۹ + ۱۲۴ = ۱۲۸۶ - دیگر</p>	
<p>یہ تاریخ ایک ریاضی دان کو دستید چار اربعہ میں بھیجی تھی جواد کو ہر نسبت دوسری تیسرے کو چوتھے</p>	
<p>۱۲۸۶ = ۱۰۰۰ + ۳ + ۳ + ۳</p>	
<p>اب جس قاعدہ میں منظور ہو اس پر قیاس کر کے تاریخ نکالیں</p>	
<p>اسم غفور کی اس کیب کو اویس کے مطابق ۱۲۸۶ میں ہر شے کے نام میں قیاس ریاضی نکالا ہے یعنی ہر چیز کے نام میں سے غفور نکلتا ہے اس کیب کے اس کے عدد ۱۲۸۶ کو دوسری شے کے نام کے عدد میں شامل کرو اگر اوس شے کے</p>	

حسنہ لکھی

دیا حق نے فرزند نواب کو	کرے کیوں نہ تعریف مریح اسکی
ابراہیم مجھے ہاتھ لے نصرت میں جوا	سراج سعادت ہے تاریخ اسکی

سین	۱۲۰	۵۳	۱۴۰	۱۱۱	۳۵	۲۰۱
الف						
صمیم						
سین						
عین						
الف						
دال						
تا						

جب ویاحق نے پیر بجائی کو سب نے یہ مجھے کما سال کو

سب سے یہ ہیں کہ اسکان	ہے کل کمشن اتنا کہ
یہ تاریخ بنا سے مکان نواب ہما زائد بہادر کی ہے	۱۲۸۶
خوشی کی بخت اور سکی نواب	کہ کھی جبکہ بنیاد دیوان فیض ہوئی اور سکی تاریخ دیوان فیض
یہ تاریخ بلوچرند ارشد میں بنی کی ہے	۱۲۸۶
دیوان نے فرزند متا بہ صورت	درخشندہ حمید و سکا قبال زبے نجم افوج نجا سال ہے
صفت نامہ	۱۲۸۳
<p>یہ وہ صفت ہے کہ اس میں شمار حروف کی عدد لیتے ہیں جس طرح الف اور ک کا شمار کے ہے اب ایک عدد میں لنگی اس طرح سب مادہ کی عدد لے جاویگا اور یہ صفت و شمار ہے مومن خان صاحب مرحوم اس میں جب فکر کی تو یہ ایک تاریخ اور کی باتھی اور یہ ہے کہ ایک شخص کی شادی کی گئی تھی این سنت اور ایک تاریخ مختلف خان گرم کی دیکھی اور سکی تاریخ اس صفت میں نظر نہیں پڑی اور جو کسی صاحب فکر کی وہ کلفت کی ساتھ تھی کہ چند حروف تلاش کر کے مطابق سین مظلومہ کر کے یہ تھو ہوا و کو ترتیب دی تو ترتیب وہ درست نہ آئی لاجپار اونکے واسطہ وہ الفاظ جو دیکے کہ شک سر لفظ بہ حرف تھے راقم اسکا قبال نہیں اور پھر یہ دعوی کہ میں اسکا موجب ہوں موبد اس صفت کہ مظهر خان گرم مستغور اور پھر مومن خان صاحب مرحوم ہیں راقم نے بھی اس صفت میں ہی کائنات کہ لوگ اسکو شمار کئے ہیں فکر کی اور چند مادہ سوانحات کے سے کئے</p>	

سہ روغنی تہی خلیان تار

۸۷	یتامیخ رئیس ام پور کی فرزند کی شادی کی ہے
۱۸۷۰	تاجہان ماند بزرگستان اچھ خوش و خوش تانیک بروریش ہر روز شب ماندو گفتہ ام تانیک او باشد خوش
۱۸۷۰	ب اسٹش و ش و شش ی او یک سہ صد چار شش شش سہ صد ۱۰
۱۸۷۰	۱۰ ۲ ۱۵۹ ۶۶ ۶۶۲ ۶۰۰ ۱۵۹ ۱۰ ۱۸۷۰ اودہ کو حریف کھنکراؤ کو ذیل میں اونکا شمار کھا اوس شمار کے غاؤ کے پٹے کھے پورے کو چھ کیا اسپیش سب یچین دینا ویتہ بھی دینا ہر تقریب کے اودہ کو دیکھنا چاہتے کہ رافتی اوکے ہے یا نہیں اور الفاظ اودہ کو کیسے دینا اور پتہ کے فکر کریں تانیک والی کوئی
۱۸۷۰	ایضا
۱۸۷۰	این چین و رطل غوغائی خوشی اسے فلک آن بادشاہ و ہر انکہ شدار زمین او خوشحال گفت صد خوشی ہمارا سال گفت
۱۸۷۰	ایضا
۱۲۸۷	تاجہان ست و جہان را بستر این مسرت ایتک بر اہل در ملک و ملک پا خدا آباد خوش ہم جاہون گرد و کن شاد و خوش
۱۲۸۷	۱۲۸۷
۱۲۸۷	۱۲۸۷
۱۲۸۷	یتامیخ نواب محمد زین العابدین جان بہادر کی سہا جاگیر کی ہے کہ سہری



حضرت غایت مسند مالی اور نسلا بعد نسل کا پیٹ ہو گیا	
شدہ چو جاگیر بھر نوازم	در دلم شد خیال تابش
گفت جو با بصفت نادر	لازال ست سال تابش
یہ تاریخ وقت دیہات کی ہو کہ بیرونی غلام بچی نے علاقہ خضرچک وقف کیا	
اگر یہ سالہا ترقیم کردم	ازین تاریخ دل خوش حال شدہ
سہ شادرت راجہ و چون کرد	دو بخشش بصفت سال شدہ
ایضا	
آن سخی را آسندین و مر جا	آگہ شد زین مرز و خوش حال شد
چون بصفت فکر جو یا شد بلند	وقف ہر آدمی پست سالش
ایضا	
بجسہ وقت غلام سخی را	بیر جو یا ز غیب جو تاریخ
گفت ہاقت بصفت نادر	وقف انام دایم گو تاریخ
یہ تاریخ کتاب حکمت حکیم محمد سلیم خان کھٹا کی ہے	
کیا ہی نادر کتاب ہے دہر	رنگ و جگہ و آواز و منج
کہا ہاقت ز مجھے ای جو یا	صحت حال ہے اور ہی تاریخ
یہ تاریخ ز اب ممتاز الدولہ کو عطا و خلعت کی ہو کہ حضور ہمارا راجہ صاحب	
بہادر سے غایت ہوا	
من کہوں تم سے سنو جو یا ذرا	چاہتے ہو اسکی جو تاریخ تم
اس عطا سے نعمت وافر کی اب	دولت عظمیٰ لکھو تاریخ تم

یہ تاریخ ولادت برادر زادہ راقم کی ہے	
گوشت از نہال معدوم	دادنہ زندگی برابر را
اختیار میان سال معدوم	گفت باقی براسے تاریخش
یہ تاریخ نواب ابراہیم خان الی سجن کے خائف کی ہے	
پہنچ شوکت کا ہے وی میچ	کیون نہ عالم میں ہو خوشنہ
دارت تاج اوسکی ہے تاریخ	کہا باقی سے نہیں ہوا سہ جویا
یہ تاریخ صاحبزادہ بلند ارادہ نوشتہ صاحب کے تولد کی ہے	
نکروں تاریخ کی جگہوں سے کہا باقی	بیکہ ہوا فرزند بنادہ شہنشاہ
سال تولد اسکا جویا تھریس ہوا	باقی نووی بخود صد نوکر کلائی
یہ تاریخ کتاب گنج طلسمات کی تالیف کی ہے کہ راقم کی تالیف ہے	
ہو د اعلیٰ صفت اسکی تاریخ	وہ نام رکھو کہ حسین جویا
آئینہ حیرت اوسکی تاریخ	باقی نے کہا کہ فکر کیا ہے
یہ تاریخ انگریزی میں ستر الفرد فاقہ قوم کی ملاقات کی ہے	
شاد ہوا دیکھو جسے لا انکر	جگہ گیا میں وطن دست برابر
مانڈر کم ہیر مانڈر کم ہیر	نکھنکا بھر سال جو بھٹی
یہ تاریخ دوا الی سجن کو فرزند کی ہے اور یہ بھی وضع ہو کہ نواب صاحب	
لکھی فرزند ہو سے میں ہراک کی جگہ گانہ تاریخ ہے	
برج زردت کھاتہ وہ بناد اختر	بیکہ نواب کے ہوا چٹا
تجدد تاریخ گرا می گو ہر	کہا باقی نے جسے جویا

بصیرہ کی تاریخ	
عجب رنگ طرب لایا دھست خوشی کے ساتھ کھڑا آدھرت	جہان میں ہر طرف عشرت کی ہوا یہ تاریخ جو یا فکر مت کر
یہ تاریخ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کے رسالہ کی ہے رسالہ حسین ہے معنی کا اہول کتاب بنا دیا اسکا کہو سال	یہ تاریخ جناب مولوی سلیم الدین صاحب تسلیم کی ہے کما ہے حضرت تسلیم کو خوب یہ تاریخ الفت نے کہا ہے
۱۲۸۷	یہ تاریخ شتر مرغ کی ہے
جست تو اور سبکی فراموشی کنید جو یا فحیبت تاریخ	جانور ایک نہا بیان آیا آئی آواز فلک سے ناگہ
یہ تاریخ جناب مرزا غلام احمد بیک صاحب کے دیوان ہولی کی ہے یہ ستودہ صفات جامع کلمات انسان کیا فرشتہ ہے اس بہت پر تجھ نہیں کسی طرح کا تکبر نہیں خلیق رحیم عادل خیر خواہ راج خیر اندیش مہاراج عظیم ایسا کہ سیاست کو آئینہ بنا دیا دینو کو دیکھا دیا راقم کے محسن تعریف ان کی میں ماکلیوں سنگھو دہر پریش ہے سب جانتے ہیں لوگ مانتے ہیں	یہ تاریخ جناب مرزا غلام احمد بیک صاحب کے دیوان ہولی کی ہے یہ ستودہ صفات جامع کلمات انسان کیا فرشتہ ہے اس بہت پر تجھ نہیں کسی طرح کا تکبر نہیں خلیق رحیم عادل خیر خواہ راج خیر اندیش مہاراج عظیم ایسا کہ سیاست کو آئینہ بنا دیا دینو کو دیکھا دیا راقم کے محسن تعریف ان کی میں ماکلیوں سنگھو دہر پریش ہے سب جانتے ہیں لوگ مانتے ہیں
کہ ستیز ناظم و عادل ملک پے سال گنت مبارک مبارک	چو دیوان ہے پور کشند مرزا جو خوشنود کشت تر شا دیش جو یا
یہ تاریخ ولادت فرزند نواب علی مراد خان بہادر والی ملک حیر پور سندھ کی ہے	یہ تاریخ ولادت فرزند نواب علی مراد خان بہادر والی ملک حیر پور سندھ کی ہے
نہ نہیں سچے ایک صوت رائیسی چراغ خانہ ہے تاریخ اسلی	نہ نہیں سچے ایک صوت رائیسی چراغ خانہ ہے تاریخ اسلی

الضمان	
اس تاریخ پر حضور نواب صاحب بہادر سے خلعت مرحمت ہوئی	
وہ نواب کو جو حق تسلیم	درجہ کمال پہنچا
کہا ہفت سے زائد تشریف	نوبت اسکا سال پہنچا
یہ تاریخ طہیر الدین شاہ صاحب کے مکان کی ہے	
شاہ صاحب سے بنایا گیا	خوبصورت خوش فرین ایسا بنا
ہون کہا ہفت سے جو مایہ	اسکی ہے تاریخ بیت ایسا
یہ تاریخ رسالہ شہادت نامہ فرزند بول بلند رسول نور محمد مصطفیٰ	میں سے
مرقعت مالک کو غین حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو کہ ائمہ و انصار	
شہادت کا لکھا رسالہ جو ہے	کرسے کیون نہ تقریف میں اسکی
سپہ سال ہفت نو جو کیا ہون	بایں نامہ ہے تاریخ اسکی
یہ تاریخ میان صادق علی سوزان مداح سے مذکرہ کی ہے	
جمع کیا مذکرہ سوزان سے خوب	ہو گئی کچھ روزوں کو قدرین
نظم کے افلاک کا جو ما تو کچھ	مادرہ سال ہے بدرین
یہ تاریخ حضور ولیم اسے گورنر جنرل بہادر کشمیر ہند کی تشریف آوری	
کی ہے کہ بعد ولایت مسٹر میو صاحب بہادر کے رونق افروز کر دی	
وزارت ہند ہو سے ہیں	
اور وزارت کو کام پر ہے بجا	کے بچے اسیر سے صاحب
لاٹ صاحب نے کچھ تم سال	آئے ب ہند میں کہا ہے

ہمارا جہنم سنگہ بہادر والی چودہ پور کی سندھیشنی کی تاریخ ہے	
خوش ہو کہ راجہ ہو سے جہنم سنگہ	جسکی خوشی سے جہان و جہانم
بو جتنے تم مجھے ہو کیا میزنی	کو کب اقبال ہی سال ہے
صنعت ایجاد	
یہ وہ صنعت ہے کہ مادہ کے معدنیہ و زبریںہ حرکات کے بھی عدد لیتے ہیں جس طرح تاریخ ہذا میں کہ شہاب ثاقب اگر سنگی ہے	
آسمان سے گرا ہے آج شہاب	ایک عالم پر شہکارا ہے
نکر کرے ہو کیلے جو یا	اوسکی تاریخ صابنہ تارہ ہے
تارہ شہج اوسکی زبرساکن زبرساکن تارہ	
اگر تاریخ رسالہ مفید عام رانسی مولفہ رانسیہ کی ہے	
رسالہ خوب کھاتے جو ا	قطعہ ہوا ہر ایک اوسکو دیکھا خوش
نہ پوچھو ہم سے تم تاریخ اسکی	زمانہ کھد رہا ہے تھو شایر
صنعت تبلیغ	
یہ وہ صنعت ہے کہ شمار حرف کو بھی حرف تصور کر کے پورا اسکے عدد	
لین اور یہ صنعت محالات ہی ہے اور اس صنعت کی تاریخ آج تک نظر سے	
نہیں گزری خاصہ جو ایکی ایجاد ہے	
تاریخ	
ایک ہاتھی سرکاری پور میں آیا ایا کلان اور خوشنما و سرادیکھا نہ سما	
کھا اسکی تاریخ کھو موغہ و کھلا یہ پیل ہے اسکی تاریخ ہی پیل ہے پیر غور کیا تو اس	

صفتیں بزرگ و گستاخی		
ایسا مانگی گمان ہے کوہ سال	دہرین بے عدیل ہے جو یا	
سال پوچھو تو میں کہوں تم سے	اسکی تاریخ پیل ہے جو یا	
پسین	۱۸۷۲	
پ	ن	ل
دو	دو	سی
چہرشن	چہارچ	شستہ
۱۰۹	۲۹۴	۷۹۹
۱۱۷۲		
یہ تاریخ مسماۃ المینہ کے انتقال کی ہے		
یہ کراست ہے کہ ہے یہ اود	ہے بشارت غیبیہ ایماں ہے	
یون صد آئی فلک تو خبر فوت	المینہ ہے نام یہ ہی سال ہے	
	۱۸۷۲	
صفت غیب		
یہ وہ صفت ہے کہ خدا نے اس کو بخشہ مراتب سے لکے جاسکتا ہیں جتنی		
اس تاریخ میں کہ سید عیدر حسن کی یکتا شاعر کے بزم شاعری کی ہے		
اوسنے یاروں کا کیا ہے شب	جو مرا یار ہے یکتا جو یا	
کہا افس کے کہ کیا یوسف ہے	صل تاریخ اجماع جو یا	
اول تو کل مصرعہ تاریخ ہے اور لفظ اجناس کے عند فریب دار کشف سے		
بھی سن سے عمل ہوئی میں یسے الف کا ایک اور حد کے اشد اور بے دروازہ		
بھرا الف کا المینہ انطور سے ۱۸۷۲		

پہ تاریخ و خیال جو پور کی ہے	
ہم دوست آثار بے جہت جو	دیس میں جس کے لئے کہ نشا و جو ہوئے بہت فکر عبت سال کا رہنے
تاریخ تقریری کی طاعت	
اطلا ہوئی اس کی تاریخ سال	کیونکہ کیا میری جو حال پہ تاریخ کیا دوست کی فاصد کی انکی
چلی دوبارہ بیان آئی یہ تاریخ کچھ سنائی	چلی دوبارہ بیان آئی یہ تاریخ کچھ سنائی
کیونکہ نہ خوشن خون بیکال ہو	ان آئی ہے جس کے جان کی
ہے صبا یک کا سال ہو گیا	بجے تاریخ نہ پوچھ اسکی تو
صفت عریب	
اس صفت میں کن تاریخ کا ہے بن جسطح اس میں تاریخ میں کہ مزار اکبر کی	اس صفت میں کن تاریخ کا ہے بن جسطح اس میں تاریخ میں کہ مزار اکبر کی
سن سال جو تو اگر کچھ	مرے وہ تو اب اپنے جس کے خیال کے جیسے ہفت سے ست فکر کر
الف اخرا اندر کے کچھ	الف اخرا اندر کے کچھ
۱۲۸۹	۱۲۸۹
بھی غن ہے اور سیر زائد کر کے تاریخ کتنی ہے اور کتنی کتنی تاریخ کتنی	بھی غن ہے اور سیر زائد کر کے تاریخ کتنی ہے اور کتنی کتنی تاریخ کتنی
ایضاً دیکھ	
پہ تاریخ سلیم محمد سلیم خالص صاحب کر سالہ حکمت کی ہے	پہ تاریخ سلیم محمد سلیم خالص صاحب کر سالہ حکمت کی ہے
چو دید کی نظر در جان ارجہ بند	چو دید کی نظر در جان ارجہ بند

سرفروشی کو خیال میں رکھنا

۹۸

پہلا سال لائق بصفت رقم زد	برای حکمت دوبارہ بند شد
ایضا برای حکمت حرف حساب اور سکود دوبارہ کھنڈے سے اٹھائی ہوئی ہے	اور بارہ اوپر زائد کے فوائد حاصل ہوئی اور نیز کل قصہ سرحد کو بھی مطلع کیا گیا
صفت اشکال	
یہ وہ صفت ہے کہ اس میں حرف و علم کا شمار ہے کہ وہ یہ ہے اور	
برای لایق کو البصاحب کو عطا کی خلعت کی ہے	
ہر از او اب کو مرب صفت	جو کس نام اس کو خزانہ مال کی
کہات میں جسے لائق ہے	جسے پیش اس کو سالانہ ہوا
جسے لایق ہے	جسے لایق ہے
۱۱۴	۱۱۵
۱۱۶	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۱
۱۲۲	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۵
۱۲۶	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۳
۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷
۱۳۸	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۱
۱۶۲	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷
۱۶۸	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۳
۱۷۴	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۱
۲۰۲	۲۰۳
۲۰۴	۲۰۵
۲۰۶	۲۰۷
۲۰۸	۲۰۹
۲۱۰	۲۱۱
۲۱۲	۲۱۳
۲۱۴	۲۱۵
۲۱۶	۲۱۷
۲۱۸	۲۱۹
۲۲۰	۲۲۱
۲۲۲	۲۲۳
۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷
۲۲۸	۲۲۹
۲۳۰	۲۳۱
۲۳۲	۲۳۳
۲۳۴	۲۳۵
۲۳۶	۲۳۷
۲۳۸	۲۳۹
۲۴۰	۲۴۱
۲۴۲	۲۴۳
۲۴۴	۲۴۵
۲۴۶	۲۴۷
۲۴۸	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۱
۲۵۲	۲۵۳
۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷
۲۵۸	۲۵۹
۲۶۰	۲۶۱
۲۶۲	۲۶۳
۲۶۴	۲۶۵
۲۶۶	۲۶۷
۲۶۸	۲۶۹
۲۷۰	۲۷۱
۲۷۲	۲۷۳
۲۷۴	۲۷۵
۲۷۶	۲۷۷
۲۷۸	۲۷۹
۲۸۰	۲۸۱
۲۸۲	۲۸۳
۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷
۲۸۸	۲۸۹
۲۹۰	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۳
۲۹۴	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۹
۳۰۰	۳۰۱
۳۰۲	۳۰۳
۳۰۴	۳۰۵
۳۰۶	۳۰۷
۳۰۸	۳۰۹
۳۱۰	۳۱۱
۳۱۲	۳۱۳
۳۱۴	۳۱۵
۳۱۶	۳۱۷
۳۱۸	۳۱۹
۳۲۰	۳۲۱
۳۲۲	۳۲۳
۳۲۴	۳۲۵
۳۲۶	۳۲۷
۳۲۸	۳۲۹
۳۳۰	۳۳۱
۳۳۲	۳۳۳
۳۳۴	۳۳۵
۳۳۶	۳۳۷
۳۳۸	۳۳۹
۳۴۰	۳۴۱
۳۴۲	۳۴۳
۳۴۴	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۷
۳۴۸	۳۴۹
۳۵۰	۳۵۱
۳۵۲	۳۵۳
۳۵۴	۳۵۵
۳۵۶	۳۵۷
۳۵۸	۳۵۹
۳۶۰	۳۶۱
۳۶۲	۳۶۳
۳۶۴	۳۶۵
۳۶۶	۳۶۷
۳۶۸	۳۶۹
۳۷۰	۳۷۱
۳۷۲	۳۷۳
۳۷۴	۳۷۵
۳۷۶	۳۷۷
۳۷۸	۳۷۹
۳۸۰	۳۸۱
۳۸۲	۳۸۳
۳۸۴	۳۸۵
۳۸۶	۳۸۷
۳۸۸	۳۸۹
۳۹۰	۳۹۱
۳۹۲	۳۹۳
۳۹۴	۳۹۵
۳۹۶	۳۹۷
۳۹۸	۳۹۹
۴۰۰	۴۰۱
۴۰۲	۴۰۳
۴۰۴	۴۰۵
۴۰۶	۴۰۷
۴۰۸	۴۰۹
۴۱۰	۴۱۱
۴۱۲	۴۱۳
۴۱۴	۴۱۵
۴۱۶	۴۱۷
۴۱۸	۴۱۹
۴۲۰	۴۲۱
۴۲۲	۴۲۳
۴۲۴	۴۲۵
۴۲۶	۴۲۷
۴۲۸	۴۲۹
۴۳۰	۴۳۱
۴۳۲	۴۳۳
۴۳۴	۴۳۵
۴۳۶	۴۳۷
۴۳۸	۴۳۹
۴۴۰	۴۴۱
۴۴۲	۴۴۳
۴۴۴	۴۴۵
۴۴۶	۴۴۷
۴۴۸	۴۴۹
۴۵۰	۴۵۱
۴۵۲	۴۵۳
۴۵۴	۴۵۵
۴۵۶	۴۵۷
۴۵۸	۴۵۹
۴۶۰	۴۶۱
۴۶۲	۴۶۳
۴۶۴	۴۶۵
۴۶۶	۴۶۷
۴۶۸	۴۶۹
۴۷۰	۴۷۱
۴۷۲	۴۷۳
۴۷۴	۴۷۵
۴۷۶	۴۷۷
۴۷۸	۴۷۹
۴۸۰	۴۸۱
۴۸۲	۴۸۳
۴۸۴	۴۸۵
۴۸۶	۴۸۷
۴۸۸	۴۸۹
۴۹۰	۴۹۱
۴۹۲	۴۹۳
۴۹۴	۴۹۵
۴۹۶	۴۹۷
۴۹۸	۴۹۹
۵۰۰	۵۰۱
۵۰۲	۵۰۳
۵۰۴	۵۰۵
۵۰۶	۵۰۷
۵۰۸	۵۰۹
۵۱۰	۵۱۱
۵۱۲	۵۱۳
۵۱۴	۵۱۵
۵۱۶	۵۱۷
۵۱۸	۵۱۹
۵۲۰	۵۲۱
۵۲۲	۵۲۳
۵۲۴	۵۲۵
۵۲۶	۵۲۷
۵۲۸	۵۲۹
۵۳۰	۵۳۱
۵۳۲	۵۳۳
۵۳۴	۵۳۵
۵۳۶	۵۳۷
۵۳۸	۵۳۹
۵۴۰	۵۴۱
۵۴۲	۵۴۳
۵۴۴	۵۴۵
۵۴۶	۵۴۷
۵۴۸	۵۴۹
۵۵۰	۵۵۱
۵۵۲	۵۵۳
۵۵۴	۵۵۵
۵۵۶	۵۵۷
۵۵۸	۵۵۹
۵۶۰	۵۶۱
۵۶۲	۵۶۳
۵۶۴	۵۶۵
۵۶۶	۵۶۷
۵۶۸	۵۶۹
۵۷۰	۵۷۱
۵۷۲	۵۷۳
۵۷۴	۵۷۵
۵۷۶	۵۷۷
۵۷۸	۵۷۹
۵۸۰	۵۸۱
۵۸۲	۵۸۳
۵۸۴	۵۸۵
۵۸۶	۵۸۷
۵۸۸	۵۸۹
۵۹۰	۵۹۱
۵۹۲	۵۹۳
۵۹۴	۵۹۵
۵۹۶	۵۹۷
۵۹۸	۵۹۹
۶۰۰	۶۰۱
۶۰۲	۶۰۳
۶۰۴	۶۰۵
۶۰۶	۶۰۷
۶۰۸	۶۰۹
۶۱۰	۶۱۱
۶۱۲	۶۱۳
۶۱۴	۶۱۵
۶۱۶	۶۱۷
۶۱۸	۶۱۹
۶۲۰	۶۲۱
۶۲۲	۶۲۳
۶۲۴	۶۲۵
۶۲۶	۶۲۷
۶۲۸	۶۲۹
۶۳۰	۶۳۱
۶۳۲	۶۳۳
۶۳۴	۶۳۵
۶۳۶	۶۳۷
۶۳۸	۶۳۹
۶۴۰	۶۴۱
۶۴۲	۶۴۳
۶۴۴	۶۴۵
۶۴۶	۶۴۷
۶۴۸	۶۴۹
۶۵۰	۶۵۱
۶۵۲	۶۵۳
۶۵۴	۶۵۵
۶۵۶	۶۵۷
۶۵۸	۶۵۹
۶۶۰	۶۶۱
۶۶۲	۶۶۳
۶۶۴	۶۶۵
۶۶۶	۶۶۷
۶۶۸	۶۶۹
۶۷۰	۶۷۱
۶۷۲	۶۷۳
۶۷۴	۶۷۵
۶۷۶	۶۷۷
۶۷۸	۶۷۹
۶۸۰	۶۸۱
۶۸۲	۶۸۳
۶۸۴	۶۸۵
۶۸۶	۶۸۷
۶۸۸	۶۸۹
۶۹۰	۶۹۱
۶۹۲	۶۹۳
۶۹۴	۶۹۵
۶۹۶	۶۹۷
۶۹۸	۶۹۹
۷۰۰	۷۰۱
۷۰۲	۷۰۳
۷۰۴	۷۰۵
۷۰۶	۷۰۷
۷۰۸	۷۰۹
۷۱۰	۷۱۱
۷۱۲	۷۱۳
۷۱۴	۷۱۵
۷۱۶	۷۱۷
۷۱۸	۷۱۹
۷۲۰	۷۲۱
۷۲۲	۷۲۳
۷۲۴	۷۲۵
۷۲۶	۷۲۷
۷۲۸	۷۲۹
۷۳۰	۷۳۱
۷۳۲	۷۳۳
۷۳۴	۷۳۵
۷۳۶	۷۳۷
۷۳۸	۷۳۹
۷۴۰	۷۴۱
۷۴۲	۷۴۳
۷۴۴	۷۴۵
۷۴۶	۷۴۷
۷۴۸	۷۴۹
۷۵۰	۷۵۱
۷۵۲	۷۵۳
۷۵۴	۷۵۵
۷۵۶	۷۵۷
۷۵۸	۷۵۹
۷۶۰	۷۶۱
۷۶۲	۷۶۳
۷۶۴	۷۶۵
۷۶۶	۷۶۷
۷۶۸	۷۶۹
۷۷۰	۷۷۱
۷۷۲	۷۷۳
۷۷۴	۷۷۵
۷۷۶	۷۷۷
۷۷۸	۷۷۹
۷۸۰	۷۸۱
۷۸۲	۷۸۳
۷۸۴	۷۸۵
۷۸۶	۷۸۷
۷۸۸	۷۸۹
۷۹۰	۷۹۱
۷۹۲	۷۹۳
۷۹۴	۷۹۵
۷۹۶	۷۹۷
۷۹۸	۷۹۹
۸۰۰	۸۰۱
۸۰۲	۸۰۳
۸۰۴	۸۰۵
۸۰۶	۸۰۷
۸۰۸	۸۰۹
۸۱۰	۸۱۱
۸۱۲	۸۱۳
۸۱۴	۸۱۵
۸۱۶	۸۱۷
۸۱۸	۸۱۹
۸۲۰	۸۲۱
۸۲۲	۸۲۳
۸۲۴	۸۲۵
۸۲۶	۸۲۷
۸۲۸	۸۲۹
۸۳۰	۸۳۱
۸۳۲	۸۳۳
۸۳۴	۸۳۵
۸۳۶	۸۳۷
۸۳۸	۸۳۹
۸۴۰	۸۴۱
۸۴۲	۸۴۳
۸۴۴	۸۴۵
۸۴۶	۸۴۷
۸۴۸	۸۴۹
۸۵۰	۸۵۱
۸۵۲	۸۵۳
۸۵۴	۸۵۵
۸۵۶	۸۵۷
۸۵۸	۸۵۹
۸۶۰	۸۶۱
۸۶۲	۸۶۳
۸۶۴	۸۶۵
۸۶۶	۸۶۷
۸۶۸	۸۶۹
۸۷۰	۸۷۱
۸۷۲	۸۷۳
۸۷۴	۸۷۵
۸۷۶	۸۷۷
۸۷۸	۸۷۹
۸۸۰	۸۸۱
۸۸۲	۸۸۳
۸۸۴	۸۸۵
۸۸۶	۸۸۷
۸۸۸	۸۸۹
۸۹۰	۸۹۱
۸۹۲	۸۹۳
۸۹۴	۸۹۵
۸۹۶	۸۹۷
۸۹۸	۸۹۹
۹۰۰	۹۰۱
۹۰۲	۹۰۳
۹۰۴	۹۰۵
۹۰۶	۹۰۷
۹۰۸	۹۰۹
۹۱۰	۹۱۱
۹۱۲	۹۱۳
۹۱۴	۹۱۵
۹۱۶	۹۱۷
۹۱۸	۹۱۹
۹۲۰	۹۲۱
۹۲۲	۹۲۳
۹۲۴	۹۲۵
۹۲۶	۹۲۷
۹۲۸	۹۲۹
۹۳۰	۹۳۱
۹۳۲	۹۳۳
۹۳۴	۹۳۵
۹۳۶	۹۳۷
۹۳۸	۹۳۹
۹۴۰	۹۴۱
۹۴۲	۹۴۳
۹۴۴	۹۴۵
۹۴۶	۹۴۷
۹۴۸	۹۴۹
۹۵۰	۹۵۱
۹۵۲	۹۵۳
۹۵۴	۹۵۵
۹۵۶	۹۵۷
۹۵۸	۹۵۹
۹۶۰	۹۶۱
۹۶۲	۹۶۳
۹۶۴	۹۶۵
۹۶۶	۹۶



صفت کمال	
یہ صفت ہے کہ اگر مادہ کی اول حرف سے ایک چھوڑ کر دوسرا حرف بنائیں اور اس بطور آخر مادہ تک عمل کریں تو تاریخ حاصل ہوا اور پھر دوسری حرف اس بطور شروع کریں تو دوسری تاریخ نکلے	
یہ تاریخ زمینوں تک کی دوسری شادی کی ہے	
چونکہ اہل کشت از شادیش خوش گشتہ	اہل جہان از فلک آمد خوش آمد ہی
جو با بی تاریخ او ہاتف زد و نوا و صوا	فرخندہ و فرخ شود شادی ہلک آمد ہی
۱۶۸۷	۱۶۸۷
حرف اول ف ن خ د و ر ش د ای ک ی ب ی ش ہ ی	
حرف دوم ر ن و ف خ د ش د ب ل ا د ہ ش ہ	
حکیم صاحب کی کتاب کی تاریخ	
کہوں کیا کیسی کہی ہے بیان جسک نہ ہوا	بھلا تاریخ اوسکی جو در اس قدر ہوا
کہی حکمت میں لاشان کتاب ہے میر کی تاریخ	کتاب فیض زادہ خوب نام و طاق ہے یہ
۱۶۸۸	۱۶۸۸
صفت زبردنیات	
یہ صفت معروف ہے لیکن تاریخین اس صفت میں کم دیکھی ہیں اور ان کی اتفاقیت کوئی مادہ ہاتھ آگیا اوسکو کمال فخر ہوا اور اوسنے عداوت کی کی بنا محنت نہ کرکے اور اخبار میں لکھا تھا کہ منشی محمد حسین مورخ نے حضرت واجد علی شاہ بادشاہ کے غسل صحت کی تاریخ اس صفت میں لکھی تھی اور ان کی طرف سے اہت تیار دیا جاتا ہے اور شہنشاہ کے عنوان پر یہ شعر لکھا ہوتا	
کسے گزین لفظ شعرے تو اندکفت للہم	بشاگردی اور سرفری نام برائی و دوسرے

اور مادہ تاریخ کے الفاظ غسل صحت پر دال نہ تھے بلکہ تو صیغہ نہ تھے اب غور کرنا چاہیے کہ ایک صاحب نے مدت بیدین تاریخ لکھی اور اسکا اشتہار دیا اور تمام ہندوستان سے کہنے اور اسکا جواب دیا اور نہ ایک شاعر ایسا دعویٰ کرے اور تمام دلائیلا کو جواب دے یہ صنعت مذکورہ کی دشواری کا سبب ہے موصی صاحب نے تاریخ اچھی لکھی تھی لیکن دعویٰ کرنا کلام پر یہ مناسب نہ تھا آخر اس طرف سے دو ایک قلمبند ہو گئے تو بعد اس پر نتجاست کا معاملہ ہوا یہ امر خدا داد ہے اس پر دعویٰ کرنا بجا ہے اب تو صنعت کی چند تاریخیں لکھی جاتی ہیں اور اس صنعت میں زبر اور بنیات دونوں علیحدہ علیحدہ تاریخ مطالبین نکلتی ہے

یہ تاریخ حضرت قطب الاولیاء علیہ الصلیا و آلہ و سلم کی وفات پر واقعہ حقیقت حق انکا حضرت حبیب الرحمن شاہ کی حلت کی ہے

در ارم کردہ محل روح امام اہل دل	داد عالم را الم الام ورد و ہم مال
در دلم آمد سر سال ملک الہام داد	کرد حاصل امر ارم ارم عہدہ کمال

زبر سر حرف کو کہتے ہیں جس طرح جیم کا سر حرف جیم ہے اور بنیات مابقی حروف کو کہتے ہیں جس طرح جیم میں با اور جیم ہے غرض کہ مادہ میں جو سر حرف کے عدد جمع کے جاوین تو تاریخ حاصل ہوا اور بنیات لینے مابقی حروف کے اعداد جمع کے جاوین تو بھی تاریخ نکلے خواہ دونوں تاریخ ایک سن میں ہوں یا سب سن مختلف لینے دونوں سنہ ہجری ہوں یا ایک ہجری اور دوسرا سنہ عیسوی مطالبین سنہ ہجری کے اب طرحتا دیکھی جاتی ہے

زبر کہ روح اصل ام را رام ارم ع م دہ ک م ال = ۱۲۸۷

11

[illegible]

لوا الصداق حب وانی رستم لوی حسن قاری

تاریخ وفات امیر احمد کی ہے کہ اقام کی ماسیحی اور چار مصر  
تاریخیں ہیں اور مصر علیہ صفت مذکورین

<p>سارو لی سزارو لی ماه بهمن سال ۱۲۸۲</p> <p>حاصل کار مرا از ارم کلاش عهده مرد</p>	<p>مردم از عهده کار مرا کمال الام او</p> <p>مستوفی سال ۱۲۸۲ و او را از عهده</p>
--	---

	یہ تاج صاحب علی خان کی شادی کی ہے	
چون عروس اور شو کا شادی ہفت سال ای مبارک ملک زریح و شادی		جلہ احباب واقار بہت آئیں شادی ہزار خوش نصیب تہ جو یا گفتم ام
یہ تاج صاحب مولانا موسیٰ الدین صاحب سلیم کی کتاب کی ہے گفت و حق آپ کی اس عجیب روشنی کلام تسلیم ہا کا برادر کہ باب حد لقاؤ		یہ تاج صاحب مولانا موسیٰ الدین صاحب سلیم کی کتاب کی ہے چندوں کتابی ہا رہبان تالیف بر آتاج جو یا گفتم کہ خوش کام
یہ تاج حضرت حیدر شاہ صاحب رستم کے چھوٹا پائی ہے رستم در غم و الام اور زریح سال اول مرام پیر کامل و راسم حاصل مال اول		یہ تاج حضرت حیدر شاہ صاحب رستم کے چھوٹا پائی ہے چو رحلت کرد حیدر شاہ شہنشاہ سپہ تاج جو یا از فلک آمد نداما
	انوار احباب والی لکھنؤ کی مسند شریفی کی تاج	
سرور آرا سید کن آبادی مبارک دو نون مصرع ہا زریحین ابن اور صنعت مذکورین ابن یکن ترکیب ہندی سے نکلتی		جگہ نشینی کی شادی مبارک دو نون مصرع ہا زریحین ابن اور صنعت مذکورین ابن یکن ترکیب ہندی سے نکلتی
	صنعت کامل	
یہ وہ صنعت ہے کہ ایک دو مین چند تاریخین کلین اور چند مادوں سے صد ہا تاریخین حاصل ہوں اس صنعت میں سید ہند علی خان نے کی مرحوم ملک الشہر گفت و حق ہا زریحین ابن اور صنعت مذکورین ابن یکن ترکیب ہندی سے نکلتی بیش ہا زریحین ابن اور صنعت مذکورین ابن یکن ترکیب ہندی سے نکلتی سید ان جن مین نام کیا ہے رستم تہ بھی دس شعرا و سی صنعت مین ہر حضور نصیب اور خداوند نعمت فیاض زمان نام و دران حضور نواب سر علی مراد		

باور دام اقبال ہم والی خیر پور سند کی تالیف کیے ہیں سجان لود ابعاب  
 مدوح کے وصف کا بیان اور میری زبان جو ایسے عالی مرتبہ کی تعریف کا قصد  
 کرتا ہے تیری کیا مجال ہے حال ہے میر کی حیدر آباد کے خیر پور تشریف لے گئے اگر  
 یہ جانتے کہ آج جو ہندوستان میں ہے در تو یہی ہے در کبھی خیر پور چھوڑ کر وہاں  
 قصد کر کے مقبوضی امید پر یقین اپنے ذمہ نہ ہرے جو یا پھر جو ایسا کسی کو ہوندا  
 اب بھی جو میں آرزو میں ہی تھا تو طالع کا قصد ہے عقل سے دور ہے قطعہ  
 شکر صد شکر بعد بدست بچھو آقاے قدر ان ملاذ اب بڑی امید جو باکی بچھو جو یا  
 تھا اس آں ملاذ بچھو یہ ہے کہ حضور کی شان میں جلوہ شان حمان آؤں سا بیان کر س  
 کہ جرم عید زمان ہر قرار میں ہر پند خدات کا حال انظر من شمس ہے سپر ہی وین کا  
 کہ اگر اور بھی کوئی قدر ان ہوتا تو جو یا ماندا آفتاب کے مشرق سے مغرب کو جاتا  
 کیا اس طرف میں میر نہیں میں نہیں میں مگر اس کے نظیر نہیں میں عضد کا نام  
 نہیں سو داود و ہش اور کچھ کام نہیں والی ٹونک کے حسب الارشاد یہ محنت  
 ملو میں آئی تھی بلکہ کمال درجہ تاکید فرمائی تھی لیکن پھر کارکنان راست سلمان  
 صاحب کی رائے مقتضی اسکی نہوئی التوا نے قوت پائی آخری جو ہر بے بہا دور ان  
 باعث نام و نشان جسے قابل تھا اسے کیلے نام نام نہ ہوا نہ تعالے اسکی  
 عالی ہم تو دیر گاہ دنیا خوش و خرم رکھے اور عمر خضر عطا فرماے امین ثم امین اب  
 اون اشعار کا بیان کیا جاتا ہے کہ حضور موصوفہ کی تعریف میں لکھے میں اور میں  
 بارہ ہزار تاریخ مغلنی ہے حضور مدوح کی مدحت میں ایک قصیدہ تاریخی لکھا تھا  
 او میں تو اس شعر اس صفت کے تھے سب قصیدہ کا لکھنا تو یہ سب طراوت

موقوف رکھا صرف اشعار مذکور پر ہی لکھا گیا	
<p>۱۔ نیک صورت نیک غالب ادا پیکر ہے ادا ۲۔ اچکا باغ ہے قائم ہی رکھا اول کھج ۳۔ کس طرح میل طلالی ایکو خاطر ہے ۴۔ گل سخی کے پاس چوٹاں سیم دم ک ۵۔ کون ہے وہ تو مقب کریم ابن کریم ۶۔ ہے گل گزار رفت نیست سیالو ۷۔ ہے ترے حکم قوی کے حسن ہر تقدیر ۸۔ ہو بہار رو و گل ادا فامش صبا ۹۔ بلبل وادی کرے تعریف قائم گو گیا ۱۰۔ بارہ سوہن اور اشاعی گویاں سنی</p>	<p>۱۔ والی زینبہ ہر جا ہے نہیں بل غار ۲۔ دل ہے دیکھو تو ساقبال کو ہر زور ۳۔ سیم سے الماس ہر خط و کس سیم ۴۔ کو فزون ہو زور کائنات ہو وہ گل کار ۵۔ تو ہے ایک قبال کے قبال سیر کامکار ۶۔ سہ ملک حور آپ یہ ہو خدا دمنار ۷۔ ایکے گلزار یک جاوے سیم دم نثار ۸۔ خار سے اونچے سزایابی ہوا ہر گل بہار ۹۔ ہو چکی گلزار میں باد صبا کشتہ تار ۱۰۔ ہیں نسیمانی بہتر اب قابل ہمار</p>
<p>یہ دس شعر ہیں ان سے بارہ ہزار تاریخ چلتی ہے اس حساب کے کہ اول نومبر مصرعہ تاریخ اور پھر مصرعہ اول کے منقوطہ اور مصرعہ ثانی کے منقوطہ مکر تاریخ اور پھر مصرعہ اول کے غیر منقوطہ اور مصرعہ ثانی کے غیر منقوطہ مکر تاریخ اور پھر مصرعہ اول کے منقوطہ اور دوسرے مصرعہ کے غیر منقوطہ مکر تاریخ اور پھر مصرعہ اول کے غیر منقوطہ اور مصرعہ ثانی منقوطہ مکر تاریخ اور پھر بخلاف اس کے اور ہر طرح جو مصرعہ اول کے نسبت مصرعہ ہے وہ ہی ثانی و ثانی سے اور کل مصاریع سے اور پھر مصرعہ دوم کو اس طرح نسبت اور مصاریع سے ہے علی ہذا القیاس باہم کل مصاریع کی اس نسبت بارہ ہزار تاریخ چلتی ہیں ناظرین بھرتی پر نظر کریں داؤد صفت بھی دین</p>	

دیگر	
تاریخ انتقال ہمارے کھانڈر والی پروردہ کہ منیت بالاسے بھی	
زیادہ تر دستوار ہے	
<p>برائے سال غم نو اگر کسی شخص</p> <p>ہزار رو صد و ہشتاد و ہشت آہ قم</p> <p>۶۸ فیصد ۱۲ ۸۵۰ ایکس</p>	<p>زانتقال ہمارے میشود تاریخ</p> <p>ہزار ہشت صد ہشتاد و گ آقا آہ</p> <p>۸۸ ۱۲ ۸۸</p>
<p>یہ ترکیب اور یہی ترکیب سے بھی دشوار تر بہت شہر آئندہ کے ہر دو مصرعہ دو تاریخ اور</p> <p>صوفی کہ اول میں سند عیسوی اور ثانی میں منی منی خلق میں دو تاریخ اور منقوہ</p> <p>و تاریخ اور غیر منقوہ دو تاریخ اور تمیہ نو کہ اوپر اسکا اشارہ ہے منیت منی</p> <p>بہر تاریخ ایک شخص میں میں تاریخ میں تاریخ برناید تاریخ برناید کہ کہ</p> <p>و کا ہر آوردن منیت</p>	
صفت مسلسل	
<p>یہ وہ صفت ہے کہ مادہ بہت ترکیب پیرا حاکم اور جس طرف سے پہلے</p> <p>بے کم و کاست جو میں آجاسے اور اسکو صبیح ہی کہتے ہیں جس طرح قطعہ</p> <p>مندر بہ ذیل میں</p>	
<p>کہ ہر شخص جو ہر روز ہمارے صاحب ہمارے والی جی پورہ اسم اقصا لہم</p> <p>صفت چشم میں کھانا</p>	
<p>یہ صفت اللہ الہی سیم عالی نسب ان کی</p> <p>وصف ترا جود شکم اوج طریا کی</p> <p>۸۵۰ ۱۲</p>	<p>مصر سخا ماہ کرم و عجب سرور</p> <p>روح فطانت نام اہل عرب افغانی</p> <p>۸۵۰ ۱۲</p>

مجلس الوزراء  
١٩٥٥

---

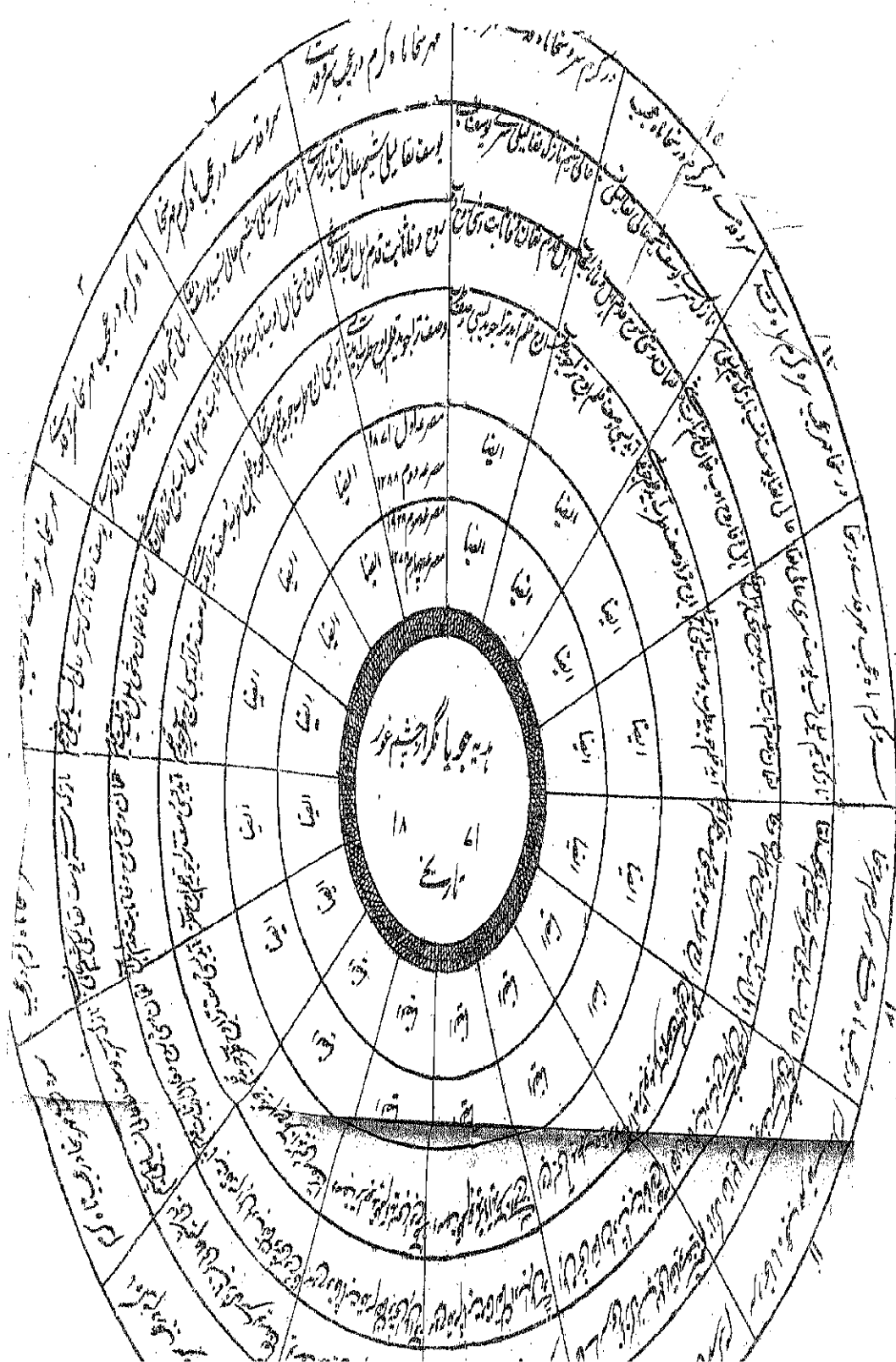


14

اول مسجد تیار پنج عیسوی مینا دوسرا تاج پجری مینا اور تیسرا سہت مینا اور چوتھا  
فنی مینا اور یہ قطعہ ۹۶ مرتبہ ترکیباً ہے پڑھا جاتا ہے گویا ایک نقشہ مینا  
۹۶ مینا اور مقدمہ موخر کرنے سے ہر شکل جدا گانہ پیدا ہوتی ہے اسکے پورے  
واسطے نقشہ ذیل مینا لکھا جاتا ہے اور ہر قایل کر لینا چاہیے  
بجیو خانہ اول کے قطعہ بعد اول کو کہ اصل قطعہ ہے اور خانہ دوم مینا و ستر  
شکل ہے اور خانہ سوم تیسری شکل سے علی ہذا قیاس ہر خانہ مینا نئی صورت کے  
ساتھ ہر ایک قطعہ ہے اور قطعہ کی بندش اور صنعت یہ بھی غور کرنا چاہیے

Handwritten signature: *James H. Thompson*

یہ وہ صفت ہے کہ ایک مصرعہ جو مستطیعہ پر آجائے اور نقشہ میں لکھنے سے  
مصرعہ کے شطرنج کی جالی پر آدھو لفظ میں خانہ میں ہے اسی مصرعہ کی جالی سے  
اور ہم تاریخ برابر بیٹھے چنانچہ شطرنج کی جالی سے اور وزیرین اور بادشاہ وغیرہ کی جالی  
جالی سے مصرعہ اور تاریخ پوری کرتے ہیں وہاں پہلے دونوں لکھو ایک مصرعہ  
پورا کر لیں یہ نقشہ بھی حضور پر نور کی صحت چشم مبارک کی تعینات میں لکھا تھا  
نقشہ میں مراتب اوسکے ادا ہو کر اور مصرعہ یہ حاکم عادل لکھائی گیا قابل  
۱۲۸۸



نقشہ ہائے نادر شطرنج							
۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸
حاکم	عادل	مالک	نامی	بنینا	قابل	منصف	سرور
عادل	مالک	نامی	بنینا	قابل	منصف	سرور	حاکم
مالک	نامی	بنینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل
نامی	بنینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک
بنینا	قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی
قابل	منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بنینا
منصف	سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بنینا	قابل
سرور	حاکم	عادل	مالک	نامی	بنینا	قابل	منصف
۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸	۱۲۸۸
صفت نو							
<p>یہ وہ صفت ہے کہ ایک مادہ میں لاکھ تار چین حاصل ہوں اور اس  قسم کی بھی اور تاریخ نظر نہیں پڑی ایجاد خامہ جو باب  یہ تاریخ حضور میو صاحب و نیرای کو رز خیزل بہادر کی انتقال کی  خبر آیا کہ نائب شاہ ازین جان ناگہشتہ  گفت ہاتھ کہ جان احمد صد الم شہزادہ غم  اس مادہ میں ایک لکھ بارہ ہزار تاریخ نکلتی ہے اسطرح سے کہ حرف اول کو شمار  لا کر حرف ثانی کو چھوٹی جاو اور تا آخر مصرعہ یہی عمل کرو اور پھر دوسرے حرف سے  یہ عمل جاری کرو اور اسطرح تیسرے اور چوتھے وغیرہ سے اور پھر آخر مصرعہ</p>							

نصرت باغی بقتل آید

فرزوان با جگر کعبه

ک ۲۸  
ر ۲۶  
م ۲۴  
س ۲۲  
ب ۲۰  
ز ۱۸  
ر ۱۶  
ع ۱۴  
ت ۱۲  
ا ۱۰  
ی ۸  
ن ۶  
ا ۴  
ا ۲  
ا ۱  
ا ۲  
ا ۳  
ا ۴  
ا ۵  
ا ۶  
ا ۷  
ا ۸  
ا ۹  
ا ۱۰  
ا ۱۱

اس نقشہ میں کسی مقام پر کوئی حرف تجویز نہ کیا جا رہا ہے اور اس سے عمل کیونکر  
ممانعت کرنا چاہیے مثلاً خانہ جہانم کے حرف تا کو نکھیا اور بعد خانہ پنجم کے ایک  
چھوٹا خانہ ششم کے انکو لکھا اسی طرح ایک خانہ کو ٹھیک کردوسرے کو نا خانہ دوسرے  
حسب تفصیل ذیل کہتے گئے ایک تاریخ حاصل ہوگی عین ایسا ہی اسی طرح اور بھی کرنا چاہا  
تا ای ق ن ل م غ ف اب ارب رب ر ۱۰۶۲

دیکھ کر تاریخ نواب محمد امیر اسیم علیخان بہادر والی ٹونا کی منشی نے یہی کہی  
والی ٹونا اپنے آن قدر دان کامل گردید چون عشرت بر ملک خورشید شاہ

1159

79

سخ و الم اهل جهان کو تو  
ظلم شد و ظلم شده و او  
۱۳۵۴

مورخون کے پاس مورتی ہیں

الفاظ تاریخی

16.

62

چیز سے طبعیدہ جاہاں سے کہ وہ آہ کجا ہے ادلی ہے ہے اک باد چوکاں م حلالا  
 ظلال بٹول دل کی حب سہل سہل دلہا بد دل دور کھل کل عیش حلالا  
 حوالہ کہ رک ادا و حب ہمہ آمدہ معوج جولہ سپہ نوری لیلیا و طبعی حبسہ نم ۶۰  
 جوان زبان و ان دون نو دم نہا و دانہ و دیم ہم آواز باوان حبیہ زکریا موی  
 کلاز کی سواجہ طلیہ باو یا نیراب از اندہ ادی سے لیک جانور جاندار  
 تہ کاک کی اہل دل جلوہ گاہیں سادہ جوانی زبانی اوینہ سودن  
 محسوس کام جو نوید ایزب حبس بحال کیم کی احکام حسب بل لیلیا نیم  
 دہنی باخارہ تاسیدہ عطا چوگان یک سگ کس عجز کروں چو گناہ و حاکم  
 سیل دیار و نویناد اعدا و سیدہ مسیب جنس سے نیاز نئی کینہ جانگاہ  
 مصلحتی کہ نہ آتن فی کاغذ لکھنیل گویند دلہند جولان و مہم ہم جہاں شکی  
 دعوتی و عید عطا کے کیران داعیہ عدوی عجز سے گناہیہ جانان  
 میم اعدا و سیدہ عدو بجل و ازگون چوکاں سے لگک سہناری عجیبہ و نادول  
 ابواب محکم سل عائدہ باوفا لیتیم نو ند میگوید جو سے مال  
 یہاں کیم حب باو با و الا نرا و طلس آئینہ دل نکل نکل بیج والا باشند نیم سیک  
 کف نو دین مین سم مس نیلی مسئلہ بچیم زندہ دل کیسی ماہ امید ندوی  
 نام جو اہل دین لیکن جہان سنی فائدہ طائف مل نکو ہیدہ ملکی سبیل بول  
 سوال دہم امید قوطہ یہاں منتقم قسم عقل جہان فانی منتقم نفع فصل و نفع  
 اعجاز بیج شیل نفیس بہ فکر صراط رسم کفر کم یکہاں بطریق یک رنگ  
 قسم طلس نرود و سیدان امان نیز ہم منتی کشن قیصر پوشش افزا

جامع علم و عمل فتح فائز شمس مین و فامبار کے منزل شوق .. گل محبت گل بود  
 محبت متین امتحان شرمست محبت کف گفت تسلی عقدہ کشا کار کردہ  
 ستم عدت مست دولت گم فتح بود .. قسمت عصمت تر شرق شکوف شمش  
 رسم فرائد گیسو جلوہ ستارہ نقض شمس عقل .. مسرت گرفت رسم گلشن  
 مرغ شرر دست بردل تفکر کفر فکرت شکل فرود سن شمس کرت شمس نیر  
 .. شگفت مستغرق خوشگلشن ہوش انوار تقصیر قسم ترجیح کرمات گنج خانہ الم  
 طریق عداوت میر تعلیم .. فیضی مردان خدا ترقی دست افشا ملک خاطر گل خرم  
 ترش شربت .. اخلاق کریم و امن شہرت خرمین سے گلشن شرق رسم سر  
 اعیش شگفت فیض بے عدد تقصیر عقل شمس شرق امتحان ستم  
 استعد الفاط ناز بنی نظر مشق کھسکے اسپر قیاس کرین اور انکو کام مین  
 لاوین یا اس ترکیب سے اور سنوات کی بھی نابوین بہت بکار آمد مین  
 اب تاریخنامے قدیم لکھین جاتی ہیں اشوب بھی ایک طرح کا فائدہ متصور ہے

### تاریخنامہ قدیم مطابق نسخہ ۱۲۹ ہجری

نام تاریخ	حروف اعداد	اعداد سن
تاریخ ابتداء عالم از کما	فطر وہ ہطلا	۱۹۵۵۲۹۸۰
تاریخ ہجرت	لفط وہ	۱۵۲۵۰
تاریخ اوم علیہ السلام	ز اب ر	۷۲۱۷
تاریخ طوفان نوح علیہ السلام	نہر طہ	۲۹۷۵



سری شریفی سخی خیابان کابل

۱۰۹

۴۲۵۵	نوب	تاریخ ابراهیم علیه السلام
۳۵۸۹	طیج	تاریخ داود علیه السلام
۲۱۸۴	دعاج	تاریخ موسی علیه السلام
۳۹۵۵	هزج	تاریخ نوح علیه السلام
۲۱۸۵	حجاب	تاریخ سکندر شاه شاه
۴۱۹۵	زواد	تاریخ ترکی ازاد شاه عالم
۲۹۲۰	کوب	تاریخ محبت نصر او شاه
۱۹۳۰	لظا	سیت بکراجیت
۱۷۹۶	وطرا	ساکا بکراجیت
۱۸۷۳	جزحا	تاریخ حضرت عیسی علیه السلام
۱۲۹۰	صبا	تاریخ حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله
۱۲۸۰	نبا	تاریخ فطیله
۱۲۳۲	جدبا	تاریخ فارسی یزجودی
۷۹۷	زطرز	تاریخ خدای پنهان
۳۱۸	تلج	تاریخ امی پنهان اکرشاهی
ماده تاریخی بزرگان اسلام		
اعداد	ماده	اسامی
۱۱	اعداد و رتبه کی پنهان	حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله
۱۳	جاء	حضرت ابوبکر خلیفه اول

۲۴	جاوید	حضرت عمر خلیفہ ثانی
۳۵	اوابو جیا	حضرت عثمان خلیفہ سوم
۴۰	ازب مہر سال اہل زمان	حضرت مولیٰ علی شہید خدا
۵۰	ازول پنج سال شہید	حضرت امام حسن
۶۰	آو وادیابو و تاریخ غم	حضرت امام حسین شہید اکبر
۹۵	آہ عابد بود سال غم کر	حضرت امام زین العابدین
۱۱۴	باز جنان	حضرت امام محمد باقر
۱۸۳	موسے بادے ابد	حضرت امام موسیٰ کاظم
۱۴۹	از عالم	حضرت امام محمد جعفر صادق
۱۵۰	علیم	حضرت امام اعظم
۱۱۱	قطب	حضرت حسن بصری
۱۶۹	امام مالک	حضرت امام مالک
۱۸۲	داسے ابویوسف	حضرت امام ابویوسف
۲۰۵	مالک ابوجان	حضرت امام علی موسیٰ ضاء
۲۰۴	مالک جاہ خان	حضرت امام شافعی
۱۸۶	فوق	حضرت امام محمد
۲۲۰	دادے اہل عدل	حضرت امام محمد تقی
۲۵۴	زادہ و اصل بخت	حضرت امام محمد تقی
۲۶۱	دادے ارم	حضرت امام حسن عسکری

۲۰۰	زار پشین نوم	حضرت معصوم کرے
۲۱۵	صاحب عدن	حضرت بشیر ماسے
۲۴۱	ارم	حضرت امام احمد حنبل
۳۰۲	شرب	حضرت جنید بغدادی
۲۲۹	بزرگ	حضرت یازید بسطامی
۳۹	باہل	حضرت ادیس
۲۹۷	طالب ابرہہ بود	حضرت ابراہیم ادم
۳۴۲	شبلی	حضرت شیخ شبلی
۳۰۵	آہ ناما حق	حضرت منصور حلاج
۲۸۱	حبست اکاہ	حضرت عبداللہ انصار
۲۵۴	مرد	حضرت ذوالنون مصری
۱۲۱	موسیٰ الرمانی	حضرت خواجہ حبیب علی
۴۰۳	شاہ عدن	حضرت شیخ ابوالفتح
۳۲۴	آہ فردوس ایران	حضرت سالار سعود غازی
۵۰۵	سہر کامل اب	حضرت ارشد خواجہ
۵۶۱	ابا بالہ دست	حضرت پیر سید عیسیٰ غوث الاعظم
		و قطب عالم حضرت سیدنا محمد تقی
۴۲۶	شاہ شہدا	حضرت شیخ فرید الدین عطار
۵۹۲	فردوس آرام	حضرت مولانا نظامی

سردیچی سے بنیاتی تاریخ

۱۱۶

۶۳۳	جسپ خدا برکوسال	حضرت خواجہ خواجہ خان شاہ
		بادشاہ ہندوستان اخیرین آئین
۶۳۳	۱۰ خواجہ بود	حضرت خواجہ قطب الدین مختار کالی
۶۴۵	شمس مراد	حضرت شمس الدین تبریز
۶۳۴	قلندر	حضرت شہاب الدین
۶۶۰	اہل خلد	حضرت شیخ فرید الدین گنج
۶۹۱	وی طوطی گلشن ارم	حضرت شیخ سعدی شیرازی
۶۷۱	شہنشاہ اوس	حضرت مولانا بابا
۷۲۴	ارجام وصال مستند	حضرت شاہ بو علی قلندر
۷۲۵	میر جاہ بہشت بود	حضرت امیر خسرو دہلوی
۷۲۵	شاہ بحر شدہ	حضرت نظام الدین اویا
۷۵۷	شیخ جان گل کردہ	حضرت نصر الدین چیراغ دہلی
۹۸۱	صاحب شمس	حضرت سید سلیم جیشی
۷۸۵	خادم اہل جہان	حضرت خادم جہانیاں جہانگشت
۷۹۱	بیل بہشت زیبا	حضرت خواجہ حافظ شیرازی
۷۹۱	خواجہ بعد بن آمدہ	حضرت خواجہ بہار الدین قشتی
۸۹۹	در سالار شہید گز	سالار مسعود غمار
۸۳۸	باوی مکان بہشت	بایع الدین شاہ مدار
۸۹۹	طوطی گلشن بہشت بود	مولانا سہ روم

۸۲۵	گہر شکر	سید محمد گیسو دراز
۱۰۳۳	ولایت شاہزادہ دنیا	شاہ نعمت اللہ
۱۰۵۷	ستش باک خلد	سید جلال بخارس
۱۰۷۰	محبوب شہید	حکیم سرمد
۱۰۹۵	گل مظفر	مرزا مظفر جان جانا
۱۰۹۹	بابت برہ خدایا	شاہ یاسے باس
۱۰۵۲	محدث متین	مولانا عبدالحق پور
۱۰۷۵	مجدد الفناں شکر	مجدد الفناں
تاریخنامہ نامہ اوران جہان		
۱۰۳۰	کام جوے ارج قبا	نعلینہ ہارون رشید
۴۲۰	شاہ عدم	سلطان محمود غزنوی
۶۲۳	بد ووزخ	چنگیز خان ہاکو
۴۱۷	گل فردوس بودہ	نبرد سے طے
۴۲۷	اجل داد آب شفا	حکیم سنج بوعلی سینا
۳۳۱	گل شفا	حکیم نامہ سرمد
۵۹۵	شاعر جواد	خاقانی شاعر
۵۹۱	شاعر بابر بود	انور شاعر
۹۷۰	آن حاکم مہج	میر غوث شاہ گواہاڑ
۹۹۹	ابو القاسم	عبد شاعر

۱۰۰۴	فیض عدم	فیض فیاض
۱۰۲۴	میل گلشن بندہ سرتارا	تک و اکس شاعر حبیب
۱۰۲۶	ہاس خاتم ہاس	نواب خان خانان
۱۰۵۹	بہر و سخن	شفیع کشمیری شاعر
۱۱۱	ماکت نظم	ہزار احمد علی بیگ صاحب
۱۱۸۶	عسبل نازک و مانج	شیخ سید حسن بن
۱۱۰۹	ماکتسم بار بجا	شیخ ناصر علی شاعر
۱۱۸۵	آرام جان ہریت	نواب شاکش ابانے مہمان ہزار
۱۱۵۵	جہانستان قلم	دور و دور کارا کریم ہزار و ہزار
۱۱۸۶	شش شجاعت بود	نواب نجیب خان نواب بھیر
۱۱۸۸	روح پاک جوش طمان	نواب رحمت خان الی بریلی
۱۲۱۲	باز باغ جہان شاک	نیکو سلطان
۱۲۵۸	شجاعت ماکت	رجبیت سنگر والی لاہور
ہمارے بھائی و خاندان قیمتی		
۸۰۷	ماکت جاہ بہشت	امیر شیر رضا صاحب قران بادشاہ
۸۱۰	خدیو بزم فنا	جلال الدین میران شاہ
۸۵۵	شائستہ ہوا ہر کجا	سلطان احمد ہزار
۸۷۲	حشدر واد	سلطان ابو سعید ہزار
۸۹۹	عمر سلطان محمد الیائت	سلطان عمر شیش ہزار

۹۳۷	بهشت گیر	بابر بادشاه
۹۵۲	محبوبه بهشت	شیرشاه بادشاه
۹۶۰	پایون بود شاه	پایون بود شاه
۹۸۴	شهنشاه دیوان فردوس	شاه طهاسب بادشاه
۹۶۰	وسه داخل محل ارم	سلیم شاه بادشاه
۱۰۱۳	نفسیب	جلال الدین اکبر بادشاه
۱۰۳۹	خلوت	جهانگیر بادشاه
۱۰۷۶	ایل مسم	شاه جهان بادشاه
۱۱۱۸	شهنشاه جادو بهشت	عالمگیر بادشاه
۱۱۲۳	مغظم طویل	محمد مغظم شاه
۱۱۴۵	جهاندارشاه جهان آه جیو	محمد فخر الدین جهاندارشاه
۱۱۴۱	منجی بازارم	فرنج سیر بادشاه
۱۱۴۱	آه رفیع الدجات بعدن	رفیع الدجات بادشاه
۱۱۴۱	شمس الدین بجلد	شمس الدین رفیع الدجات بادشاه
۱۱۶۱	از دل نهند عیش رفت	محمد شاد بادشاه
۱۱۶۰	خوب شد مرد	نادرشاه بادشاه
۱۱۸۸	داخل حبست بود	احمد شاه بادشاه
۱۱۷۳	عالمگیر شانه مرا	عالمگیر شانه بادشاه
۱۱۸۴	احمد در اسف فانی گشته	احمد شاه در اسف بادشاه





14.

تذکرہ غریبی سے نبیان ابرج

۱۲  
 قد تفرغ من غيبي من غير ان ياتي  
 طريق الحق والكمال فلهذا ما بان سبيل الهدى والفاو وامننا شيئا من اهل الحق  
 والوداد وعلما له وحقا به صبايح الالم وفتاح الكرم <sup>بجنته</sup> وعلوم وبرزخ الحكم قد فارغوا  
 على الذين فكشفوا عنه القوارع والكرب وساروا الى الحقين وهرقوا عنه العوار  
 وخطوب اما بعد فيقول ابد الحق الثقات اسلمه رحمة رب القادر السيد  
 النياز احمد صانه الله تعالى من شر حاسد اذا حسد ان اسلم في هذا الحق  
 ناره وولت الادبار انصافه لا سيما علم استخراج التواريخ الذي هو مشكل العلوم  
 والفنون وكان الطالبون شقائق في تحصيله وتعليمه فلما قد تم وانما ختمت  
 بعضا عن الحاجة والاعرة والاشقة والرافقة من <sup>بجنته</sup> وسلاطنة الادب  
 المشفق ذو اللسان الطلق تبركس الادبار في بعض اوراق الماهر <sup>بجنته</sup> في  
 الشعر لا يدرك الوصف المطري خضائيه وان مكى سابقا في كل ما وصف به  
 السيد محمد علي المراد ابا دى سلمه الله تعالى بكمه اما وطول الله بقائه  
 اسلمه يوم ما ينادى في تسلطه وانفسه الكلفنا الكرم اعطى الاجرة العظيم  
 بوجه الكرم العظيم <sup>بجنته</sup> الرصف والمقسط المكلف وادقعه في درجته القبول <sup>بجنته</sup>

خیرت انجمن

11. 90

19

تقریر ریختہ فلم نہیں تو ام شاعر نامی فاضل کرامی عربی زبان شیعہ و بیان  
 دانش کی بنا پر بے انتہا عالم متین احب البقیع مولانا مولوی سلیم الدین تسلیم  
 دار فانی و درس مدرسہ تعلیمی ہے جو کہ فصاحت و بلاغت کی کان این ایمان کی  
 جان ہیں خلیق و شفیق فقیر دوست باہمدوست کی تالیف ہے رقم کے غایت فرا  
 کرم افزا ہیں حضرت رسالہ و ہیکر مسہ در ہوسے تقریر مذکور تاریخ قائم  
 اللہ اللہ صاحب الاخلاق لایع الافاق شعر کے حضرت تاریخ کے ہادی فاضل سید  
 محمد علی صاحب جو یا مراد آبادی سلمہ اللہ بالادی سے کام کیا  
 فن تاریخ گوئی میں نام کیا ہے کتاب سے کتاب الف کی بہت نئی قسم کی تصنیف  
 کی ہے جسے جواب انتخاب ان ہدائے عجیب اصناف تاریخ و فاضل انوار  
 صنائع بدائع اختراعات بدیعہ ابتداءات رفیعہ شکر فیض ہے انداز نگاہ کا زاویہ  
 مشتمل ہے کتاب کی یہ نشتر روح پہلی داغ خور دل ہے فقیر تسلیم نے حسب امر  
 حضرت مولف اس نسخہ شکر کو دیکھا نام کمال بڑا و اللہ جنت خوب لایا بہت  
 مرغوب پایا کہ کھانا تو کھان کوئی دیکھے تو جانے کہ میر جو یا صاحب نے کیا کیا ہے  
 لطف طبیعت سے ہر کارنگ دکھایا ہے کیون نہوا ایسے سرور و ذریعہ نہاد سرور  
 کو مبدی فاضل سے اس فن کا حصہ مل گیا ہے یوں تو طبیعت اصناف سخن پر کار  
 اور جو کلام پہ نادر ہے سبحان اللہ۔ ہر صنف از باغ بروید گل روی سبب  
 مگر اس صفت خاص بن حضرت کو وہ یہ طوطی حاصل ہے کہ کسی کو دیکھا نہ تھا تو بہت  
 کی بات ہے کہ خدا کا یہ حال ہے کہ جو تاریخ کو تاریخ طلب کرنے میں جہتد رعیت نہ ہوتی

گویا تاریخ کو کہ حضرت جویا میں سلسلہ تعالیٰ تاریخ کا نیا بن بن ہوا اور پھر وہ اثر  
کہ سزا باصناف اور بدائع سے سخن دین اور با اینہم ہر طرح سے صاف و کوشش  
و موزون بین حساد کو رشک ہو تو ہو بان مان تسلیم فرما کہ فضل اللہ یونہی  
نیشاد اللہ و الفضل العظیم — این دولت سرمد ہمہ کن را نہ ہند او بچکار آواز  
روسیاہ سرا با گناہ او ہوس تعلیم و تہذیب تسلیم تو نے اس شکر نامہ نادر ہنگام  
کو دیکھا اور خط او ٹھایا کوئی قطعہ تاریخ بھی لکھا نام تاریخ بھی پابا ہشت حاضر لایا

و سے ہدہ

رسالہ میر جویا نے وہ لکھا	کہ پیدا او سے سے میں استا تاریخ
ہو این نام تاریخ کا جویا	لکھا تسلیم نے ام التواریخ

تقریظ

تقریظ از منشی مسارام صاحب ہو سر تخلص بالیقی وکیل سر شہ عارت کہ شاعر  
خوش بیان ناشر کتاب ازمان سخندان و سخن سنج از جمہر علی سلسلہ تعالیٰ

اسے بوجہ ز تو خور از داند دوم	در کہ تو نیست کا دین نا توان دوم
استغفار اللہ شان خداوند شان دوم	ای برتر از خیال و قیاس گمان دوم

و ز ہر جہ گفتہ اند ستیذیم و خواند ایم

کے داند خیال از داند دوم	کے یاد بت قیاس من نا توان دوم
کے سجدت گمان تر از خیال دوم	اسی برتر از خیال و قیاس گمان دوم

وزیر چہ کفنتہ اندیشیندیم خواندیم	
ہر چند تا ابد درازے کشیدم	بگرفت بر لبایک فریدم
اسکے زباغ قنایچیدم	دو فتر نام گشت و بیابان رسیدم
ما بچیان در اول صفت تواندیم	
اسے ہانت گم کردہ ہوش خموش یہ صحرا سب بلایان اور دریا سہ ناپید کیا	
اور یہ سب دوست و یاسے گفتار جیہ رہانت نبوی میں جو کیم کینا ہی سیکھ	
تھیں	
ای نور حق زیر نور سے تو بخور	وی طالع و کوکب زخمی تو بھور
از حسن تو کہنے و ہزارہ حق جنم	تا چند گویت کہ جہ سے آدم نظر
بعد از خدا بزرگ تو سے نقد مختصر	
اسے دل کم کردہ راہ ترا خیال کہ ہر ہے کس بات بظہر ہے حمد کا کنا اگر خاک	
تو لغت بنی کا بھی یہی حال ہے	
دور حمد خداوند جان تو ان کہ شہر	نیست کہ کہ ہم خاک در احمد توان شہر
چو دارو این بکشتن غمچہ امید	زلاف حمد و لغت نیست ہر خاک از شہر
جو دمی ہی توان بزن در درو تہو ان	
عقدہ کشایان اسرار معنی کو شہرہ اور کتبہ سبحان تاریخ والی کو نوید کہ سب انقباض	
اپنے تمیز خاص کی وساطت سے ایک بزم اپنے کارخانہ کی متاع کے جلوہ گر کیا	
یہ آہستہ کی ہے اور رفتار گیان باغ سخن سرائی کو ذاسے نکلا عام دہی	
کہ آئین اور خط دیدہ و دل اٹھان	

مردہ امی عقدہ کشان و زمینی رست	پلہ امی کتہ سرائی سخن بی کم و کما
گوش واریہ و پاید کہ غاب گویاست	دورشن در عالم معنی کہ فکوت بالا
عقل مثال سرار پرہ زوہ زم ار است	
ہمدان بزیم از ان بعد کہ از شرط نشاط	باد اس کہ بہ نینک گذشت از فرط
گل چیشند و ران آنچمن نفیس مناسط	خواند از دیدہ دور دیدہ ران بیاسط
تا بیند کہ اسرار نہائی پیدا است	
اور وہ متاع کیا ہے ایک شاہد دلربا ہے کہ ہزار او سکا بہرمن آفاق ہے اور ہر شاہ	
درای عشاق سرتا چلو گاہان گویا ہمہ تن جان شکر	
اچند گہر زراز سفتن	باید نہ آشکارا کھنق
بان آہستہ ترہ کوئے یہ کیا گفتار ہے کیسا ہنجار ہے اسی گوگوین ترہ جو کچھ کتا ہے	
صاف کچھ یہ جو کچھ تو نے کہا اگر چہ چوب کہا بار ہے یہ تو کتہ تلمیذ مبد و فیاض	
کون ہے اور زم کیا ہے شاہ کس سے عبارت و ناز عشوہ کی طرف اشارت ہے	
مردہ مایان راز و راز شکار امی کمن	
تلمیذ خاص مبد و فیاض کون عقدہ کشائی کے منظر عجب کتہ سرائی کے مصداق	
عجب گلشن سخن کے باد صبا اسرار غیب کے گویا میر محمد علی صاحب جو یا	
کہ تاریخ کی کثرت و پیاہن اور سخا کو اسید گاہ	
ہم گردش سپر چوئے نافرید	ہم چشم ہر وہ ماہ چوئے در گردید
اور وہ بزیم کیا ہے ادنیٰ طبع عقدہ کشا اور شاہ کی تو نہ پوچھ کیا ہے فلم	
اد کے وصف میں انگشت بدندان ہے اور ماطقہ سر در گریبان نہ اور سک	

## تاج تجرید اسکوال تقریر و تعلیم مال لقا

خانہ نگشت بدندان کہ است کیا گیسے	ناطقہ سرگرم بیان کہ است کیا گیسے
ہر نقطہ اس میں زبان محبوب اور ہر تاج نمایاں محبوب اور ناز انداز عجب	ہر او کی جیتی عبارت و شوخی اشارت و لغزنی ترکیب و شش کی ترکیب بشم
معزوں و آواز مارشون سے ادا شدہ داد و تصنیف وی ہے کہ گویا یہ طر فضا	ایجاب کی ہے کہان تک بیان کردن زبان پر کار ہے اور ناطقہ زبون شہر
وامان و صف تنگ گل حسن بیتیار	سعد گویم و یک بنود ہم ز صد ہزار

## مثنوی

کیا رسالہ ہے کجا جو یا	وصف اسکا کہ کی کیا کر جا
نقطہ نقطہ ہر وہ رنگین سہویت	کہ ہے آتش غل محبوب
یا یہ دفع نظر بد کے لیے	حور بان حنین جنت سنا
خال رخسار ہم کیسے چند	بیسے بین اسکے لہو مبارک چند
اور سطر و نگار بیان کیا کچھ	گر اسطر سے کہ کھدہ ہے کچھ
کار خانہ میں نشا کر جو تھی	زلف خوابان و سیما ہی تھی
وہ کو صنم ازل نزدیک	سرف سطر و نین کیا کچھ
اور دوا رکابان بکھے کیا	انجم چیخ میں اور سنا خاکا
اور بدلتا کا ہے وہ عالم	طول کسیدہ ہے سب سے

الغرض ہر سالہ ہر طرح کے صنم و بدلتا فن تیار کیا ہے سب سے سہو اور تعلیم

استخوان تیار بین مستقل

گر سخن یک چند درویشش رود	ما یقنی عسر خضر ہم کم بود
مست نوی منشا دین کاغذ خود	
اب کوئی قطعہ تاریخ ارقام کر اور سکو بدھا قبول عام تمام کر و طاعت تاریخ	
الایض جو کر دسیہ چو یا	مجموعہ نو یقین تاریخ
ہفت پے نام سال این	فرمود کہ اسوہ تواریخ
دیگر	
سیرچہ خوش گفت کاغذ	ہر کہ بخواند آراشد و چہ
گفتن بن اندیشہ غیب آئین	تخت بسد بدل دہیند
ایضا	
خوش کتاب نوشتہ سیر	اکہ سرتاج حلقہ اجابت
سر انداد و در کرد سر و شمشیر	گفت تاریخهای بابیت
لحم لوط	

از شاعر کیا سخن گویم بہ ہمتا لاکہ کندن لعل حصا بخلص عشق پر و بکار نولیں حکمہ عمارت جی  
 رب العالمین کو سجد اور رحمتہ العالمین پر و دآل کی نیایش احباب کی ستایش  
 الیحد سامعہ سے ہامہ کو فردہ اور ہامہ سے دل کو نوید کہ نسیم بہاری از رخ شاہد  
 نو خاصہ نگاری سے نقاب اوٹھایا ہے اور میر معانی سے درمیکہ و فرخاری کو  
 و اکیا ہے بیسہ سر آمد سخندان معنی گستر و گزیدہ کاغان ہنر پرور سخن گوے گرا می نادر  
 فن تاریخ میں اوستہ و جناب ہاشمی محمد علی صاحب چو یا متوطن مراد آباد دارالم  
 انتظام سلسلہ سعد نقالی کی طبع رسائی شاہان سخن یعنی تاریخہائے نو و کمن سے کہ خوا

انکی طبع زاد ہن اور تبحر ایجاد ایک رسالہ مرتب کر کے جاری کیا ہے اور معشوقان  
 اپنے تواضع تالیف والی کو ایجاد کر کے بعد زب و زین جلوہ دیا ہے سجان اس  
 کیا کیا نغمہ تارین ہن کہ حروف و حروف رشک وہ خط خوابان اور نقطہ نقطہ دانش  
 خال محبوبان جو مادہ ہے ششہ و لب بند ہے طبع بلند کا جگر بند کیا جزا و اس  
 کئی مرتبہ بلند ہے ہر ایک قاعدہ و نغمہ و لڑا ہے کہ دلفریب معشوق کا نغمہ کیا  
 رخ شاہ آد معشوقی کا گلگونہ ہے ہر گلچید کی زبان ہر شہر کے روز مرہ ہن  
 ادا کیا ہے کہ خود بخاورہ او کی شاگرین بہ تن شاہ ہے تکلف ہر طرح کی تالیف  
 نکالین ہن کہ او کو سنکر بخیر است بھی زبان سے داد و انگلی ہے اور او کو  
 کچھ ایسے بیباختہ پن ہن ادا کیا ہے بیباختگی محبوب بھی گفت انوس مٹی ہے  
 حسن صنائع و بدائع کہ ہر چند حسن عاریت ہے فی نفس حسن است کہ ہم ہوتا ہے لیکن  
 غیرت افزا حسن است اور زور ہے عارہ ہر چند ستار کھلا ہے ایسا ہن نکلت  
 زینت صفات ہے واہ ان دلفریب کیا ہے کہ وہ تائب شعر کو یہ جان کہ تو ہر آبجاست

سیر جو پائے لکھی ہے و کتاب	آج تک جبکہ ہنیں : کیا جواب
جسین چہ تالیف ہر اک قسم کی	ششہ و صافی تکلف سے بری
مادہ وہ ششہ ہن اور پاک صاف	جسکو کھٹے و کینا بی کرافت
مادون ہن ہر عیان بر حسبگی	لفظ و معنی مین عصب و لبگی
تفتیت کی او سین جو تالیف ہے	لفظ آسہ ہن اور سین پر ہے
فرحت افزا غم زداد و دکشا	راحت انگیز و لطیف و ذوق زرا
جان جسم نمونہ ناہید ہے	نشہ انشہ سے جمشید ہے



اور جو اوسین سے تاریخ وفات	کرچہ فکس میں سے وہاں جاتا
کریہ سے اور شاعر	رفت انگیزی میں اوسکو سا جاتا
العنبر من جسطح کی تاریخ ہے	الترام اوسکا ہے اوسین لیا
میں سے جو اوسکو رکھا دل سے نیا بار سے اوسکی حسن خوبی سے فرمایا کہ حق	سے تا کنش نیکو اور تاریخ اختتام کا جلا ہو چند قطعات تاریخ دل سے
مجھے دیکھ میں سے تاریخ کی ہی نہ	
تاریخ ترتیب رسالہ	
تعارف نام آور سے در ملک نظم	گوہر تاریخ گونا گون ہفت
من لودم فکر سے منشی سرور	مبد و تاریخ تاریخ بخش گیت
دیگر	۱۲۸۹
بہ طبع شاعر کا مل مشقت و کثرت	بسک نظم تو تاریخ را گھر سفینہ
صفت زبرد بیات بافت عجب	زہے رسالہ تو تاریخ سال گفینہ
تاریخ اختتام	
برآمد غنایب ملک ستاد	از گیتی تو اسج تواریخ
بہشتی فکر تاریخش چور واد	گفتا ہفتے گنج تواریخ
دیگر	۱۲۹۰
چو جوایک مورخ نکتہ بردار	کہ طبعش آمدہ کان تواریخ
کتابہ داد و تاریخ زرت	نزدہ سانش بہارستان تاریخ
تقریظ	۱۲۹۱

از تہجہ انکار شاغر خوش بیان رعنا جوان عطا ارادہ خان عطا مخلص عرف چاند خان  
شاگرد جناب شیخ غلام رسول صاحب مخلص جنین

دستوار محبت ہے کچھ ہے مہرباری اور رفت بنی سے ہی خود ہی عاری  
دستوار گزار و دونوں راہین بین کر کچھ عجز سے ہو تو مصل ہو دشواری

اللہ اللہ اسے عطا تو اور فکر محمد کر کار تو اور اندیشہ آفت احمر مختار یہ دونوں  
راہین بین بال سے زیادہ بار کیسا اور عوار سے زیادہ تیز تو بیان سراو پاکھون کو کل  
بھی حل نہیں سکنا مصرعہ تا تراپا ہے بود از ہر این نگار نیز لفظ اللہ کی حمد مستفی کی  
تغییر ہدی کوئی کہتے قلم کا سیدہ دو نیم ہو و ہنسل سخت جو تہیہ امر عظیم ہا اب کوئی  
کس بھی کیا بقول تسلیم ہن

رہ بروم تیغ رفیق آسان نہ بود سرشتہ سخن کر خلق آسان نہ بود

آل و احباب کی ستائش کا بھی جی حال ہے ان دراتب کا حق اور ہونا عقل شریک  
سے محال ہنہ شعہ

بھڑاب بکیار ہا تو کھلے کا جھنڈے خدا را بھی لکھ بقول کے شعر  
خدا را سجود و سنے را درود ہر آل و ہر اصحاب رحمت فرود

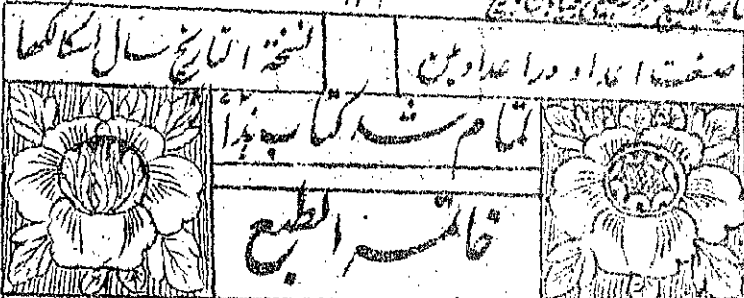
اور ان را ہون سے بیکرا اگر جگو جو ہر سخن کی عیار گری منظور ہے تو اسکی ہا داو  
اور وہ کیا تجھے اور ہے و کچھ تو منشی میر محمد علی صاحب جو پاسن فن تاج بین  
کیا نو طرز رسالہ لکھا ارادہ کام کی سہ رسالہ کیا سہت ہر ساحری ہے رسالہ کیا  
طاسم ساحری ہے اگر ایسا ہی شوق تباہ گستری ہے تو بیان کر گل و مرجان تیرے  
دامان تباہ کچھ یہ وہ کتاب ہے کہ موزخ کے لیے رہ نہ اسے صواب ہے اور

شائقین تواریخ کے واسطے گنج نایاب		
من تارخ مین جو یا ز کلمی جب یہ کتاب	کہ ہے ایک نجم افکار کا دریا باب	
دیکھو اور سکو ہو سے حضرت حسن بنیاد	اور یہ کہنے لگے جو یا سے کہ عباد	
حل کیے پیچھے خوشید ہو سکتے کتنے	عقد یروین سے کہنے کوئے کتنے	
عزیز ہر نقطہ اور سکا ڈر بے ہما ہے اور ہر سطر رشک وہ طرہ لیلیا ہر نقطہ ہر سطر		
ہر معنی نور نگاہ ہے ہر طرح کی تاریخین موجود ہیں اور ادب ششگل کے ساتھ ہیں کہ گویا		
سکھاسد درمنہ دہن اس کے لیے جو مہر سے ذہن میں ادوہ گزائب والہ اس		
کتاب کے لئے اسم بائیس ہے اور یہ جو مینی گمانا ہر قلم کار ہے چنانچہ اس کا		
گواہ قطعہ دل لرا ہے قطعہ تاریخ		
چون حضرت جو یا آن موجد بن تاریخ	نور ز کتابے کوذائف زریحہ	
تاریخ ہیں جستم ناگاہ عطا باسن	گفتا چہ تواریخ نایاب گویش	
اسے عطا ماس کے نہیں تاب سخن	تو خود نہ ہے کہ مرد فن	
بس کہ اب دم مارا بھتر نہیں	گفتگوئے شاعری تکر کہیں	
میر جو یا نے کلمی ہے وہ کتاب	جکا ممکن ہے نہیں ہونا جواب	
تقریط		
از تالیف افکار شاعر خوش بیان سخن گو سخن دان محمد ابراہیم علیہ السلام		
کاشن محمد اوس باغبان حقیقی کو سزاوار کہ جسکی تختہ بندی گامایو قلم نویس خاں		
رونی وز نیست اور چمن چمن نیست اوس سرور کائنات کو شایان کہ جسکی خاطر علم و راج		
سبحان ابد علی شانہ کیسے گل اسن لستان عالم میں شگفتہ میں اوراق غزل میں شگفتہ		

ابن ہی بود کو دیکھیں اور شیخ محمد علی صاحب جو یا گو یا سب فرارین بلبل غلامین میں تھے  
حضرت نامی عالی خاندان سون میں علی و قبول اگر چہ گیارہ مہینہ حضرت کا سرور رنگ سخن تازہ  
حسن معنی و اندازہ کیسے کہے اس دم تک تاریخ گوئی میں سالہ لکھا ہے حضرت نے  
تالیف کرد کھا یا وہ کیا رسالہ شاعری کا قبالہ ہے تا بحین لکھی ہیں یا جاوے کیا کوثر ہیں  
ہند دریا کو کیا بحر تھی نئی صفتیں قائم کیں ہیں برا استفاضہ و اہم لکھی ہیں جانا  
مشترک صاحب لکھنوی کو ایک دو پرنا زہیان اس کثرت پر نیاز کون نہو مصرع  
ہند شیخ پر میوہ سر بر زمین : ایسے استاذ زمانہ کو خط شاگردی لکھنا  
بجا ہے مدعی صاحب اگر ظن خاتمہ انگشت نام ہے حضرت ابو خط شاگردی کیسے  
تاریخین سن لیجئے سبحان اللہ یہ دعویٰ اگر سطر سے ہوتا تو مناسب تھا قول کیا  
تھا کہ استاد جو یا کی ایک تاریخ کا جواب نہیں اور تاریخی حساب نہیں جن جن  
صفتوں میں استاد کو یاد و نگاہی و سرانجام لے تو جانیں قبل و سکوا میں اسے  
بجائی بیان کیا کہیں اور کافیر نہیں بجا تقریر نہیں جس کو دعویٰ ہو کہ نہ لکھ سکتے  
کیا کہ جو امر ظاہر ہے ظاہر ہر شخص ماہر ہے عیان راجہ بیان نہان نہیں محتاج بیان  
نہیں حضرت کو رو بہ تاریخ بابی بابی ہے روز و رات کی کمانی شزدیکہ تو تاریخ نظم سنو  
تو مادہ کو خالی نہیں کس پر یہ حال عالی نہیں جو موندہ سے نکلا مادہ تھا ایسے  
کاشانہ کا زاد یہ مادہ تھا شہر میں اور کسی پادشہ اس فن کیل و اسد : کہ ہے  
جس طرح تھان مشہر دیوان حکمت میں : طالب تاریخ ہنوز مدعا تمام کیسے کہ حضرت  
مادہ لکھ کر سناوین کرامت دکھاوین ایام کا ہر وقت نزول ہے یہ شخص اس قدر  
رسول ہے کیوں مادہ چھڑا موندہ اور ثری بات کہان تو اور کہان وہ جامع کلمات

<p>از کی اوصاف کو دفتر حاسب یہ مختصر سطر لی ہو جاوے گی پس سی پر انکشاف کا سہ سے          ڈر سناں کھدو کہ اس گنجینہ کو دیکھنے اور سہ بعد وہ کہہ کے تو جان رہے سنت ان          یوں تو کس کام پر اعراسن نہیں کس لطف دار باسک واسطہ مقراض نہیں جاسد سکا          وایں جین لگی بیوشی ہے اس پر کا جواب خاموشی ہے محض لطف غفلت و عجب بین          ناسد بین اوس سلسلہ اس طرز خاص کے حضرت جو یا موجود ہیں ہیں اس لہ ادا          کوئی تاریخ لکھ کر تو بھی خوشہ چین اوسی خرمین بین کاست کیا تاریخ لکھے          سناوے حار و کج جلاوے وہے ہذا</p>	
<p>قطعه</p>	
<p>میر جو یا چ عجب موجود طر گشتہ</p>	<p>اندرین نامہ دانش کہ بود خوش بین</p>
<p>بہر تاریخ جو رستم بقلا ادا</p>	<p>گفت با تفت زو لم این کہ خوش بین</p>
<p>قطعه</p>	
<p>از طہراد والا ہناد غالب دستگا و سید احمد مرزا جانشین صاحب مکتبہ مکتبہ          شاکر در شید مرزا اسد اللہ خان غالب</p>	
<p>میر جو یا زوہ لکھی ہے کتاب</p>	<p>دیکھے ہو ہے جہو جہانی</p>
<p>کرا کا مہتمم یہی تاریخ</p>	<p>نامور ہے کتاب لٹرائی</p>
<p>قطعه</p>	
<p>از مہتمم بلند شاعر ارجمند یکتا بلکہ تہ ہمنار کی وہیم محض بہ یکتائی مر غفر اللہ عنہم</p>	
<p>عجب کتاب لکھی میر نے کہ آج ملک</p>	<p>نظر سے گذری نہ اس فن میں میری پہلی</p>
<p>کھاسر میں نے یکتا کہ میر جو یا نے</p>	<p>نئی کتاب یہ تاریخ میں لکھی کھدے</p>

قطعه تاریخ		
قطعه تاریخ از تاریخ افکار شاعر عالی زقار لاله پست لال صاحب بدو متفان غنی بدین		
ختم شد جو رساله جو یا	از غایات نینل رید	
سال تاریخ فی البدیهه غنی	گفت ششم جاری اش	
قطعه		۱۲۹۰
از قیام فکر بلند شاعر جند لاله پیر لال صاحب مؤلف موسر را در بدین لاله لال		
تالیف نمود میوه جو یا	چون نسخه نو بدین تاریخ	
ماکت بی سال ختم مؤلف	گفته چه جدید التواریخ	
قطعه تاریخ		۱۲۹۰
از تاریخ افکار شاعر انداز نظیر عالی میر لطف علی صاحب لطف ساکن انداوشا کریشید فیک		
انکه جو یا بسک نظم متین	در تاریخ بے بسا سفته	
سال تاریخ بودلی بن لطف	شده حطب دوستان گفته	
قطعه		۱۲۹۰
از فکر شاعر نامی لاله بدر بلعل صاحب سه در شنه دار محکمہ بند و سبب تخلف		
چو جو یا سه مورخ کرد تالیف	کتاب لا جواب در تواریخ	
بمالش از زبان بدر حسنه	عجب گلکده تکه کلمات تاریخ	
قطعه تاریخ		۱۲۹۰
از بلعل شاعر و الا نهاد لاله کنکاسه ن صاحب تخلف سرن ساکن سچ		
نسخه تاریخ بے سشل و نظیر	حضرت جو یا سه کیا امپا لکھا	



شکر اور احسان پروردگار عالم کا کہ جسکی ذات نہ وارحمہ و نہاسہ۔ اور  
 بیحد رحیم و در کائنات خلاصہ موجودات خاتم لکھنوی صاحب  
 علیہ و کلام و سلم کی کہ جسکی لیے عالم کی بنا ہے آکا بعد ارباب دانش و تیش پر  
 مخفی و معجب نہ ہے کہ ان ایام فرخندہ فرجام میں کتاب نادرہ و نوکار  
 و بی مانند مقبول انام سرور غیبی مسیحی بہ خیابان تاریخ ختم شد  
 محمد علی چوپا مصنف سنہ زنگہ مخفی کو تازہ کرد و کھایا ایسا رسالہ لکھا ہے گویا  
 در پاکوزہ میں بند کیا ہے نئی نئی ترکیبیں اور عمدہ عمدہ طریقے ایجاد کئے ہیں  
 نظم و نثر و فون پاکیزہ بقدر تعریف کیا جاسکے کہ بہ مطبع عالی و حار  
 نامی گرامی مشہور نزد یک و دور جناب منشی نول کشور صاحب دم تقا  
 مقام لکھنوی میں حسب فرمائش حضرت مولف مروج سکے بہامہ و فضائل الباک  
 سنہ ۱۲۹۲ ہجری مطابق ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ عیسوی طبع ہوئے  
 دیراستہ ہوئی







CALL No.

920  
خ ۳۲۸

ACC. NO.

۸۱۵

AUTHOR

جوہا، محمد علی

TITLE

سرور عیسیٰ مسیحی بہ خیابان تاریخ

G-2-591.

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME  
OF ISSUE



# MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

## RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

